ماہنامہ
اخبار احمدیہ
جرمنی
جنوری 2024ء جلد نمبر 25 شمارہ نمبر 01

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ

اس میں سلامتی کے ساتھ مطمئن اور بے خوف ہوتے ہوئے داخل ہو جاؤ۔ (الحجر:47)

اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَآءِ جَآءَ الۡمَسِيۡحُ جَآءَ الۡمَسِيۡحُ

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 128ویں جلسہ سالانہ قادیان سے اختتامی خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے دلائل اور الٰہی تائیدات کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ یہ خطاب ایوانِ مسرور اسلام آباد (ٹلفورڈ) سے براہِ راست قادیان اور دنیا بھر میں سنا اور دیکھا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کے آغاز میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ مَیں تجھے زمین کے کناروں تک عزّت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیری محبّت لوگوں کے دلوں میں ڈال دوں گا۔ پس اب تمام ملکوں میں جلسوں کا انعقاد، آپ کا نام عزت سے پکارا جانا، آپ کے نام کا نعرہ، یہ سب اس خدائی وعدے کے مصداق ہیں کہ آپ ہی وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیوں کے مطابق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آئے ہیں۔ آج یہ قادیان کی بستی جو سَوا سَو سال پہلے ایک معمولی گاؤں یا بستی تھی۔ ایک خوب صورت شہر کی حیثیت اختیار کرگئی ہے اور دنیا کے کونے کونے میں اس کی شہرت ہے۔ یہ شہرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کی وجہ سے ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں مسیح موسوی اور مسیح محمدی کی بہت سی مماثلتیں پیش فرمائیں، اسی طرح آخری زمانے کی نشانیاں پیش کر کے ثابت فرمایا کہ یہ زمانہ مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ ہے اور حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں کہ جن کی آمد کی پیش گوئیاں قرآن کریم اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدا تعالیٰ کے مسلسل نازل ہونے والے تائیدی نشانات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تائیدی نشانات خدا تعالیٰ آج بھی ہر خطہ ارض میں نازل فرما رہا ہے اور لوگوں کی خوابوں وغیرہ سے مدد کر کے ہدایت دیتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعدد واقعات پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ کیا یہ تائیدی نشانات اس بات کی دلیل نہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام وہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں جن کی خبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ آج آپ لوگ جو قادیان جلسہ میں شامل ہیں اور جو اپنے ممالک میں ہیں آپ سب اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات ہیں۔ ہر احمدی کو یہ عہد کرنا چاہیے کہ آپؑ کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے کوشش کرنی ہے اور اپنی ظاہری و باطنی حالتوں کو بہتر بنانا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ دعا میں اپنے فلسطینی بھائی بہنوں اور بچوں کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ جلد ظلم کی چکی سے نکالے۔ ان مسلمانوں کو یاد رکھیں جن کی حکومتیں ان کو ظلم کا نشانہ بنا کر اپنے مقاصد کے لیے استعمال کر رہی ہیں۔ پاکستانی احمدیوں کے لیے دعا کریں۔ اسیرانِ راہِ مَولا کے لیے دعا کریں۔ نیا سال شروع ہو رہا ہے۔ آج رات تہجد میں نئے سال کے بابرکت ہونے، دنیا سے ظلم وستم کا خاتمہ ہونے کے لیے، دنیا کو حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے مقصد کو سمجھنے اور ماننے کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُمت مسلمہ پر رحم فرمائے اور جماعت احمدیہ کو مزید ترقیات دیتا چلا جائے، آمین۔ (بشکریہ: الفضل انٹرنیشنل لندن 4 جنوری 2024ء)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ہر دن چڑھے مبارک ہر شب بخیر گزرے

ہر ذی شعور انسان زندگی کے مختلف مراحل میں اپنے ماضی اور مستقبل پر غور کرتا ہے۔ وہ اپنی زندگی کی کامیابیوں اور ناکامیابیوں کا جائزہ لیتا ہے۔ اسی اثناء میں وہ اپنی روحانی اور اخلاقی حالت پر بھی غور کرتا ہے۔ زندگی میں یہ لمحہ کسی بھی وقت آ سکتا ہے۔ کبھی کوئی حادثہ، کبھی فرصت، کبھی مصروفیت، کبھی خلوت، کبھی جلوت، اور کبھی کبھی کوئی خاص تاریخ بھی اس کا سبب بن جاتی ہے۔ ان میں سے ایک تاریخ ہر سال کی یکم جنوری ہے۔ ایک نیا سال ہمیشہ انسان کو یہ موقع فراہم کرتا ہے کہ وہ، اپنی پوری زندگی کا نہ سہی، اپنے گزرے ہوئے سال ہی کا جائزہ لے لے اور آنے والے سال کے لیے کچھ فیصلے کر لے۔ مثلاً اپنے اندر بہتری لانے کا فیصلہ۔ تاہم اس سلسلہ میں ہمیں یہ بات مدّ نظر رکھنی چاہیے کہ اصلاح نفس کا پہلا قدم محاسبۂ نفس اور مصمّم ارادہ ہے۔

قرآنِ کریم نے سورۂ یونس کا آغاز دو مضامین سے کیا ہے۔ ایک اس یاد دہانی سے کہ مومن انسان چاہے اور اس کے مطابق عمل کرے تو اس کا لقا خدا تعالیٰ سے ہو گا۔ اور دوسرا مضمون دن رات کے ادلنے بدلنے، زمین و آسمان کی تخلیق پر غور کرنے اور سورج چاند کے ذریعے اپنے برسوں کا حساب رکھنے سے متعلق ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِیَآءً وَّ الۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّ قَدَّرَہٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِیۡنَ وَ الۡحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰہُ ذٰلِکَ اِلَّا بِالۡحَقِّ ۚ یُفَصِّلُ الۡاٰیٰتِ لِقَوۡمٍ یَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۵﴾ اِنَّ فِی اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَّقُوۡنَ ﴿۶﴾ (سورۂ یونس: 7-6)

ترجمہ: وہی ہے جس نے سورج کو روشنی کا ذریعہ بنایا اور چاند کو نور، اور اس کے لئے منزلیں مقرر کیں تا کہ تم سالوں کی گنتی اور حساب سیکھ لو۔ اللہ نے یہ (سب کچھ) پیدا نہیں کیا مگر حق کے ساتھ۔ وہ آیات کو ایک ایسی قوم کے لئے کھول کھول کر بیان کرتا ہے جو علم رکھتے ہیں۔ یقیناً رات اور دن کے اَدلنے بدلنے میں اور اس میں جو اللہ نے آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ایک تقویٰ کرنے والی قوم کے لئے بہت سے نشانات ہیں۔

سو ان بے شمار مضامین میں سے جو ان آیات کو جوڑ کر دیکھنے سے حاصل ہوتے ہیں، ایک یہ بھی ہے کہ ہر نیا برس مومن انسان کو لقائے الٰہی کی یاد دلانے کا باعث ہوتا ہے۔

دراصل اس وقت پوری دنیا نہایت خوفناک ایام سے گزر رہی ہے۔ کچھ خطے خون ریزیوں کا شکار ہیں، اور کچھ باقاعدہ جنگ کے حالات سے گزر رہے ہیں۔ ان حالات نے ان ملکوں میں بھی بدامنی اور انتشار کی فضا پیدا کر دی ہے جو فی الواقع جنگ سے محفوظ ہیں۔ یہ یکم جنوری دنیا کے ہر فرد کو یہ پیغام دے رہی ہے کہ وہ اپنی حالت اور دنیا کی مجموعی حالت پر غور کرے، اپنے نفسِ لوّامہ (ملامت کرنے والے نفس) کی آواز پر کان دھرے، کچھ فیصلے کرے، کچھ مصمّم ارادے کرے۔ خدا کرے کہ یہ نیا سال ہر احمدی، ہر مسلمان اور دنیا میں بسنے والے ہر انسان کے لیے امن کا سال ہو، لقائے الٰہی کی منزلوں میں آگے بڑھانے والا سال ہو اور خدا تعالیٰ کی جماعت کے لیے ہر ہر رنگ میں بابرکت ہو۔ آمین ثم آمین۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی

جمادی الثانی/رجب 1445 ہجری قمری | جنوری 2024ء | جلد نمبر 25 | شمارہ نمبر 01 | صلح 1403 ہجری شمسی

فہرست مضامین

04 قال اللہ جل جلالہ، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم، قال المسیح الموعود علیہ السلام

05 تبرّکات: اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ

06 نظم: جنّت بھی ہے یہی کہ ملے یارِ آشنا

07 خطبہ جمعہ: ہماری بیعت کا مقصد ہمارے سامنے آتا رہنا چاہئے

14 تعارف کتب: قادیان کے آریہ اور ہم

15 ارضِ مقدّس کے حقیقی وارث

18 مجلس انصار اللہ جرمنی کے پروگرام

19 ’’کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت‘‘

21 مسجد مبارک فلور شٹڈ

31 جماعت احمدیہ فلور شٹڈ

33 مکرم جسٹس ظفر احمد صاحب جلسہ سالانہ جرمنی 2023ء کے موقع پر

35 جماعتی سرگرمیاں: جماعت احمدیہ جرمنی کا مرکزی اجلاس

36 تبلیغی سرگرمیاں: جماعت وائبلنگن اور ایلوانگن کی تبلیغی مساعی

37 خدمت انسانیت کا سب سے مشہور اعزاز ’نوبل انعام‘

41 دلچسپ سائنسی خبریں: محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

42 حالاتِ حاضرہ: ملکی و عالمی خبریں

43 ادبی صفحہ: دِلّی جو ایک شہر تھا

44 یادِ رفتگان: ’کر نہ دعائے بخشش، یاد آؤں جب کبھی مَیں‘

45 یادِ رفتگان: ’شاگرد نے جو پایا استاد کی دولت ہے‘

47 دورانِ سال 2023ء وفات پا جانے والے موصیان جماعت احمدیہ جرمنی

48 اعلانات وفات: بلانے والا ہے سب سے پیارا

اخبار احمدیہ جرمنی کے تازہ و گزشتہ شمارے اخبار احمدیہ جرمنی کی ویب سائٹ
www.akhbareahmadiyya.de
پر بھی پڑھے جا سکتے ہیں

مجلس ادارت

سرپرست

محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب
امیر جماعت احمدیہ جرمنی

قائمقام مدیر اعلیٰ

محمد انیس دیالگڑھی

مدیران

اویس احمد نوید، مدبّر احمد خان

معاونین

سلطان احمد قمر، سیّد سعادت احمد

پروف ریڈنگ

عبدالرحمٰن مبشر، سیّد افتخار احمد

ڈیزائننگ و کمپوزنگ

مرزا لطف القدوس، آفاق احمد زاہد، طارق محمود

سرِ ورق

احسان اللہ ظفر

کیلیگرافی

سعید اللہ خان

مینیجر

سیّد افتخار احمد

اعزازی اراکین

محمد انیس دیالگڑھی، منور علی شاہد، صادق محمد طاہر

پتہ

شعبہ اشاعت جماعت احمدیہ جرمنی
Genfer Str.11,
60437 Frankfurt am Main, Germany
Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de
Tel & Fax: +49-69 50688722

PRINTER: RANA PRINT
HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN

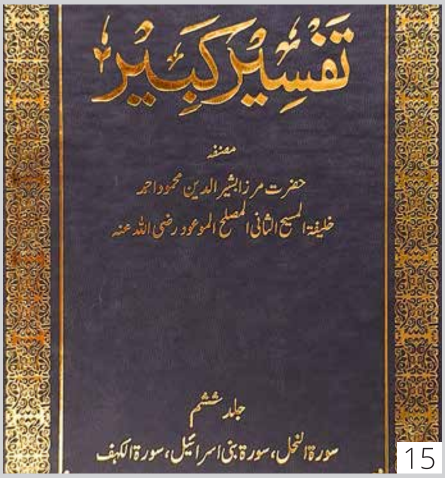

15

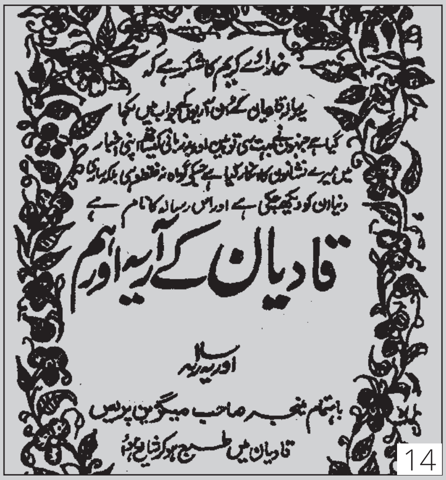

14

04

07

21

26

44

31

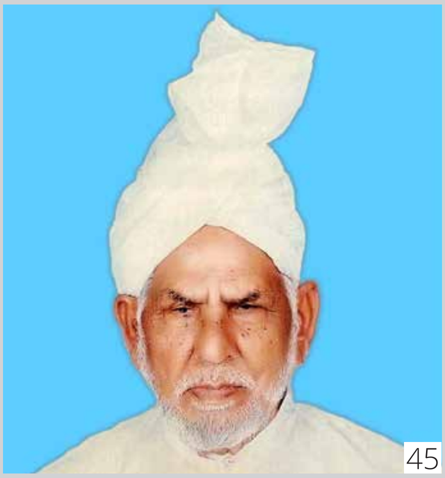
45

33

43

37

قال اللہ جلّ جلالہٗ

وَقَالُوۡا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنۡیَا نَمُوۡتُ وَنَحۡیَا وَمَا یُهۡلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ

(الجاثیہ:25)

اور وہ کہتے ہیں یہ (زندگی) ہماری دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں۔ہم مرتے بھی ہیں اور زندہ بھی ہوتے ہیں اور زمانہ کے سوا اور کوئی نہیں جو ہمیں ہلاک کرتا ہو۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

لاَ تَسُبُّوا الدَّهْرَ، فَإِنَّ اللهَ هُوَ الدَّهْرُ

(صحیح مسلم کتاب الالفاظ من الأدب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

زمانہ کو گالی نہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے۔

قال المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس قوم میں آئے وہ تو کسی بات کے بھی قائل نہ تھے نہ ان میں کوئی شریعت تھی اور نہ وہ کسی کتاب کے قائل اور پابند بلکہ اکثر تو خدا تعالیٰ کے بھی قائل نہ تھے۔وہ کہتے تھے۔ مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنۡیَا نَمُوۡتُ وَنَحۡیَا وَمَا یُهۡلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهۡرُ (الجاثیۃ:25) وہ جو کچھ سمجھتے تھے اسی دنیا کو سمجھتے تھے کہ آگے جاکر کسی نے کیا دیکھا ہے۔یہی دنیا ہی دنیا ہے۔ اس آیت میں دھر کا لفظ اسی لیے بیان کیا ہے تا کہ ظاہر کیا جاوے کہ وہ دہریہ تھے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اس وقت عرب میں قریباً تمام بیہودہ اور باطل مذاہب جمع ہوئے ہوئے تھے۔ وہ گویا ایک چھوٹا سا نقشہ تھا جو گندے اور افراط تفریط کے طریق تھے۔وہ عملی طور پر اس میں دکھائے گئے تھے۔جیسے کسی ملک کا نقشہ ہو۔اس میں سب مقام موٹے موٹے دکھائے جاتے ہیں۔اسی طرح وہاں کی حالت تھی۔ یہ کیسی بڑی روشن دلیل آپؐ کی سچائی کی ہے کہ ایسی قوم اور ایسے ملک میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث فرمایا جو انسانیت کے دائرہ سے نکل چکا تھا۔ (الحکم جلد 11 نمبر 3 مؤرخہ 24 جنوری 1907ء صفحہ 5۔تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 7 صفحہ 210)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت اپنی ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلّت کے ساتھ پسپا ہوگا اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکرِ نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کر دے گا اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں‘‘۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 255-254 حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’چاہیئے کہ ہر ایک نفس دیکھ لے کہ اس نے کل کے واسطے کیا تیاری کی ہے۔ انسان کے ساتھ ایک نفس لگا ہوا ہے۔ جو ہر وقت مبدل ہے۔ کیونکہ جسم انسانی ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے۔ جب اس نفس کے واسطے جو ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے اور اس کے ذرات جدا ہوتے جاتے ہیں اس قدر تیاریاں کی جاتی ہیں اور اس کی حفاظت کے واسطے سامان مہیا کیے جاتے ہیں تو پھر کس قدر تیاری اس نفس کے واسطے ہونی چاہیے جس کے ذمہ موت کے بعد کی جواب دہی لازم ہے۔ اس آنی فانی والے جسم کے واسطے جتنا فکر کیا جاتا ہے کاش کہ اتنا فکر اس کے نفس کے واسطے کیا جاوے جو کہ جواب دہی کرنے والا ہے‘‘۔

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 67)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

’’اگر تم اس سال محض یہ عہد کرلو کہ ہم نے محنت کرنی ہے اور ہماری محنت سے ہی اعلیٰ نتائج پیدا ہوں گے۔ اور اگر ہمارے کسی کام کے اعلیٰ نتائج پیدا نہ ہوئے تو ہمیں اقرار کرنا ہوگا کہ ہم نے محنت نہیں کی یا کوئی حماقت کی ہے جس کی وجہ سے ہماری محنت کا صحیح نتیجہ نہیں نکلا تو تمہاری کایا پلٹ سکتی ہے۔ پس تم یہ سال اِس نئے ارادہ اور عزم سے شروع کرو۔ اس کے نتیجہ میں تم اگلا سال اس سے بھی نیک اور اعلیٰ ارادہ سے شروع کرو گے۔ اور تم اپنے ایمانوں میں ایسی پختگی دیکھو گے جس کو کوئی شخص توڑ نہیں سکے گا‘‘۔

(خطبات محمود جلد 36 صفحہ 9)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں

’’مومن کسی مقام پر ٹھہرتا نہیں ہے اس کی زندگی کا ہر لحہ اس کو مزید رفعتوں کی طرف لے جاتا ہے اگر وہ حقیقی اور مخلص مومن ہو اور اس کی زندگی کا ہر نیا سال اسے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب کر دیتا اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں اسے زیادہ معزز بنا دیتا ہے۔ پس ہر نیا سال جو ہماری زندگیوں میں آتا ہے وہ ہم پر پہلے سے زیادہ ذمہ داریاں بھی ڈال رہا ہوتا ہے اور پہلے سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہماری عزت کے سامان بھی پیدا کر رہا ہوتا ہے اور مومن بندہ مخلص اللہ کے اور زیادہ قریب ہو جاتا ہے تو میری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان معنی میں جو قرآن کریم نے ہمیں بتائے ہیں، ہمارا یہ سال جو ہم پر چڑھا ہے پہلے سے زیادہ برکتوں والا سال ہو‘‘۔ (خطبات ناصر جلد 2 صفحہ 455)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں

’’جماعت احمدیہ کا ہر آنے والا سال گزرے ہوئے سال سے لازماً بہتر ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ جماعت احمدیہ پر کوئی ایسا سال طلوع کرے جو پچھلے سالوں سے کسی طرح نیکیوں میں پیچھے رہ جائے وہ ضرور آگے بڑھتا ہے اور اس کا تعلق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے براہِ راست ہے کیونکہ آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ایک وعدہ فرمایا ہے اور وہ وعدہ ہر اس شخص کے حق میں اور اس جماعت کے حق میں لازماً پورا ہوگا جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنا ذاتی تعلق پختہ کرلیتا ہے یا کرلیتی ہے۔ وہ وعدہ ہے۔ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی۔ (الضحیٰ:5) تیرے لئے یہ قانون ہے جو اٹل ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں، تیرا ہر آنے والا لمحہ ہر گزرے ہوئے لمحے سے بہتر ہوگا‘‘۔ (خطبات طاہر جلد 15 صفحہ 9)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

’’ہم سال کی آخری رات اور نئے سال کا آغاز اگر جائزے اور دعا سے کریں گے تو اپنی عاقبت سنوارنے والے ہوں گے۔ اور اگر ہم بھی ظاہری مبارکبادوں اور دنیاداری کی باتوں سے نئے سال کا آغاز کریں گے تو ہم نے کھویا تو بہت کچھ اور پایا کچھ نہیں یا بہت تھوڑا پایا۔ اگر کمزوریاں رہ گئی ہیں اور ہمارا جائزہ ہمیں تسلی نہیں دلا رہا تو ہمیں یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہمارا آنے والا سال گزشتہ سال کی طرح روحانی کمزوری دکھانے والا سال نہ ہو۔ بلکہ ہمارا ہر قدم اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اٹھنے والا قدم ہو۔ ہمارا ہر دن اُسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے والا دن ہو۔ ہمارے دن اور رات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عہد بیعت نبھانے کی طرف لے جانے والے ہوں‘‘۔

(الفضل انٹرنیشنل 20 جنوری 2017ء صفحہ 6۔ خطبہ جمعہ 30 دسمبر 2016)

جنّت بھی ہے یہی کہ ملے یارِ آشنا

اَے سونے والو! جاگو کہ وقتِ بہار ہے
اب دیکھو آ کے دَر پہ ہمارے وہ یار ہے
کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا
لعنت ہے اَیسے جینے پہ گر اُس سے ہیں جُدا
اس رُخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصل مُدّعا
جنّت بھی ہے یہی کہ ملے یار آشنا
اَے حُبّ جاہ والو! یہ رہنے کی جا نہیں
اِس میں تو پہلے لوگوں سے کوئی رہا نہیں
اَے لوگو! عیشِ دُنیا کو ہرگز وفا نہیں
کیا تم کو خوفِ مرگ و خیالِ فنا نہیں
سوچو کہ باپ دادے تمہارے کدھر گئے
کس نے بُلا لیا وہ سبھی کیوں گذر گئے
وہ دِن بھی ایک دن تمہیں یارو نصیب ہے
خوش مت رہو کہ کوچ کی نوبت قریب ہے
ڈھونڈو وہ راہ جس سے دل و سینہ پاک ہو
نفسِ دَنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

(انتخاب از درثمین ''محاسن قرآن کریم'')

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے

ہماری بیعت کا مقصد ہمارے سامنے آتا رہنا چاہئے

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ 2 جنوری 2015ء کا متن

تشہّد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج کا جمعہ اس نئے سال 2015ء کا پہلا جمعہ ہے۔ مجھے مختلف لوگوں کے نئے سال کے مبارکباد کے پیغام آ رہے ہیں۔ فیکسیں بھی اور زبانی بھی لوگ کہتے ہیں۔ آپ سب کو بھی یہ نیا سال ہر لحاظ سے مبارک ہو۔ لیکن ساتھ ہی مَیں یہ بھی کہوں گا کہ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کا فائدہ ہمیں تبھی ہو گا جب ہم اپنے یہ جائزے لیں کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے احمدی ہونے کے حق کو کس قدر ادا کیا ہے اور آئندہ کے لئے ہم اس حق کو ادا کرنے کے لئے کتنی کوشش کریں گے۔ پس ہمیں اس جمعہ سے آئندہ کے لئے ایسے ارادے قائم کرنے چاہئیں جو نئے سال میں ہمارے لئے اس حق کی ادائیگی کے لئے چستی اور محنت کا سامان پیدا کرتے رہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ہمارے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس کا حق نیکیوں کے بجالانے سے ہی ادا ہو گا لیکن ان نیکیوں کے معیار کیا ہونے چاہئیں۔ تو واضح ہو کہ ہر اس شخص کے لئے جو احمدیت میں داخل ہوتا ہے اور احمدی ہے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود مہیا فرما دیئے ہیں، بیان فرما دیئے ہیں اور اب تو نئے وسائل اور نئی ٹیکنالوجی کے ذریعہ سے ہر شخص کم از کم سال میں ایک دفعہ خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر یہ عہد کرتا ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ معیاروں کو حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرے گا۔ اور ہمارے لئے یہ معیار حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شرائطِ بیعت میں کھول کر بیان فرما دیئے ہیں۔ کہنے کو تو یہ دس شرائط بیعت ہیں لیکن ان میں ایک احمدی ہونے کے ناطے جو ذمہ داریاں ہیں ان کی تعداد موٹے طور پر بھی لیں تو تیس سے زیادہ بنتی ہے۔ پس اگر ہم نے اپنے سالوں کی خوشیوں کو حقیقی رنگ میں منانا ہے تو ان باتوں کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ جو شخص احمدی کہلا کر اس بات پر خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے وفات مسیح کے مسئلے کو مان لیا یا آنے والا مسیح جس کی پیشگوئی کی گئی تھی اس کو مان لیا اور اس پر ایمان لے آیا تو یہ کافی نہیں ہے۔ بے شک یہ پہلا قدم ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم سے توقع رکھتے ہیں کہ ہم نیکیوں کی گہرائی میں جا کر انہیں سمجھ کر ان پر عمل کریں اور برائیوں سے اپنے آپ کو اس طرح بچائیں جیسے ایک خون خوار درندے کو دیکھ کر انسان اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اور جب یہ ہو گا تو تب ہم نہ صرف اپنی

حالتوں میں انقلاب لانے والے ہوں گے بلکہ دنیا کو بدلنے اور خداتعالیٰ کے قریب لانے کا ذریعہ بن سکیں گے۔

بہرحال ان باتوں کی تھوڑی سی تفصیل یاددہانی کے طور پر آج میں بیان کروں گا۔ یہ یاددہانی انتہائی ضروری ہے۔ ہماری بیعت کا مقصد ہمارے سامنے آتا رہنا چاہئے۔

پہلی بات جو آپ نے ہمیں فرمائی ہے وہ شرک سے بچنے کا عہد ہے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

ایک مومن جو خدا پر ایمان لانے والا ہو اور خدا پر ایمان کی وجہ سے ہی خداتعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں زمانے کے امام کی بیعت کر رہا ہو۔ ایسے شخص کا اور شرک کا تو دُور کا بھی واسطہ نہیں ہوسکتا۔ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک مشرک اللہ تعالیٰ کی بات مانے۔ لیکن نہیں جس باریک شرک کی طرف ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام توجہ دلا رہے ہیں وہ کوئی ظاہری شرک نہیں ہے بلکہ مخفی شرک ہے جو ایک مومن کے ایمان کو کمزور کر دیتا ہے۔ اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہیں اور دل میں ہزاروں بُت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر ایسا بھروسہ رکھتا ہے جو خداتعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے۔ ان سب صورتوں میں وہ خداتعالیٰ کے نزدیک بُت پرست ہے۔ بُت صرف وہی نہیں ہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خداتعالیٰ کا حق ہے وہ خداتعالیٰ کی نگہ میں بُت ہے''۔ (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 349)

پس آج ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ سال میں ہم نے جن تدبیروں اور حیلوں پر انحصار کیا، انہی کو سب کچھ سمجھا یا یہ چیزیں صرف ہم نے تدبیر کے طور پر استعمال کیں اور خداتعالیٰ کے حضور جھک کر ان تدبیروں سے اللہ تعالیٰ کی خیر اور برکت چاہی۔ اپنے آپ کا انصاف کی نظر سے جائزہ خود ہمیں اپنے عہد کی حقیقت بتا دے گا۔

پھر آپ علیہ السلام نے ہم سے یہ عہد لیا کہ جھوٹ نہیں بولوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

کون عقلمند انسان ہے جو کہے کہ جھوٹ اچھی چیز ہے یا جھوٹ بولنا چاہتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''انسان جب تک کوئی غرض نفسانی اس کی محرّک نہ ہو جھوٹ بولنا نہیں چاہتا''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 360)

پس نفسانی غرض ہو، کوئی مفاد ہو تبھی انسان جھوٹ کی طرف مائل ہوتا ہے۔ لیکن اعلیٰ اخلاق یہ ہیں کہ جان مال یا آبرو کو خطرہ ہو پھر بھی جھوٹ نہ بولے اور سچ کا دامن کبھی نہ چھوڑے۔ جھوٹے اور سچے کا تو پتا ہی اس وقت چلتا ہے جب کوئی ابتلا درپیش ہو۔ ذاتی مفاد متاثر ہونے کا خطرہ ہو لیکن پھر بھی اس میں سے سرخرو ہو کر نکلے۔ اپنے ذاتی مفادات کو سچائی پر قربان کر دے۔

آجکل یہاں اور یورپین ممالک میں بھی اسائلم کے لئے لوگ آتے ہیں لیکن باوجود میرے بار بار سمجھانے کے ان وکیلوں کے کہنے پر جھوٹ بول دیتے ہیں۔ جھوٹ پر مبنی کہانی لکھواتے ہیں اور پھر بھی بعضوں کے بلکہ بہت ساروں کے کیس reject ہو جاتے ہیں۔ باقی دنیا میں بھی اور یہاں بھی جماعتی طور پر وکیلوں کی ایک مرکزی ٹیم ہے۔ وہ اسائلم لینے والوں کی مدد کرتی ہے۔ ان کو وکیلوں کی طرف رہنمائی کرتی ہے یا انہیں بعض ایسی ضروری باتیں بتاتے ہیں اور مشورہ دیتے ہیں جو اُن کے کیس کے لئے مفید ہوں۔ کئی مرتبہ ہوا ہے کہ مجھے کمیٹی کے صدر نے کہا کہ فلاں کا کیس اس لئے reject ہوا ہے کہ بے انتہا جھوٹ تھا۔ صرف ایک دنیاوی مفاد حاصل کرنے کے لئے جھوٹ کا سہارا لیا اور یہ بھی نہ سوچا کہ جھوٹ اور شرک کو اللہ تعالیٰ نے اکٹھا کر کے بیان فرمایا ہے۔ پھر اسی طرح بعض benefits لینے کے لئے غلط بیانی کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''جھوٹ بھی ایک بُت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے''۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 361) پس اس باریکی سے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر فرمایا یہ عہد کرو کہ زنا سے بچو گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہوسکتا ہو اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو''۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 342)

اب آجکل ٹی وی ہے، انٹرنیٹ ہے اس پر ایسی بیہودہ فلمیں چلتی ہیں یا کھولنے سے نکل آتی ہیں جو نظر کا بھی زنا ہے، خیالات کا بھی زنا ہے، پھر برائیوں میں مبتلا کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ گھروں کے ٹوٹنے کی وجہ ہے۔ کئی عورتیں اور لڑکیاں اپنے خاوندوں کے بارے میں لکھتی ہیں کہ سارا دن انٹرنیٹ پر بیٹھے رہتے ہیں اور بیٹھ کر گندی فلمیں دیکھتے ہیں۔ بعض مرد بھی اپنی بیویوں کے بارے میں لکھتے ہیں۔ اور پھر نتیجۃً خلع اور طلاق تک نوبت آجاتی ہے۔ یا انہی فلموں کی وجہ سے جانوروں سے بھی زیادہ بدترین بن جاتے ہیں۔ احمدی معاشرہ عموماً تو اس سے بچا ہوا ہے۔ شاذ و نادر کے سوا کوئی ایسے واقعات نہیں ہوتے لیکن اگر اس معاشرے میں رہتے ہوئے اس گند سے اپنے آپ کو بچانے کی بھرپور کوشش نہ کی تو پھر کسی پاکیزگی

ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خداتعالیٰ کا حق ہے وہ خداتعالیٰ کی نگہ میں بُت ہے

جھوٹ بھی ایک بُت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے

کی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ پس اس بارے میں بھی بہت فکر سے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا کہ بدنظری سے بچوں گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

اس لئے خدا تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں غضِّ بصر کا حکم دیا ہے تا کہ بدنظری کا موقع ہی پیدا نہ ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے۔ (سنن الدارمی، کتاب الجہاد، باب فی الذی یسھر ... الخ حدیث 2404 صفحہ 773 مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت 2000ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ: ''قرآن سے تو ثابت ہوتا ہے کہ کافر سے پہلے فاسق کو سزا دینی چاہئے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 367۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

فرمایا: ''جب یہ'' (یعنی مسلمان) ''فسق وفجور میں حد سے نکلنے لگے اور خدا کے احکام کی ہتک اور شعائر اللہ سے نفرت ان میں آگئی اور دنیا اور اس کی زیب وزینت میں ہی گم ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی اسی طرح ہلاکو، چنگیز خان وغیرہ سے برباد کرایا''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 133۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا گیا ہے کہ خیانت نہیں کریں گے۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

اور خیانت نہ کرنے کا معیار آنحضرت ﷺ نے کیا پیش فرمایا؟ فرمایا اس شخص سے بھی خیانت سے پیش نہ آؤ جو تم سے خیانت سے پیش آچکا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب البیوع باب فی الرجل یاخذ حقہ من تحت یدہ حدیث 3535)

پس یہ معیار ہیں جو ہمیں حاصل کرنے ہیں۔ کوئی عذر نہیں کہ فلاں کی امانت میں نے اس لئے قبضے میں کر لی یا اس کی چیز دَبا لی کہ اس نے فلاں وقت میرے ساتھ

پردہ کرنے کا حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے مَردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے غضّ بصر کا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں...''۔ فرماتے ہیں: ''ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 343)

آپ نے فرمایا کہ: ''اسلام نے شرائط پابندی ہر دو عورتوں اور مَردوں کے واسطے لازم کئے ہیں۔ پردہ کرنے

آجکل بھی دنیا کا، مسلمانوں کا یہی حال ہے۔

پھر ایک عہد بیعت کرنے والے سے یہ لیا گیا ہے کہ ظلم نہیں کرے گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

ظلم ایک انتہائی بڑا گناہ ہے۔ کسی کا حق غلط طریق سے دبانا بہت بڑا ظلم ہے۔ آنحضرت ﷺ سے جب پوچھا گیا کہ کونسا ظلم سب سے بڑا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے حق میں سے ایک ہاتھ زمین دَبا لے۔ فرمایا اس زمین کا ایک کنکر بھی جو اس نے ازراہ ظلم لیا ہوگا تو اس کے نیچے کی زمین

خیانت کا معاملہ کیا تھا۔ اپنے حقوق کے لئے قضا یا اگر دوسرا فریق غیر از جماعت ہے تو عدالت میں جاؤ۔ اگر جماعت کہتی ہے تو عدالت میں جائیں لیکن خیانت کا تصوّر ہی مؤمن کے ایمان کی بنیاد ہلا دیتا ہے۔

پھر یہ عہد ہے کہ ہر قسم کے فساد سے بچوں گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اپنوں کے ساتھ جھگڑوں اور فساد کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ غیروں سے جو ہمیں تکلیفیں پہنچا رہے ہیں ان سے بھی سلوک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں جو تعلیم دی ہے وہ کیا ہے؟

اس شخص سے بھی خیانت سے پیش نہ آؤ جو تم سے خیانت سے پیش آچکا ہے

کا حکم جیسا کہ عورتوں کو ہے مَردوں کو بھی ویسا ہی تاکیدی حکم ہے غضّ بصر کا''۔ (ملفوظات جلد 10 صفحہ 346)

اس بات پر بھی ہمیں غور کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ کس حد تک ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ پھر آپ نے ہم سے یہ عہد لیا کہ ہر ایک فسق و فجور سے بچوں گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 563)

اللہ تعالیٰ کے احکامات سے باہر نکلنا فسق ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا کہ ''گالی گلوچ کرنا فسق ہے''۔

(سنن ابن ماجہ باب اجتناب البدع والجدل حدیث 46)

کے جملہ طبقات کا طوق بن کر قیامت کے روز اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد دوم صفحہ 61 مسند عبداللہ بن مسعود حدیث 3772 مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت 1998ء)

یعنی اس زمین کے نیچے گہرائی تک جتنی زمین ہے، (اللہ جانتا ہے کتنی زمین ہے) اس کا ایک طوق بنے گا اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ وہ لوگ جو مقدمات میں اَناؤں کی وجہ سے یا ذاتی مفادات کو حاصل کرنے کی وجہ سے لوگوں کے حق مارتے ہیں ان کو سوچنا چاہئے۔

فرمایا: ''وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں کہ تم نے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان سے دنگا یا فساد مت کرو بلکہ ان کے لئے غائبانہ دعا کرو۔ ...''

فرمایا: ''دیکھو میں اس امر کے لئے مأمور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو اور گالیاں سن کر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ اور نرمی سے جواب دو...''

فرمایا: ''جب میں یہ سنتا ہوں کہ فلاں شخص اس جماعت

کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ اس طریق کو میں ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور خدا تعالیٰ بھی نہیں چاہتا کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہرے گی وہ ایسی راہ اختیار کرے جو تقویٰ کی راہ نہیں ہے''۔

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 204-203۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس نہ اپنوں سے (جھگڑیں) نہ غیروں سے۔ ہم میں سے وہ لوگ جو (لڑائی جھگڑا کرنے والے ہیں) اگر بیویوں کے ساتھ سلوک میں یا اپنے بھائیوں کے ساتھ تعلقات میں یا اپنے ماحول کے لوگوں کے ساتھ سلوک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت کو سامنے رکھیں تو تھوڑے بہت معاملات بھی جو ان شکایات کے سامنے آتے ہیں یہ بھی نہ آئیں۔ یا کم از کم ان میں غیر معمولی کمی واقع ہو جائے۔

پھر ایک عہد ہم سے یہ لیا کہ بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہوں گا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

یہ باغیانہ رویّہ چاہے نظام جماعت کے کسی ادنیٰ کارکن کے خلاف ہے یا حکومت وقت کے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے رویّوں سے بھی بچنے کی ہدایت فرمائی ہے جن سے بغاوت کی بُو آتی ہے۔ دین میں دخل اندازی کے علاوہ حکومت وقت کے باقی احکامات کے خلاف ایسے رویّے دکھانا جو خود کو قانون شکن بنا رہے ہوں یا دوسروں کو قانون کے خلاف بھڑکا سکتے ہوں یہ اسلامی طریق نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ نفسانی جوشوں سے مغلوب نہ ہونے کا بھی عہد کرو۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

پہلے بھی میں نے بتایا کہ آجکل ٹی وی اور انٹرنیٹ کے ذریعے نفسانی جوشوں سے مغلوب ہونے کے بہت سے مواقع ہیں۔ پھر لڑائی جھگڑے، دنگا فساد بھی اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ انسان نفسانی جوشوں سے مغلوب ہوتا ہے۔ پس چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جو کسی بھی طرح نفسانی جوشوں کو ابھارنے والی یا ان سے مغلوب کرنے والی ہے ان سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنا ایک احمدی کا فرض ہے۔

پھر فرمایا کہ احمدیت میں داخل ہو کر اس بات کا بھی عہد کرو کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی بھی پابندی کرنی ہے کہ نمازوں کو پانچ وقت اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرنا ہے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

دس سال کے عمر کے بچے پر بھی نماز فرض ہے۔ پس والدین کو اس کی نگرانی کی ضرورت ہے اور اس نگرانی کا حق تبھی ادا ہو گا جب خود والدین نمازوں میں نمونہ ہوں گے۔ بہت ساری شکایتیں میرے پاس آتی ہیں۔ بعض بچے بھی کہتے ہیں کہ ہمارے والدین نماز نہیں پڑھتے یا بیویاں کہتی ہیں کہ خاوند نماز نہیں پڑھتے۔ بچے کیا نمونہ دیکھ رہے ہوں گے؟ مردوں کے لئے پانچ وقت کی نماز شرائط کے ساتھ ادا کرنے کا مطلب ہے کہ مسجد جا کر باجماعت نماز ادا کریں سوائے بیماری یا کسی بھی خاص جائز عذر کے۔ اگر اس پر عمل شروع ہو جائے تو ہماری مسجدیں نمازیوں سے بھر جائیں۔ صرف عہدیداران ہی اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو بہت فرق پڑ سکتا ہے۔ اس بارے میں مَیں وقتاً فوقتاً کہتا رہتا ہوں لیکن ابھی بھی بہت کمی ہے اور کوشش کی ضرورت ہے۔ جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کو اس بارے میں بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا''۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 254 ایڈیشن 1985ء)

پھر اس میں اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں۔ پس اس طرف ہر احمدی کو بہت بڑھ کر کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر یہ عہد ہم سے لیا کہ نماز تہجد کا بھی التزام کریں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ''تمہیں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہئے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین کا طریق رہا ہے اور قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے اور برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے''۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات باب 112 حدیث 3549)

پس نہ صرف روحانی علاج ہے بلکہ جسمانی علاج بھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ''ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 245۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے رویّوں سے بھی بچنے کی ہدایت فرمائی ہے جن سے بغاوت کی بُو آتی ہے

پس اس طرف بھی ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پھر آپ نے آنحضرت ﷺ پر درود بھیجنے کا ہم سے عہد لیا۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں جس شخص نے مجھ پر درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس گنا رحمتیں نازل فرمائے گا۔ (صحیح مسلم کتاب الصلوۃ باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعہ ... حدیث 849)

ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا

پس بڑی اہمیت ہے درود کی اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے بھی درود انتہائی ضروری ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک تو اپنے نبی پر درود نہ بھیجے اس میں سے کوئی حصہ بھی اوپر نہیں جاتا۔ (سنن الترمذی کتاب الصلوۃ باب ماجاء فی فضل الصلوۃ علی النبی ﷺ حدیث 486)

پھر بیعت میں ایک عہد ہم یہ کرتے ہیں کہ استغفار میں باقاعدگی اختیار کریں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے یعنی بہت زیادہ استغفار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور اس کی ہر مشکل سے اس کے لئے کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور ان راہوں سے رزق دیتا ہے جن کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الوتر باب فی الاستغفار حدیث 1518)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کر پاتا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 297 مسند نعمان بن بشیرؓ حدیث 18640 مطبوعہ بیروت 1998ء)

پس اللہ تعالیٰ کی حمد کو اس طرح کریں کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے بھی ممنون احسان رہیں۔ پھر ایک عہد ہم نے یہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عام مخلوق کو تکلیف نہیں دیں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

پھر یہ عہد ہے کہ مسلمانوں کو خاص طور پر اپنے نفسانی جوشوں سے ناجائز تکلیف نہیں دیں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

کو کوئی دکھ، رنج، تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے۔ اس کا یہ طرز عمل بھی اس کے لئے خیر و برکت کا ہی باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صبر کے ثواب کو حاصل کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد والرقاق باب المؤمن امرہ کلہ خیر حدیث 7500)

پس ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہی دوڑنا ایک مومن کا کام ہے۔ اور جب یہ ہوگا تو اس عہد کو بھی ہم پورا کرنے والے ہوں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر ذلّت اور دکھ کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں اور کبھی کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہیں پھیریں گے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

جو شخص تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کر پاتا

استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا ہو، اسے علم ہو یا نہ ہو ... استغفار کرتا رہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 275۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اس اہمیت کو بھی ہمیں ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

پھر ہم سے یہ عہد لیا کہ خدا تعالیٰ کے احسانوں کو ہم یاد رکھیں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سے سب سے بڑا احسان تو یہی ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان یاد رہے تو حضرت جس حد تک عفو کا سلوک ہو سکتا ہے کرنا ہے۔ لیکن اگر مجبوری سے کسی کے حد سے زیادہ تکلیف دِہ رویّے کی وجہ سے اصلاح کی خاطر، ذاتی عناد کی وجہ سے نہیں، غصّے کی وجہ سے نہیں بلکہ اصلاح کی خاطر کسی کو سزا دینی ضروری ہے تو پھر اپنے ہاتھ میں معاملہ نہیں لینا بلکہ حکّام تک بات پہنچانی ہے۔ جو اصلاح بھی کرنی ہے صاحب اختیار نے کرنی ہے۔ ہر ایک کا کام نہیں کہ اصلاح کرتا پھرے۔ خود کسی سے بدلے نہیں لینے۔ عاجزی اور انکساری کو اپنا شعار بنانا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے، نہ لوگوں کے سبّ وشتم سے، نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے''۔

(انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 24)

پس ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بن کر رہنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی ہے ان شاء اللہ اور دکھ اور ذِلّت بھی دیئے جائیں تو کبھی اس کی پرواہ نہیں کرنی یہ ہمارا عہد ہے۔

پھر یہ عہد ہے کہ رسم و رواج کے پیچھے نہیں چلیں گے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آج کل شادی بیاہ کے معاملے میں غلط قسم کے رسوم و رواج پیدا ہو گئے ہیں۔ احمدیوں کو اس سے بچنا چاہئے

مسیح موعود علیہ السلام سے خالص تعلق جوڑنے کی کوشش بھی ہر وقت رہے گی اور آپ کی باتوں پر عمل کرنے کی طرف توجہ رہے گی۔

پھر یہ عہد ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا رہوں گا۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر اہم کام اگر اللہ تعالیٰ کی حمد کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور بے اثر ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب النکاح باب خطبۃ النکاح حدیث نمبر 1894)

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر نہیں کرتا اور جو لوگوں پھر یہ عہد ہے کہ ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا وفادار رہنا ہے۔ خوشی اور تکلیف ہر حالت میں خدا تعالیٰ کا دامن ہی پکڑے رکھنا ہے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا کام بھی عجیب ہے۔ اس کے سارے کام برکت ہی برکت ہوتے ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کے لئے ہی خاص ہے۔ اگر اس کو کوئی خوشی اور مسرت اور فراخی نصیب ہو تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور اس کی شکر گزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے اور اگر اس

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دین کے معاملے میں کوئی ایسی رسم پیدا کرتا ہے جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر مقبول ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحوا علیٰ صلح جور... حدیث 2697)

پس اس بارے میں ہر وقت ہمیں بہت ہوشیار رہنا چاہئے۔ آج کل شادی بیاہ کے معاملے میں غلط قسم کے رسوم و رواج پیدا ہو گئے ہیں۔ احمدیوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ اپنے دائیں بائیں دیکھ کر، دوسروں کو دیکھ کر ان رسوم میں نہیں پڑنا چاہئے۔ اس بارے میں تفصیل سے بھی ایک دفعہ میں بتا چکا ہوں۔ سیکرٹریان تربیت اور لجنہ کو

چاہئے کہ وہ وقتاً فوقتاً جماعت کے سامنے یہ باتیں رکھتے رہیں تا کہ غیر مقبول فعل سے افراد جماعت بچتے رہیں۔ پھر یہ عہد ہے کہ کبھی ہواوہوس کے پیچھے نہیں چلوں گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جو کوئی اپنے ربّ کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کی خواہشوں کو روکتا ہے تو جنّت اس کا مقام ہے۔ ہوائے نفس کو روکنا یہی فنا فی اللہ ہونا ہے

پس اس کے حصول کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔

پھر یہ عہد ہے تکبّر اور نخوت کو مکمل طور پر چھوڑ دیں گے۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ قیامت کے دن شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رُسوا کرتی ہے''۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 598)

پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ پھر فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اگر اللہ تعالیٰ کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دل کے پاس تلاش کرو''۔

(ملفوظات جلد 6 صفحہ 54۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ عہد لیا کہ دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان مال عزت اور اولاد سے زیادہ عزیز سمجھوں گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

پھر یہ عہد لیا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے ہمیشہ ہمدردی کروں گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

شرک کے بعد تکبر جیسی اور کوئی بلا نہیں۔ یہ ایک ایسی بلا ہے جو دونوں جہان میں انسان کو رُسوا کرتی ہے

اور اس سے انسان خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے اِسی جہان میں مقام جنت کو پہنچ سکتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 413 تا 414۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ عہد ہے کہ قرآنِ شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کروں گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے

''مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے''۔

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 402)

پھر یہ عہد لیا گیا ہے کہ فروتنی اور عاجزی اختیار کروں گا۔ (ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر عاجزی اور انکساری اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ رفع کرے گا، اس کو بلند کر دے گا اور یہاں تک کہ اس کو علّیین میں جگہ دے گا۔ (مسند احمد بن حنبل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ''یاد رکھو اللہ تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے… پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے''۔ (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ 285-284۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر یہ عہد لیا کہ خداداد طاقتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچاؤں گا۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

ہمیں یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے عہد کو کس حد تک نبھایا اور اگر کمیاں ہیں تو اس سال ہم نے کس طرح انہیں پورا کرنا ہے

سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے''۔ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

پھر یہ عہد ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فرمان کو ہم اپنے لئے مشعل راہ بنائیں گے۔

(ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآنِ شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پا سکتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 125۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جلد 4 صفحہ 191 مسند ابی سعید الخدریؓ حدیث نمبر 11747 مطبوعہ بیروت 1998ء)

عاجزی انکساری اختیار کرنے سے ایک درجہ بلند ہوتا جائے گا۔ اگر یہ مسلسل رہے تو یہاں تک بلند ہوتا جائے گا کہ جنّتوں کے جو اعلیٰ ترین معیار ہیں ان میں جگہ دے دے گا۔ پھر یہ عہد ہے کہ ہم ہمیشہ خوش خُلقی اپنا شیوہ بنائیں گے۔ (ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

اس کو بھی ہر ایک کو سامنے رکھنا چاہئے۔

پھر یہ عہد ہے کہ حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی بسر کریں گے۔ (ماخوذ ازازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جس قدر خلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور طُرق کی راہ سے قسّامِ ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے ان تمام امور میں محض لِلّٰہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے ان کو نفع پہنچاوے اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور ان کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کے لئے زور لگاوے''۔

(آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 62-61)

پس دنیا کی روحانی ترقی کے لئے کوشش بھی بنی نوع کو فائدہ پہنچانے میں داخل ہے اور مادی اور روحانی فائدہ پہنچانا ہمارا فرض ہے۔ پس جہاں ظاہری ہمدردی اور مدد پہنچانی ہے، انہیں فائدہ پہنچانا ہے، خدمتِ خلق کرنی ہے، وہاں تبلیغ بھی بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے ایک احمدی کا فرض ہے۔

پھر یہ عہد آپ نے لیا کہ آپ سے ایک ایسا قریبی رشتہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہم نے قائم کرنا ہے جس میں اطاعت کا وہ مقام حاصل ہو جو نہ کسی رشتے میں پایا جاتا ہے نہ کسی خادمانہ حالت میں پایا جاتا ہے۔

(ماخوذ از ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564)

ان تمام باتوں کی اطاعت کرنی ہے جو آپ ہماری دینی، علمی، روحانی اور عملی تربیت کے لئے ہمیں فرما گئے ہیں یا آپ کے بعد خلافت احمدیہ کے ذریعہ سے جماعت کے افراد تک وہ پہنچتی ہیں جو شریعت کے قیام کے لئے ہیں۔ جو قرآنِ کریم اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات اور اسوۂ حسنہ کے مطابق ہیں کہ اس کے بغیر نہ ہی ہماری ترقی ہو سکتی ہے، نہ ہماری اِکائی قائم رہ سکتی ہے۔

پس ہمیں یہ جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ گزشتہ سال میں ہم نے اپنے عہد کو کس حد تک نبھایا اور اگر کمیاں ہیں تو اس سال ہم نے کس طرح انہیں پورا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ''ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے۔ اور اپنی ہمّت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے''۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 439۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہم سے صَرفِ نظر فرماتے ہوئے ہماری گزشتہ سال کی کمزوریوں کو معاف فرمائے اور اس سال میں ہمیں زیادہ سے زیادہ بھرپور کوشش کے ساتھ اپنی زندگیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبات مسرور جلد 13 صفحہ 15-1)

اُدْخُلُوْا سُجَّدًا

کیسے شکر و ثنا تیری ہو ذُوالمِنَن مالکُ المُلک ہے تو خدائے زَمن
سب ہے بخشش تری سب ہے تیری عطا تیرے فرمان پر بابِ فتح کھلا
ہم چلے رکھ کے پلکوں پہ تیرے سُخن تیرے صدقے، کہا تو نے خُدّامِ مَن
اُدْخُلُوْا سُجَّدًا اُدْخُلُوْا سُجَّدًا
اُدْخُلُوْا اُدْخُلُوْا اُدْخُلُوْا سُجَّدًا

تیشۂ جبر سے اور نہ تلوار سے دل تو جیتے تھے اسلام نے پیار سے
ظالموں نے بدل ڈالا تاریخ کو کام ایسا لیا حرفِ عیّار سے
کر چکے اپنے دن پورے کِذب و فِتَن تیرے صدقے، کہا تُو نے خُدّام مَن
اُدْخُلُوْا اُدْخُلُوْا اُدْخُلُوْا سُجَّدًا

ارضِ مغرب پہ آئی مبارک گھڑی وقت کی رہگزر میں ہے صُبحِ نئی
قلبِ یورپ سے چھٹنے لگی تیرگی جگمگانے کو ہے مہر موعود بھی
ہونے والے ہیں روشن یہ دشت و دَمن تیرے صدقے کہا تو نے خُدّامِ مَن
اُدْخُلُوْا اُدْخُلُوْا اُدْخُلُوْا سُجَّدًا

باب فَتح کو، فتحِ مُبیں میں بدل اے خدائے محمدؐ، اے عزّ و جَلّ
ہم سبھی ہیں غلامِ شہِ انبیاءؐ تُو ہے مولیٰ ہمارا، ہمیں دے وہ پھل
جن سے دائم رہے آبروئے چمن تیرے صدقے، کہا تو نے خُدّامِ مَن
اُدْخُلُوا اُدْخُلُوْا اُدْخُلُوْا سُجَّدًا

ہم تو ایماں کی مشعل اٹھائے ہوئے آئے در پر ترے، سر جھکائے ہوئے
بارگہ میں تری، عجز و صِدق و صَفا لائے طشتِ دعا میں، سجائے ہوئے
پوری کر دے مُرادیں ہماری سجن تیرے فرمان پر بابِ فتح کُھلا
ہم چلے رکھ کے پلکوں پہ تیرے سخن تیرے صدقے، کہا تو نے خُدّامِ مَن

اُدْخُلُوْا سُجَّدًا اُدْخُلُوْا سُجَّدًا
اُدْخُلُوْا اُدْخُلُوْا اُدْخُلُوْا سُجَّدًا

(جمیل الرحمٰن)

مرتبہ: محمد انیس دیالگڑھی

قادیان کے آریہ اور ہم

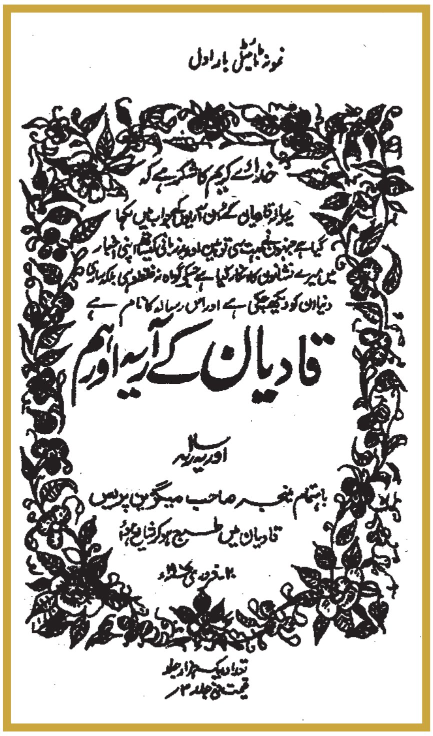

جلسہ سالانہ 1906ء کے موقع پر 27 دسمبر کے روز ایک بدزبان آریہ نے مسجد اقصیٰ قادیان کے باہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کو گالیاں دینی شروع کیں اور دریدہ دہنی اور بدزبانی کی انتہا کر دی۔ اس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب ''قادیان کے آریہ اور ہم'' میں یوں فرماتے ہیں:

''جب ہم مع اپنی جماعت کے جو دو ہزار کے قریب تھی اپنی جامع مسجد میں نماز میں مشغول تھے... تو عین اس حالت میں کہ جب ہم اپنی اس جامع مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے ایک ناپاک طبع آریہ برہمن نے گالیاں دینی شروع کیں۔... اور بار بار ایسے گندے الفاظ سے یاد کیا کہ بہتر ہے کہ ہم اس رسالہ کو اُن کی تفصیل سے پاک رکھیں۔ قریباً ہم دو گھنٹہ تک نماز پڑھتے رہے اور وہ آریہ قوم کا برہمن برابر سخت اور گندے الفاظ کے ساتھ گالیاں دیتا رہا اُس وقت بعض دیہات کے سکھ بھی ہماری کثیر جماعت کو دیکھ رہے تھے اور حیرت کی نظر سے دیکھتے تھے کہ خدا نے ایک دنیا کو جمع کر دیا ہے۔ اور ان لوگوں نے بھی منع کیا مگر وہ ناپاک طبع آریہ باز نہ آیا''۔

(قادیان کے آریہ اور ہم۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 421،420)

نماز کے بعد سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقریر فرمائی اور اس میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''جب نماز ہو چکی تو میں نے دیکھا کہ ان گندی گالیوں سے بہت سے دلوں کو بہت رنج پہنچا تھا۔ تب مَیں نے اُن کی دلجوئی کے لئے اُٹھ کر یہ تقریر کی کہ یہ رنج جو پہنچا ہے اس کو دلوں سے نکال دو۔ خدا تعالیٰ دیکھتا ہے وہ ظالم کو آپ سزا دے گا''۔ (صفحہ 421)

آپ علیہ السلام نے مزید فرمایا:

''آج سے چھبیس ستائیس برس پہلے میں کیسی گمنامی کے گوشہ میں پڑا ہوا تھا۔ کیا کوئی بول سکتا ہے کہ اُس وقت یہ رجوعِ خلائق موجود تھا بلکہ ایک انسان بھی میری جماعت میں داخل نہ تھا اور نہ کوئی میرے ملنے کے لیے آتا تھا۔ اور بجز اپنی ملکیت کی قلیل آمدن کے کوئی آمدنی بھی نہیں تھی۔ پھر اُسی زمانہ میں بلکہ اُس سے بھی پہلے جس کو پینتیس 35 برس سے بھی کچھ زیادہ عرصہ گزرتا ہے خدا نے مجھے یہ خبر دی کہ 'ہزاروں لاکھوں انسان ہر ایک راہ سے تیرے پاس آویں گے یہاں تک کہ سڑکیں گھس جائیں گی اور ہر ایک راہ سے مال آئے گا۔ اور ہر ایک قوم کے مخالف اپنی تدبیروں سے زور لگائیں گے کہ یہ پیشگوئی وقوع میں نہ آوے مگر وہ اپنی کوششوں میں نامراد رہیں گے'۔ یہ خبر اُسی زمانہ میں میری کتاب براہین احمدیہ میں چھپ کر ہر ایک ملک میں شائع ہوگئی تھی۔

پھر کچھ مدّت کے بعد اس پیشگوئی کا آہستہ آہستہ ظہور شروع ہوا چنانچہ اب میری جماعت میں تین لاکھ سے زیادہ آدمی ہیں۔ اور فتوحات مالی کا یہ حال ہے کہ اب تک کئی لاکھ روپیہ آچکا ہے اور قریباً پندرہ سو روپیہ اور کبھی دو ہزار ماہوار لنگر خانہ پر خرچ ہو جاتا ہے اور مدرسہ وغیرہ کی آمدنی علیحدہ ہے۔ یہ ایک ایسا نشان ہے کہ جس سے قادیان کے ہندوؤں کو فائدہ اُٹھانا چاہیے تھا کیونکہ وہ اس نشان کے اوّل گواہ تھے''۔ (صفحہ 423،422)

اس پر آریہ کے اخبار 'شبھ چنتک' نے جنوری 1907ء میں لالہ شرمپت کے حوالہ سے لکھا کہ ہم نے کوئی آسمانی نشان نہیں دیکھا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کتاب ''قادیان کے آریہ اور ہم'' فروری 1907ء میں تحریر فرمائی اور اس میں دوبارہ ان تمام پیشگوئیوں کا ذکر فرمایا جس کے یہ دونوں ہندو لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل گواہ تھے۔ آپ نے ان کو قسم دلوائی کہ وہ ان نشانات کا قسم کھا کر انکار کر دیں۔ آپ نے آریہ عقائد کا ذکر کر کے ان کا ردّ بھی تحریر فرمایا اور لیکھرام کے بارے میں عظیم الشان پیشگوئی کا بھی تفصیل سے ذکر فرمایا۔

اس کتاب کے آخر پر وہ معرکہ آراء نظم ہے جس میں اسلام کے محاسن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان مقام اور دیگر ادیان خصوصاً آریہ دھرم کا موازنہ کیا گیا ہے۔

اس نظم کے چند اشعار ذیل میں درج ہیں۔

اسلام سے نہ بھاگو! راہِ ھدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو! شمس الضحیٰ یہی ہے

اِن آریوں کا پیشہ ہر دم ہے بدزبانی
ویدوں میں آریوں نے شاید پڑھا یہی ہے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیّب و امیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے

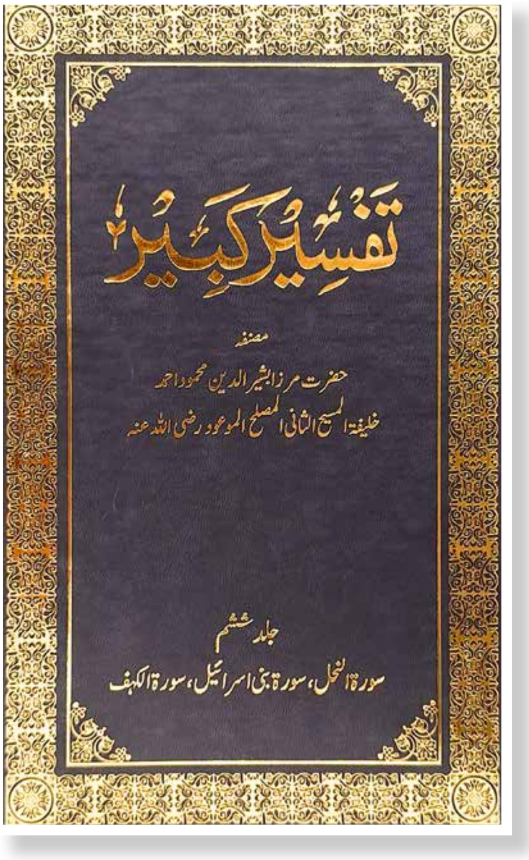

ارضِ مقدّس کے حقیقی وارث

از افاضات حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 19 نومبر 2023ء کو واقفاتِ نَو جماعت احمدیہ بیلجیئم سے آن لائن ملاقات کے دوران ارضِ مقدسہ اور خدائی وعدہ جات کے متعلق سورۃ الانبیاء اور سورۃ بنی اسرائیل کے پہلے رکوع کی منتخب آیات کی تفسیر کا مطالعہ تفسیر کبیر بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اس ضمن میں سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 6-5 کی تفسیر ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِي الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْاَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيْرًا۝

تفسیر: فرمایا کہ تمہارا نبی مثیل موسیٰ قرار دیا گیا ہے اور اس مشابہت کو پورا کرنے کے لئے اسے بیت المقدس اور اس کے گرد کا علاقہ دیا جانے والا ہے۔ پس تم کو اس امر میں احتیاط کرنی چاہیے کہ جو کچھ بنی اسرائیل سے بعد میں معاملہ ہوا وہ تم سے نہ ہو اور وہ واقعہ یہ بیان فرماتا ہے کہ بنی اسرائیل کے متعلق ہم نے خبر دی تھی کہ دو دفعہ تم دنیا میں عظیم الشان فساد کے مرتکب ہو گے۔ اور سخت مظالم کرو گے اور تم کو اس کی سزا میں تباہ کر دیا جائے گا۔ گو سزا دینے کا یہاں لفظاً ذکر نہیں کیا گیا۔ لیکن اگلی آیت سے یہ مضمون ظاہر ہے۔

اس آیت سے مندرجہ ذیل امور نکلتے ہیں:

(1) اس میں قَضَيْنَا فِي الْكِتٰبِ کے الفاظ ہیں۔ جن سے مراد حضرت موسیٰ کی کتاب ہے

(2) اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کے دو دفعہ باغی ہو کر الٰہی عذاب میں مبتلا ہونے کی خبر اس کتاب میں پہلے سے دے دی گئی تھی۔ نئے اور پرانے مفسرین نے اس آیت کی تفسیر میں دو غلطیاں کی ہیں۔

اوّل تو یہ کہ بنی اسرائیل کی تباہی کے بعض واقعات تو درج کر دیئے ہیں۔ لیکن قرآنی الفاظ کی صداقت کے اظہار کے لئے وہ پیشگوئی درج نہیں کی۔ جس کا ذکر قرآنِ کریم نے کیا ہے۔ دوم جنہوں نے پیشگوئی بیان کرنے کی طرف توجہ کی ہے انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ پیشگوئی موسیٰ علیہ السلام کی کتاب میں بیان کی گئی تھی۔ مَیں نے ان دونوں امور کو مدِّنظر رکھا ہے اور موسیٰ کی کتب سے پیشگوئیاں بیان کی ہیں اور واقعات تاریخی جمع کر کے لکھے ہیں۔

عَلَا بمعنیٰ ظلم ہے یعنی تم لوگوں کے اوپر ظلم کرو گے جبر کرنے لگ جاؤ گے اور تکبر کرو گے اور ظلم سے کام لو گے۔ کیونکہ عَلَا (يَعْلُوْ۔عَلُوًّا) فُلَانٌ کے معنی ہوتے ہیں۔ تَكَبَّرَ وَ تَجَبَّرَ یعنی تکبر کیا اور ظلم سے کام لیا۔ وَعَلَا فُلَانًا بِالسَّيْفِ: ضَرَبَهٗ۔ اس کو تلوار سے مارا۔

فِي الْكِتٰبِ۔ کہہ کر یہ بتایا ہے کہ اس کا ذکر موسیٰ کی کتاب میں ہے۔ چنانچہ موسیٰ کی کتاب میں بھی اس کا ثبوت ملتا ہے استثناء باب 28۔ آیت 15 میں لکھا ہے ”لیکن اگر تُو خداوند اپنے خدا کی آواز کا شنوا نہ ہوگا کہ اس کے سارے شرعوں اور حکموں پر جو آج کے دن مَیں تجھے بتاتا ہوں دھیان رکھ کے عمل کرے تو ایسا ہوگا کہ یہ ساری

لعنتیں تجھ پر اتریں گی اور تجھ تک پہنچیں گی''۔ اس کے بعد ان لعنتوں کا ذکر کیا ہے جو نافرمانی کی وجہ سے ان پر اُتریں گی۔ چنانچہ فرماتا ہے ''خداوند تجھ کو اور تیرے بادشاہ کو جسے تو اپنے اوپر قائم کرے گا ایک گروہ کے درمیان جس سے تُو اور تیرے باپ دادے واقف نہ تھے لے جائے گا''۔ آیت 36۔ پھر لکھا ہے۔ ''خداوند ایک گروہ دور سے زمین کی انتہا سے ایسا جلد بلکہ جیسا عقاب اُڑتا ہے تجھ پر چڑھا لائے گا وہ ایک گروہ ہوگی جس کی زبان تو نہ سمجھے گا وہ ترشرو گروہ ہوگی جو نہ بوڑھے کا ادب نہ جوان پر کرم کرے گی اور وہ تیری مواشی کا پھل اور تیری زمین کا پھل کھا جائے گی یہاں تک کہ تو ہلاک ہو جائے گا۔ اس لئے کہ غلّے اور مَے اور تیل اور تیری گائے بیل کی بڑھتی اور بھیڑ بکری کے گلّوں سے تیرے لئے کچھ نہ چھوڑے گی یہاں تک کہ وہ تجھے فنا کر دے گی اور وہ تجھے تیرے سب پھاٹکوں میں آ گھیرے گی یہاں تک کہ تیری اونچی اور محکم دیواریں جن کا تجھے اپنے سارے ملک میں بھروسا تھا گر جائیں گی اور وہ تجھے اس ساری زمین میں جسے خداوند تیرے خدا نے تجھے دیا ہے ہر ایک شہر کے سب پھاٹکوں میں آ گھیرے گی۔ اور تو اپنے ہی بدن کا پھل ہاں اپنے بیٹوں اور اپنی بیٹیوں کا گوشت جنہیں خداوند تیرے خدا نے بخشا تھا اس محاصرہ کے وقت اور اس تنگی میں جو میرے بیریوں کے سبب سے تجھ پر ہوگی کھائے گا وہ شخص جو تم میں نرم دل اور بہت ناز پروردہ ہوگا اس کی بھی نظر اپنے بھائی کی طرف اور اپنی ہمکنار جورو کی طرف اور اپنے باقی لڑکوں کی طرف جنہیں اس نے چھوڑ دیا ہوگا بری ہوگی یہاں تک کہ وہ اپنے بچوں کے گوشت میں سے جسے وہ کھائے گا انہیں ان میں سے کسی کو کچھ نہ دے گا کیونکہ اس محاصرے اور تنگی میں جو تیرے دشمنوں کے باعث سے تیرے سارے پھاٹکوں میں تجھ پر ہوگی اس کے لئے کچھ نہ باقی رہے گا وہ عورت بھی جو تمہارے درمیان نرم دل اور نہایت نازنین ہوگی ایسی کہ نزاکت اور نرمی سے اپنے پاؤں کا تلوا زمین پر لگانے کی جرأت نہیں رکھتی اس کی نظر اپنے ہمکنار شوہر کی طرف اور اپنے بیٹے کی طرف اور اپنی بیٹی کی طرف بُری ہوگی''۔

(آیت 49 تا 56)

پھر لکھا ہے: ''اور یوں ہوگا کہ جس طرح خداوند نے تم سے خوش ہو کر تمہارے ساتھ نیکی کی اور تمہیں بہت کر دیا اسی طرح خداوند تمہاری بابت خوش ہوگا کہ تمہیں ہلاک کرے اور نیست و نابود کر ڈالے اور تو اس سرزمین سے جس کا تو مالک ہونے جاتا ہے جڑھ سے اُکھاڑ ڈالا جائے گا۔ اور خداوند تجھ کو سب قوموں کے درمیان زمین کے اس سرے سے اس سرے تک تتر بتّر کرے گا اور وہاں تُو غیر معبودوں کی جو لکڑیاں اور پتھر ہیں جس سے نہ تُو نہ تیرے باپ دادے واقف تھے پرستش کرے گا''۔

(آیت 63 و 64)

ان آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو خبردار کیا ہے کہ اگر وہ احکام الٰہی کو توڑ دیں گے تو ایک وقت ایسا آئے گا کہ ایک غیر قوم دور سے ان پر چڑھ آئے گی۔ اور ان کا محاصرہ کرے گی۔ محاصرہ کے وقت قحط اور وباء پڑیں گے۔ آخر ان کے شہروں کی فصیلیں توڑ دی جائیں گی بادشاہ قید کر کے لے جایا جائے گا۔ اور قوم جلاوطن کر کے دور علاقوں میں بھیج دی جائے گی۔ یہ پیشگوئی ان دو فسادوں میں سے جن کا قرآنِ کریم نے ذکر کیا ہے پہلے فساد کی نسبت ہے۔

یہ جو فرمایا قَضَيْنَآ اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اس کے یہ معنی ہیں کہ ہم نے ایک وحی کے ذریعہ سے بنی اسرائیل کو آئندہ آنے والی اس مصیبت سے خبر دے دی تھی مگر افسوس کہ وہ پھر بھی ہوشیار نہ ہوئے۔

دراصل پہلے بتانے سے غرض ہوشیار کرنا ہی ہوتا ہے اور ہوشیار کرنے کے دو مقصد ہوتے ہیں۔ (1) انسان کوشش کرے اور بچ جاوے۔ (2) اگر نہ بچے تو اس پر حجّت پوری ہو۔

آنحضرت ﷺ نے بھی اپنی امت کے متعلق فرمایا ہے لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ (بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ باب قول النبی لتتبعن سنن من کان قبلکم) کہ تم پہلے لوگوں کے طریقہ پر عمل کرو گے۔ اور بعض احادیث میں ہے کہ یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلو گے مگر افسوس کہ باوجود ہوشیار کر دینے کے مسلمان بھی اس آفت سے نہ بچے۔

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا خِلٰلَ الدِّيَارِ وَ كَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝

اب اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا حال بتاتا ہے اور فرماتا ہے کہ جب پہلے وعدہ کا وقت آ گیا تو اے بنی اسرائیل ہم نے تم پر ایسے لوگ غالب کر دئے جو سخت جنگ کرنے والے تھے۔ وہ آئے اور تمہارے گھروں میں گھس گھس کر انہوں نے تم کو ہلاک کر دیا۔ وَ كَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا۔ وہ وعدہ ہمارا پورا ہو کر رہنے والا تھا۔ یا یہ کہ ہمارا وعدہ پورا ہو ہی گیا ہے۔

جن دو عذابوں کے متعلق اس آیت میں خبر دی گئی ہے اس کا ذکر قرآنِ کریم میں ایک دوسری جگہ یوں کیا گیا ہے لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ (المائدۃ:79) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت داؤدؑ کے بعد عذاب آیا اور ایک دفعہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد آیا۔

پہلے عذاب کا حال بائبل سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہود حضرت موسیٰؑ کے بعد طاقتور ہو گئے تھے۔ حتّٰی کہ حضرت داؤدؑ کے زمانہ میں ایک زبردست حکومت کی بنیاد پڑ گئی جو ان کے بعد بھی ایک عرصہ تک قائم رہی اور آخر آہستہ آہستہ کمزور ہوتی گئی اور آخری زمانہ میں بابل کے شمال کے علاقہ میں بسنے والی اشوری قوموں نے ان کو شکست دی یہ قوم نینوا کی بادشاہ تھی۔ انہوں نے یہود کو اپنا باجگذار بنا لیا اس کے بعد ''نیکو'' ایک مصر کا شہزادہ تھا۔ اس نے اسوریوں کو شکست دی اور وہ نینوا کی بجائے مصریوں کے باجگذار بن گئے۔ 600 سال قبل مسیح کے قریب اور حضرت داؤد سے قریباً 400 سال بعد یرمیاہ نبی کی معرفت ان کو ان کی خرابیوں پر اللہ تعالیٰ نے پھر متنبہ کیا۔ اور ان کے گناہوں پر انہیں پھر تنبیہ کی اور فرمایا کہ

اگر اب بھی توبہ کرلو تو وہ جو تمہارے لئے جلاوطنی کی پیشگوئی تھی ٹلا دی جائے گی مگر وہ باز نہ آئے۔

(یرمیاہ باب 7)

آخر اللہ تعالیٰ نے بابلیوں کو ان کے عذاب کے لئے مسلّط کیا۔ یہ واقعہ بائبل کی کتاب 2 سلاطین باب 25 میں یوں لکھا ہے ''شاہِ بابل نبوکدنضر نے اور اس کی ساری فوج نے یروشلم پر چڑھائی کی''۔ آیت 1۔ اور اس کا محاصرہ کرلیا۔ یہ محاصرہ بہت دیر تک رہا۔ اس وقت یروشلم کا بادشاہ صدقیاہ تھا۔ جب محاصرہ نے طول پکڑا تو شہر کے اندر غلّہ کم ہوگیا۔ لکھا ہے ''تب شہر ٹوٹا'' آیت 4 یعنی بابل کی فوج نے فصیل توڑ دی۔ آخر لوگ ایک طرف کا دروازہ کھول کر بھاگے صدقیاہ بادشاہ بھی بھاگا مگر پکڑا گیا اس کی آنکھیں نکالی گئیں اور آنکھیں نکالنے سے پہلے اس کے بیٹوں کو اس کے سامنے ہلاک کر دیا گیا پھر اس کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر اسے بابل لے گئے آیت 4 تا 7۔ اس کے بعد شاہِ بابل نے اپنے ایک افسر بنوزردان کو یروشلم بھجوایا۔ اس نے آکر ''خداوند کا گھر اور بادشاہ کا قصر (محل) اور یوروشلم کے سارے گھر ہاں ہر ایک رئیس کا گھر جلا دیا۔ اور کسدیوں کے سارے لشکر نے جو جلوداروں کے سردار کے ہمراہ تھا ان دیواروں کو جو یروشلم کے گرداگرد تھیں گرا دیا اور باقی لوگوں کو جو شہر میں چھوڑے گئے تھے اور ان کو جنہوں نے اپنوں کو چھوڑ کے شاہِ بابل کی پناہ لی تھی تمام جماعت کے بقیّہ کے ساتھ بنوزردان جلوداروں کا سردار پکڑ کرلے گیا''۔

(آیت 9 تا 11)

نحمیاہ نبی کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تباہی کا ایک بڑا باعث سبت کی بے حرمتی تھی۔ چنانچہ لکھا ہے ''تب میں نے یہوداہ کے شریف لوگوں سے تکرار کرکے کہا کہ یہ کیا بُرا کام ہے جو تم کرتے ہو کہ سبت کے دن کو مقدّس نہیں جانتے ہو کیا تمہارے باپ دادوں نے ایسا نہیں کیا اور ہمارا خدا ہم پر اور اس شہر پر یہ سب آفتیں نہیں لایا؟ تب بھی تم سبت کے دن کو پاک نہ مان کے اسرائیل پر زیادہ غضب بھڑکاتے ہو؟''۔

(باب 13 آیت 17-18)

اسی طرح حزقیل نبی نے بھی اس وقت یہود کو ڈرایا تھا۔ انہوں نے ان کے بہت سے گناہوں کا ذکر کرتے ہوئے ان میں سے ایک گناہ یہ گنایا ہے کہ ''تُو نے میرے مقدسوں کو ناچیز جانا ہے اور میرے سبتوں کو ذلیل کیا ہے'' حزقیل باب 22 آیت 8۔ پھر باب 23 آیت 38 میں ہے ''اس کے سوا انہوں نے مجھ سے یہ کیا ہے کہ اسی دن انہوں نے میرے مقدّس کو ناپاک کیا اور میرے سبتوں کو حرمت نہ دی''۔

مَیں نے سبت کی بے حرمتی کے حوالے اس لئے دیئے ہیں کہ اس جگہ صرف سخت عذاب کی خبر بتائی گئی ہے مگر درحقیقت اشارہ سورۂ نحل کی آیات کی طرف ہے جن میں کہا گیا تھا کہ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبۡتُ عَلَى الَّذِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ (النحل:125) یعنی سبت کا عذاب ان لوگوں پر نازل کیا گیا تھا جنہوں نے الٰہی کلام میں اختلاف کرکے دین کو نقصان پہنچایا تھا۔ قرآنِ کریم کے مضامین کی ترتیب کی اس آیت میں ایک زبردست شہادت ہے کہ سورۂ نحل جو بعد میں اُتری ہے اس میں سبت کا ذکر ہے سورۂ بنی اسرائیل اس سے پہلے کی نازل شدہ ہے اور اس کے مضامین سورۂ نحل سے اس طرح چسپاں ہوجاتے ہیں گویا سورۂ نحل پہلے کی ہے اور اِسراء بعد کی۔ اور اس میں سورۂ نحل کے مضامین کے جواب دیئے گئے ہیں اور ان کی تکمیل کی گئی ہے۔

تاریخ سے بابلیوں کی اس چڑھائی کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب یہود کمزور ہوگئے تو اسوریوں نے فلسطین کو فتح کرکے اپنا تابع کرلیا۔ لیکن اس کے بعد ایک مصری بادشاہ فرعون نیکو (Pharaoh Necho) نامی نے اسورین حکومت کو تباہ کر دیا۔ اور فلسطین اسوریوں کی حکومت سے نکل کر مصر کی حکومت تلے آگیا۔ فرعون مصر نے یوسیاہ کے بیٹے الیاقیم (اس کا نام یہویقیم کردیا گیا) Eliakim کو وہاں کا بادشاہ بنا دیا۔ لیکن اس دوران میں اسورین کی حکومت کی تباہی کو دیکھ کر اس کے ہمسایہ کلدانی (Chaldean) بادشاہ نے اپنے بیٹے نبوکدنضر (Nebuchadnezzar) کو نیکو کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ اور نبوکدنضر نے مصر کو فتح کرلیا۔ اور فلسطین بابلیوں کے زیرِ اثر آگیا۔ مگر فلسطین کا بادشاہ یہویقیم مصر کی طرف مائل رہا۔ اس پر نبوکدنضر نے اس پر چڑھائی کی (یہ چڑھائی نبوکدنضر کے جرنیل نے کی 587ق۔م۔ جس کا نام بنوزرآدم تھا) مگر اس کے لشکر پہنچنے سے پہلے بادشاہ یہویقیم مَر گیا۔ اس کا بیٹا یہویکین (Jehoiachin) تابِ مقابلہ نہ لاکر معافی کا طلبگار ہوا۔ اسے بابل بلا لیا گیا۔ اور صدقیاہ (Zedekiah) یہ یہویقیم کا بھائی تھا اور اس کا اصل نام متنیاہ Mattaniah تھا) کو فلسطین کا بادشاہ بنا دیا گیا۔ مگر اس نے بھی مصر کے بادشاہ حوفرا (Hophra) کی طرفداری کی۔ اس پر بابلیوں نے 588 قبل المسیح میں فلسطین کے دارالخلافہ کا محاصرہ کرلیا۔ آخر 586 قبل مسیح میں شہر کی دیوار توڑ دی گئی۔ صدقیاہ بھاگا۔ مگر گرفتار کر لیا گیا۔ اور بادشاہ کے حکم سے قید کرکے بابل پہنچایا گیا۔ بابلیوں نے یہود کی مقدّس عمارات کو جلا دیا۔ اور فصیل کو گرا دیا۔ اور شہر برباد کر دیا۔

اِک سے ہزار ہوویں

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے بیٹے سیّد طلال احمد مربی سلسلہ یوکے اور بہو کو مؤرخہ 17 نومبر 2023ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام سیّدہ باسمہ نور تجویز فرمایا ہے۔

نومولودہ مکرم سیّد بشیر احمد شاہ صاحب مرحوم آف فتح پور گجرات کی پڑپوتی اور سیّد خرم شاہ صاحب آف امریکہ کی نواسی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، صالحہ بنائے، صحت والی لمبی فعال زندگی عطا کرے، دین ودنیا کی حسنات سے نوازے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے، آمین۔

(سیّد مدثر احمد شاہ، قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ جرمنی)

منور علی شاہد۔ منتظم رپورٹنگ

مجلس انصاراللہ جرمنی کے پروگرام

مجلس انصاراللہ جرمنی کے زیر اہتمام مؤرخہ 16 دسمبر 2023ء کو Hanau کی مسجد بیت الواحد میں بیک وقت نیشنل تبلیغ سیمینار اور سولہویں آل جرمنی علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ یہ دونوں پروگرام مجلس انصاراللہ جرمنی کے یوٹیوب چینل کے ذریعہ براہِ راست دکھائے گئے۔ ان پروگرامز کی افتتاحی تقریب صبح دس بجے زیرِصدارت صدر مجلس انصاراللہ جرمنی مکرم مبارک احمد شاہد صاحب منعقد ہوئی۔ آغاز میں مکرم حافظ محمد ظفراللہ صاحب قائد تعلیم نے تلاوت کی اور اردو ترجمہ پیش کیا جبکہ مکرم ڈاکٹر راشد نواز صاحب قائد اشاعت نے جرمن ترجمہ پڑھا۔ اس کے بعد صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے عہد دہرایا اور افتتاحی کلمات کے بعد دعا کروائی۔

دوسرا تبلیغ سیمینار

صبح پونے گیارہ سے شام چھ بجے تک جاری رہنے والا دوسرا نیشنل تبلیغ سیمینار تین نشستوں پر مشتمل تھا جس میں چار لیکچرز، ایک سوال جواب کی محفل اور دیگر پروگرامز شامل تھے۔ یہ سیمینار مسجد کے مردانہ نماز ہال میں منعقد ہوا۔ پہلی نشست میں اوّلین لیکچر مکرم محمد احمد راشد صاحب مربی سلسلہ نے 'کامیاب داعی اللہ کی خصوصیات' کے موضوع پر دیا۔ اس کے بعد دوسرا لیکچر مکرم شمشاد احمد قمر صاحب مربی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی نے 'اسلام پر ہونے والے عمومی اعتراضات اور ان کے جوابات' کے عنوان پر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دیا۔ 12 بجے سوال وجواب کی مجلس شروع ہوئی جس میں مذکورہ بالا مربیان سلسلہ نے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس کے بعد قائد صاحب تبلیغ نے 2023ء کے لائحہ عمل قیادت تبلیغ کے بارے ایک دستاویزی رپورٹ پیش کی جس کے اختتام کے ساتھ ہی نمازوں اور کھانے کا وقفہ کیا گیا۔

وقفہ کے بعد دوسری نشست میں تنازعہ فلسطین واسرائیل پر گروپ میٹنگ کی گئی۔ انصار کے چار گروپس نے موضوع کی مناسبت سے مختلف سوالات کے جوابات تیار کئے جنہیں بعدازاں گروپ لیڈرز نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد چار بجے شام سیمینار کی تیسری اور آخری نشست کا آغاز ہوا جس میں آن لائن ویڈیو کے ذریعہ مکرم محمد طاہر ندیم صاحب مربی سلسلہ یوکے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انداز تبلیغ کے متعلق لیکچر دیا۔ شام چار بج کر پچاس منٹ پر سیمینار کا آخری لیکچر شروع ہوا جس میں مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے اپنے موضوع 'تبلیغ کی راہ میں مشکلات اور ان کا حل' پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ سیمینار میں کل 290 انصار نے اصالتاً شرکت کی۔

16ویں آل جرمنی علمی مقابلہ جات

انصاراللہ کے علمی مقابلہ جات صبح پونے گیارہ بجے بیت الواحد کے لجنہ ہال میں مکرم بشیر احمد رہان صاحب نائب صدر اوّل کی نگرانی میں شروع ہوئے۔ ان میں حفظ القرآن، مقابلہ نظم معیار اوّل اور دوم، پرچہ، پیغام رسانی اور بیت بازی کے مقابلہ جات شامل تھے۔ نمازوں کی ادائیگی اور کھانے کے وقفہ کے ساتھ شام ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہے جن کے بعد اختتامی تقریب زیرِصدارت مکرم مبارک احمد شاہد صاحب صدر مجلس انصاراللہ جرمنی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کے بعد صدر صاحب انصاراللہ نے امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور مختصر خطاب کیا۔ اس موقعہ پر کل 162 انصار حاضر تھے جن میں سے 131 انصار نے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ مقابلہ جات میں شامل ہونے والے تمام انصار کو اسناد شرکت بھی دی گئیں۔

شام چھ بجے صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے اختتامی کلمات کہے جس کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔

''کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت''

صادق محمد طاہر

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اُس نے ہمیں خود اپنے ہاتھ سے قائم کی ہوئی جماعت کا حصہ بننے کی سعادت عطا فرمائی۔ اور اپنی ہی قائم کردہ خلافتِ حقّہ اسلامیہ کے تابع رہ کر زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرما رہا ہے، الحمدللہ علیٰ ذالک ؏

ایں سعادت بزور بازو نیست

اس نعمت پر جہاں ہم پر شکر واجب ہوتا ہے وہاں کثرت سے خدا کے حضور استغفار کا فریضہ بھی عائد ہوتا ہے کیونکہ ایسی جماعتوں پر شیطان حملہ کرنے کی تاک میں رہتا ہے۔ اور شیطان لعین کے حملوں سے بچنے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کے لیے استغفار مدد دیتا ہے۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی شرائط بیعت میں سے تیسری شرط میں ہم سے استغفار میں مداومت اختیار کرنے کا عہد لیا۔ اس لئے کسی لمحہ بھی ہمیں اس سے غافل نہیں ہونا چاہیے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرائط بیعت کی وضاحت کرتے ہوئے استغفار میں مداومت کی بھی تفصیل بیان فرمائی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

پھر اس تیسری شرط میں استغفار کے بارہ میں بھی ہے۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝

(نوح: آیات 11تا13)

پس میں نے کہا اپنے ربّ سے بخشش طلب کرو یقیناً وہ بہت بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر لگاتار برسنے والا بادل بھیجے گا۔ اور وہ اموال اور اولاد کے ساتھ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات بنائے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کرے گا۔

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ۭ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ (النصر:4)

پس اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ (اس کی) تسبیح کر اور اُس سے مغفرت مانگ۔ یقیناً وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اس بارہ میں ایک حدیث ہے۔ ابو بردہ بن ابی موسیٰ ؓ اپنے والد ابو موسیٰ ؓ کے حوالہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر میری امت کو دو امانتیں دینے کے بارہ میں وحی نازل کی جو یہ ہیں۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

(الانفال:34)

یعنی اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک تو ان میں موجود ہو اور اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ

بخشش طلب کرتے ہوں۔ پس جب میں ان سے الگ ہوا تو میں نے ان میں قیامت تک کے لئے استغفار چھوڑا۔
(جامع ترمذی۔ کتاب تفسیر القرآن۔ تفسیر سورۃ الانفال)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص استغفار کو چمٹا رہتا ہے (یعنی استغفار کرتا رہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے اور اس کی ہر مشکل سے اس کی کشائش کی راہ پیدا کر دیتا ہے اور اسے ان راہوں سے رزق عطا کرتا ہے جن کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔
(سنن ابو داؤد۔ کتاب الوتر۔ باب فی الاستغفار)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''... استغفار جس کے ساتھ ایمان کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں قرآنِ شریف میں دو معنے پر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اپنے دل کو خدا کی محبّت میں محکم کر کے گناہوں کے ظہور کو جو علیحدگی کی حالت میں جوش مارتے ہیں خداتعالیٰ کے تعلق کے ساتھ روکنا اور خدا میں پیوست ہو کر اس سے مدد چاہنا۔ یہ استغفار تو مقربوں کا ہے جو ایک طرفۃ العین خدا سے علیحدہ ہونا اپنی تباہی کا موجب جانتے ہیں اس لئے استغفار کرتے ہیں تا خدا اپنی محبّت میں تھامے رکھے۔ اور دوسری قسم استغفار کی یہ ہے کہ گناہ سے نکل کر خدا کی طرف بھاگنا اور کوشش کرنا کہ جیسے درخت زمین میں لگ جاتا ہے ایسا ہی دل خدا کی محبّت کا اسیر ہو جائے تا پاک نشوونما پا کر گناہ کی خشکی اور زوال سے بچ جائے اور ان دونوں صورتوں کا نام استغفار رکھا گیا۔ کیونکہ غَفَرَ جس سے اِستغفار نکلا ہے ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ گویا استغفار سے یہ مطلب ہے کہ خدا اس شخص کے گناہ جو اس کی محبّت میں اپنے تئیں قائم کرتا ہے دبائے رکھے اور بشریت کی جڑیں ننگی نہ ہونے دے بلکہ الوہیت کی چادر میں لے کر اپنی قدوسیت میں سے حصہ دے۔ یا اگر کوئی جڑ گناہ کے ظہور سے ننگی ہو گئی ہو پھر اس کو ڈھانک دے اور اس کی برہنگی کے بداثر سے بچائے۔ سو چونکہ خدا مبدءِ فیض ہے اور اس کا نور ہر ایک تاریکی کے دور کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے اس لئے پاک زندگی حاصل کرنے کے لئے یہی طریق مستقیم ہے کہ ہم اس خوفناک حالت سے ڈر کر اس چشمۂ طہارت کی طرف دونوں ہاتھ پھیلائیں تا وہ چشمہ زور سے ہماری طرف حرکت کرے اور تمام گند کو یکدفعہ لے جائے۔ خدا کو راضی کرنے والی اس سے زیادہ کوئی قربانی نہیں کہ ہم درحقیقت اس کی راہ میں موت کو قبول کر کے اپنا وجود اس کے آگے رکھ دیں''۔ (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن۔ جلد 12۔ صفحہ 347-346)

پھر آپؑ نے فرمایا: ''...جب خدا سے طاقت طلب کریں یعنی استغفار کریں تو روح القدس کی تائید سے ان کی کمزوری دور ہو سکتی ہے اور وہ گناہ کے ارتکاب سے بچ سکتے ہیں جیسا کہ خدا کے نبی اور رسول بچتے ہیں۔ اور اگر ایسے لوگ ہیں کہ گنہگار ہو چکے ہیں تو استغفار ان کو یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ گناہ کے نتائج سے یعنی عذاب سے بچائے جاتے ہیں کیونکہ نور کے آنے سے ظلمت باقی نہیں رہ سکتی۔ اور جرائم پیشہ جو استغفار نہیں کرتے یعنی خدا سے طاقت نہیں مانگتے۔ وہ اپنے جرائم کی سزا پاتے رہتے ہیں''۔
(کشتی نوح۔ روحانی خزائن۔ جلد 19۔ صفحہ 34)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا ہو اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۝
(الاعراف: 24)

یہ دعا اوّل ہی قبول ہو چکی ہے۔ غفلت سے زندگی بسر مت کرو۔ جو شخص غفلت سے زندگی نہیں گزارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاقت بلا میں مبتلا ہو۔ کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی جیسے مجھے یہ دعا الہام ہوئی:

رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنِيْ وَانْصُرْنِيْ وَارْحَمْنِيْ''۔
(ملفوظات۔ جدید ایڈیشن۔ جلد دوم۔ صفحہ 577)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ۔

یاد رکھو کہ یہ دو چیزیں اس امت کو عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے، دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صُوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کو اُٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے۔ اسی طرح پر رُوحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ رُوح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان اُن جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے جو خداتعالیٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ اُن پر غالب آوے اور خداتعالیٰ کے احکام کی بجاآوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں دو قسم کے مادے رکھے ہیں ایک سمی مادہ ہے جس کا موکل شیطان ہے اور دوسرا تریاقی مادہ ہے۔ جب انسان تکبر کرتا ہے اور اپنے تئیں کچھ سمجھتا ہے اور تریاقی چشمہ سے مدد نہیں لیتا تو سمی قوت غالب آجاتی ہے۔ لیکن جب اپنے تئیں ذلیل و حقیر سمجھتا ہے اور اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی مدد کی ضرورت محسوس کرتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک چشمہ پیدا ہو جاتا ہے جس سے اس کی روح گداز ہو کر بہہ نکلتی ہے اور یہی استغفار کے معنی ہیں۔ یعنی یہ کہ اس قوت کو پا کر زہریلے مواد پر غالب آ جاوے''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 349-348 مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں استغفار کا مفہوم سمجھتے ہوئے اس میں مداومت اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مسجد مبارک Florstadt

یہ تفصیلی مضمون موجودہ و سابق صدران جماعت فلورشٹڈ کی طرف سے مہیا کی جانے والی معلومات اور مختلف اخبارات و رسائل میں شائع شدہ رپورٹس کی مدد سے مکرم عرفان احمد خان صاحب ممبر تاریخ کمیٹی جرمنی نے مرتب کیا ہے۔ اگر کسی دوست کے علم میں مزید معلومات ہوں تو ان سے درخواست ہے کہ تاریخ کمیٹی جرمنی کو مطلع فرمائیں، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(صدر تاریخ احمدیت کمیٹی جرمنی)

قصبہ Florstadt ضلعی ہیڈ کوارٹر Friedberg کے پہلو میں واقع ہے اور یہاں رہائش رکھنے والے احمدی جماعت Friedberg کا حصہ تھے۔ احباب کی تعداد بڑھنے پر 1998ء میں Florstadt میں علیحدہ جماعت کا قیام عمل میں آیا۔ شروع میں Friedberg کے نماز سنٹر سے استفادہ کیا جاتا رہا لیکن بعد میں Florstadt نے اپنا نماز سنٹر کرایہ کی بلڈنگ میں بنا لیا۔ Friedberg میں مسجد دارالامان کی تعمیر کے بعد Florstadt میں بھی مسجد کی تعمیر کی خواہش زور پکڑ گئی۔ اس دوران 2008ء میں گاؤں کے ایک زمیندار Mr. Vesman نے آبادی کے درمیان اپنا ایک پلاٹ فروخت کرنے کا ارادہ ایک احمدی دوست مکرم تنویر انور صاحب سے کیا لیکن اس وقت اس زمین پر مکان ہی تعمیر کیا جا سکتا تھا۔ Mr. Vesman نے ایجنٹ کی معرفت بھی اس پلاٹ کو فروخت کرنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ احباب جماعت Mr. Vesman سے رابطہ میں رہے کہ ہم مسجد کی تعمیر کے لئے اس پلاٹ کو خریدنا چاہتے ہیں۔ 2013ء میں مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جماعتی دورے پر آئے تو ان کو بھی یہ پلاٹ دکھایا گیا اور ان کے ساتھ مل کر سب احباب نے پلاٹ میں کھڑے ہو کر دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور حالات بدلنے شروع ہوئے۔ شہر کے عین وسط میں آبادی اور مارکیٹوں کے درمیان جہاں سے ہر شہری کا گزر ہوتا ہے مسجد کی تعمیر کی اجازت کے لئے شہری انتظامیہ کا رویہ نرم پڑ گیا اور انہوں نے تعمیر ہونے والی عمارت کے نقشہ کا مطالبہ کیا جسے مقامی احمدی دوست مکرم انور شہزاد صاحب آرکیٹیکٹ نے تیار کر دیا۔ چنانچہ شہر میں محکمہ تعمیرات اور میئر صاحب کے ساتھ متعدد میٹنگز کے بعد شہر کی انتظامیہ نے مسجد کی تعمیر کی اجازت پر رضا مندی ظاہر کر دی اور مسجد کے لئے پلاٹ خریدنے کی اجازت دے دی۔ اس کام میں مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب، مکرم رانا طاہر احمد صاحب، مکرم نجیب احمد صاحب، مکرم یاسر احمد صاحب اور مکرم ملک اختر محمود صاحب کی بہت زیادہ توجہ اور محنت شامل رہی۔ چنانچہ 2014ء میں جماعت Florstadt کے احباب و خواتین نے قطعہ زمین کے

لئے رقم جمع کر کے ادائیگی کرنے کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور 811 مربع میٹر کا جو قطعہ زمین ایک لاکھ ساٹھ ہزار یورو میں فروخت کے لئے مارکیٹ میں لگا ہوا تھا مسجد کے لئے ایک لاکھ بیس ہزار یورو میں مل گیا، الحمدللہ شہر کی انتظامیہ نے نہ صرف تعاون کیا بلکہ تعمیر کے دوران متعدد بار مفید مشورے دیئے۔ مقامی آبادی کی طرف سے کسی خاص مخالفت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ چند لوگوں کے ذہنوں میں اٹھنے والے سوالات کے جوابات میئر صاحب خود دیتے رہے۔

مسجد مبارک کا سنگ بنیاد

مسجد مبارک کا سنگِ بنیاد 18 اکتوبر 2015ء بروز اتوار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رکھا۔ حضور انور صبح گیارہ بجے بیت السبوح سے روانہ ہوئے۔ Florstadt پہنچنے پر لوکل عہدیداران کے علاوہ شہر کے میئر Herbert Unger نے حضور کا اِستقبال کیا۔ مقامی جماعت کے احباب و خواتین نے بھی اِستقبالیہ نعروں سے اور اطفال و ناصرات نے ترانے گا کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر جو تقریب منعقد ہوئی اس میں اظہارِ خیال کرتے ہوئے مکرم نیشنل امیر صاحب نے کہا کہ Florstadt کے سارے شہریوں نے ہماری بہت مدد کی ہے اور جماعت کا ہمیشہ کھلے ہاتھوں سے اِستقبال کیا ہے۔ مہمان مقررین میں ممبر نیشنل پارلیمنٹ Bettina Müller اور شہر کے میئر Herbert Unger بھی شامل تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تقریب سے خطاب کے بعد مسجد مبارک کا سنگِ بنیاد رکھا۔ پھر درج ذیل احباب و خواتین کو بھی بنیاد میں اینٹ رکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

1۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، امیر جماعت جرمنی
2۔ Herbert Unger میئر
3۔ Bettina Müller ممبر نیشنل پارلیمنٹ
4۔ مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر یوکے
5۔ مکرم حیدر علی ظفر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی
6۔ مکرم مبارک احمد ظفر صاحب، ایڈیشنل وکیل المال یوکے
7۔ مکرم منیر احمد جاوید صاحب، پرائیویٹ سیکرٹری

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک فلورشٹڈ کا سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے

8۔ مکرم مقصود احمد علوی صاحب
9۔ مکرم چودھری افتخار احمد صاحب، صدر مجلس انصار اللہ جرمنی
10۔ مکرم حسنات احمد صاحب، صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی
11۔ محترمہ امۃ الحی صاحبہ، صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی
12۔ مکرم راجہ محمد یوسف صاحب، ایڈیشنل سیکرٹری امور خارجیہ
13۔ مکرم مظفر احمد ظفر صاحب، ریجنل امیر
14۔ مکرم رانا طاہر احمد صاحب، صدر جماعت
15۔ مکرم کاشف عزیز صاحب، سیکرٹری مال مقامی
16۔ مکرم ادریس احمد صاحب، زعیم انصار اللہ
17۔ مکرم ارسلان صادق صاحب، قائد مجلس خدام الاحمدیہ
18۔ محترمہ بشریٰ انعام صاحبہ، صدر لجنہ مقامی
19۔ عزیزہ مدیحہ عزیز احمد، واقفہ نو
20۔ عزیزم محمد انور، واقف نو

اس دوران وہاں حاضر احباب و خواتین مسلسل زیرِ لب دُعائیں پڑھتے رہے۔ مہمانوں میں شہر Nidda کے میئر Hans Peter Seum، سٹی کونسل کے ممبران، سیاسی پارٹیوں کے مقامی عہدیداران، پولیس افسران، اساتذہ، طلبہ اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ایک سو سے زائد مرد و خواتین شامل تھے۔ تقریب کے لئے جو خیمہ لگایا گیا اس کے لئے کمپنی نے چھتیس ہزار یورو کا تخمینہ دیا۔ جو مقامی جماعت کی استطاعت سے زیادہ تھا۔ چنانچہ احباب نے خود مل کر وقارِ عمل کر کے تقریب کے لئے خیمہ چھ ہزار یورو میں تیار کر لیا۔

مسجد کی تعمیر کے مراحل

جس طرح Florstadt کے احباب و خواتین نے پلاٹ کی رقم خود ادا کی تھی اسی طرح جماعت کی خواہش تھی کہ وہ تعمیر کا خرچ بھی خود برداشت کریں۔ اس وقت جماعت کے کل ممبران کی تعداد 142 تھی۔ اس کے لئے صدر جماعت مسلسل حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے رہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ہر خط کے جواب میں حوصلہ افزائی فرمائی اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ لوکل جماعت کو مسجد بنانے کی توفیق دے۔ احباب کی طرف سے مالی قربانی کرنے اور رقم جمع ہونے کے بعد تعمیر کا آغاز کیا گیا۔ تعمیراتی اخراجات کو کم سے کم رکھنے کے لئے آرکیٹیکٹ مکرم انور شہزاد صاحب، مکرم مظفر بھٹی صاحب، مکرم رانا طاہر احمد صاحب نے مرکز اور شہر کے تعمیراتی دفتر سے نقشہ میں تبدیلی کے لیے متعدد میٹنگز کیں۔ بنی بنائی دیواریں کھڑی کرنے کی بجائے دیواریں اینٹوں سے تعمیر کی گئی ہیں۔ رقم جمع ہونے پر فروری 2022ء میں مسجد کی تعمیر شروع کر دی گئی۔ مسلسل کام کی وجہ سے بفضلِ اللہ تعالیٰ ایک سال میں مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی اور

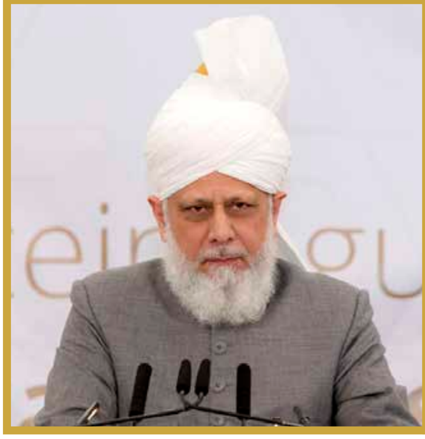

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک فلورشٹڈ کی تقریب سنگِ بنیاد سے خطاب فرما رہے ہیں

اسی سال 2023ء کے رمضان میں 7 اپریل کو مکرم نیشنل امیر صاحب معائنہ کے لئے تشریف لائے اور نمازجمعہ پڑھائی۔

مسجد کی تعمیر اگرچہ مختلف کمپنیوں کے ذریعہ ہوئی لیکن مسجد میں بجلی اور شمسی توانائی کے نظام کی تنصیب کا سارا کام وقارِعمل کے تحت کیا گیا۔ اس مسجد کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ یہ 100 فیصد شمسی توانائی سے چلنے کی استطاعت رکھتی ہے۔

وقارِعمل میں مقامی جماعت کے علاوہ گردونواح کی جماعتوں سے بھی بہت سے احباب نے حصّہ لیا تاہم مندرجہ ذیل دوستوں نے مختلف اوقات میں غیرمعمولی خدمت کی توفیق پائی۔

مکرم انس انعام صاحب، مکرم انعام الحق صاحب، مکرم نصیر احمد صاحب، مکرم سفیر احمد صاحب، مکرم شہزاد احمد منظور صاحب، مکرم سعود احمد خان صاحب، مکرم اظہر محمود صاحب، مکرم ذیشان ثاقب صاحب، مکرم حاشر احمد صاحب، مکرم ایشان احمد صاحب، مکرم لطف الرحمٰن صاحب، مکرم حافظ طاہر احمد صاحب، مکرم ارسلان صادق صاحب، مکرم نجیب احمد صاحب، مکرم اسد سلطان صاحب، مکرم یاسر احمد صاحب، مکرم وجیہ الرحمٰن صاحب، مکرم سحیل الرحمٰن صاحب، مکرم کاشف عزیز صاحب، مکرم عطاء الہادی صاحب، مکرم وقار احمد صاحب، مکرم عفان صادق صاحب، مکرم طاہر احمد صاحب، مکرم مظفر احمد صاحب، مکرم مرزا ادریس احمد صاحب۔

صدر صاحب کے مطابق جماعت کے ایک سینیئر رکن مکرم شفیق سلطان ناصر صاحب نے مسجد کی تعمیر میں ہمہ وقت مدد فراہم کی۔ لیکن افسوس کہ وہ افتتاح سے قبل کورونا وبا کے دوران وفات پا گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت نیک اور جہاں دیدہ بزرگ تھے۔

وقارِعمل کرنے والے احباب کے لیے کھانا تیار کرنے کا انتظام لجنہ اماء اللہ کی طرف سے گھروں میں کیا جاتا رہا۔ بعض اوقات 30 سے 40 افراد تک کا کھانا تیار کیا گیا۔ اس دوران صدر صاحبہ لجنہ اور ان کی ٹیم کا خصوصی تعاون حاصل رہا۔ اللہ تعالیٰ تمام خدمت کرنے والوں کو بہترین اجر عطا فرمائے، آمین۔

مسجد مبارک کا افتتاح

مسجد مبارک کا افتتاح مؤرخہ 28 اگست 2023ء بروز سوموار حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے عمل میں آیا۔

استقبالیہ تقریب

مسجد مبارک کے افتتاح کی خوشی میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام شہر کے ایک خوبصورت ہال میں کیا گیا تھا۔ جس سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و دیگر مہمانان نے خطاب کیا۔ تقاریر کے بعد سب مہمانوں کی خدمت میں نہایت سلیقہ کے ساتھ کھانا پیش کیا گیا۔ اس تقریب کی تفصیلی رپورٹ اسی رسالہ میں علیحدہ شائع کی جارہی ہے۔

مسجد مبارک کا حدود اربعہ

مسجد کے قطعہ زمین کا رقبہ 811 مربع میٹر ہے جس میں 506 مربع میٹر پر تعمیر ہوئی ہے۔ مسجد میں اوپر نیچے 64/64 مربع میٹر کے دو ہال ہیں۔ ایک ہال کے ساتھ 35 مربع میٹر اور دوسرے کے ساتھ 45 مربع میٹر کے کثیر المقاصد اضافی ہال ہیں جنہیں حسبِ ضرورت مختلف پروگراموں کے ساتھ ساتھ بطور مسجد استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ دونوں ہالوں کے ساتھ تین تین بیت الخلاء اور ایک ایک غسل خانہ موجود ہے۔ لائبریری روم، دفتر، ایک بڑا باورچی خانہ، سات گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ، دو کمروں پر مشتمل مربّی ہاؤس موجود ہے۔ مسجد سے ملحق شہر کی طرف سے چالیس گاڑیوں کی عام پارکنگ پہلے سے موجود ہے۔ فلورشٹڈ کے ملحقہ گاؤں Nieder Florstadt, Ober Florstadt میں رہنے والے احمدی بآسانی پیدل مسجد مبارک آ سکتے ہیں۔

مالی قربانی

مقامی عہدیداران کے بیان کے مطابق مسجد مبارک کی تعمیر میں درج ذیل احباب وخواتین نے نمایاں مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق پائی۔

زیور عطیہ کرنے والی لجنات

مکرمہ لئیقہ نجیب صاحبہ اہلیہ مکرم رانا نجیب احمد صاحب

مکرمہ قیصرہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم رانا طاہر احمد صاحب

مکرمہ رفیعہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم فاروق منہاس صاحب

مکرمہ الماس اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک اختر محمود صاحب

مکرمہ طاہرہ مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم مبشر احمد صاحب

مکرمہ فضہ رفیعہ صاحبہ

کرسیوں پر دائیں سے بائیں: مکرم کاشف عزیز صاحب، مکرم مقصود احمد علوی صاحب، مکرم حیدر علی ظفر صاحب، جناب Herbert Unger میئر فلورشٹڈ، حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم طاہر احمد صاحب صدر جماعت، مکرم مظفر احمد ظفر صاحب ریجنل امیر

کھڑے ہوئے: مکرم یاسر احمد صاحب، مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب ناظم تقریب سنگِ بنیاد، مکرم وزیر احمد صاحب زعیم مجلس، مکرم ارسلان صادق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم نجیب احمد صاحب مقامی سیکرٹری امور خارجیہ

مسجد کی تعمیر میں نمایاں چندہ دینے والے احباب

مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب	تیس ہزار یورو
مکرم انعام الحق صاحب مع فیملی	پچیس ہزار یورو
مکرم شہزاد احمد منظور صاحب	بیس ہزار یورو
مکرم انس احمد خان صاحب	دس ہزار یورو
مکرم یاسر احمد صاحب	دس ہزار یورو
مکرم رانا طاہر احمد صاحب	دس ہزار یورو
مکرم رانا نجیب احمد صاحب	دس ہزار یورو
مکرم فرید سمیع صاحب	دس ہزار یورو
مکرم سعد سلطان صاحب	دس ہزار یورو
مکرم اسد سلطان صاحب	دس ہزار یورو
مکرم مرزا ادریس احمد صاحب	دس ہزار یورو
مکرم نصیر احمد صاحب	آٹھ ہزار یورو
مکرم کاشف عزیز صاحب	آٹھ ہزار یورو
محترمہ نسیم اختر والدہ مظفر احمد صاحب	پانچ ہزار یورو
مکرم توصیف نور صاحب	پانچ ہزار یورو
مکرم لبید حمید صاحب	پانچ ہزار یورو
مکرم اظہر محمود صاحب	تین ہزار یورو
مکرم وسیم شہزاد صاحب	تین ہزار یورو

مکرم عدنان احمد صاحب	تین ہزار یورو
مکرم لطف الرحمٰن صاحب	تین ہزار یورو
مکرم طیّب باجوہ صاحب	تین ہزار یورو
مکرم عامر منیر صاحب	تین ہزار یورو
مکرم حافظ مظفر احمد صاحب	تین ہزار یورو
مکرم عدنان بھٹی صاحب	پانچ ہزار یورو
مکرم شفیق سلطان ناصر صاحب	تین ہزار یورو
مکرم فاروق منہاس صاحب	دو ہزار یورو
مکرم محمد عظیم بھٹی صاحب	دو ہزار یورو
مکرم لطف الرحمٰن صاحب	دو ہزار یورو
مکرم اظہر محمود صاحب	دو ہزار یورو
مکرم ناصر احمد صاحب	دو ہزار یورو
مکرم خالق طاہر صاحب	دو ہزار یورو
مکرم ملک اختر محمود صاحب	ایک ہزار یورو
مکرم شفیق بھٹی صاحب	ایک ہزار یورو
مکرم وقار احمد صاحب	ایک ہزار یورو
مکرم ارسلان صادق صاحب	ایک ہزار یورو
مکرم عفان صادق صاحب	ایک ہزار یورو
مکرم حنیف احمد صاحب	پانچ سو یورو
مکرم راشد بھٹی صاحب	پانچ سو یورو
مکرم عادل شفیق صاحب	پانچ سو یورو

مکرم مسرور ثاقب صاحب	پانچ سو یورو
مکرم آصف خان صاحب	پانچ سو یورو
مکرم وسیم احمد شہزاد صاحب	اڑھائی سو یورو
مکرم حسن آفتاب باجوہ صاحب	دو سو یورو
مکرم عطاء الہادی صاحب	دو سو یورو
مکرم وسیم سروعہ صاحب	دو سو یورو
مکرم توفیق احمد صاحب	پچاس یورو

بیرون از جماعت فلورشٹڈ قربانی کرنے والے

مکرم رانا ضیاء الدین صاحب	نو ہزار یورو
مکرم ثاقب محمود صاحب	پانچ ہزار یورو
مکرم نسیم شاہد صاحب	پانچ ہزار یورو
مکرم مبشر احمد منہاس صاحب	چار ہزار یورو
مکرم آصف محمود صاحب	چار ہزار یورو
مکرم ندیم مشتاق صاحب	چار ہزار یورو
مکرم تنویر انور صاحب	تین ہزار یورو
مکرم رانا عمران احمد صاحب لندن	ایک ہزار پاؤنڈ
مکرم محمود احمد صاحب	پانچ سو یورو
مکرم ملک حمود احمد صاحب	پانچ سو یورو

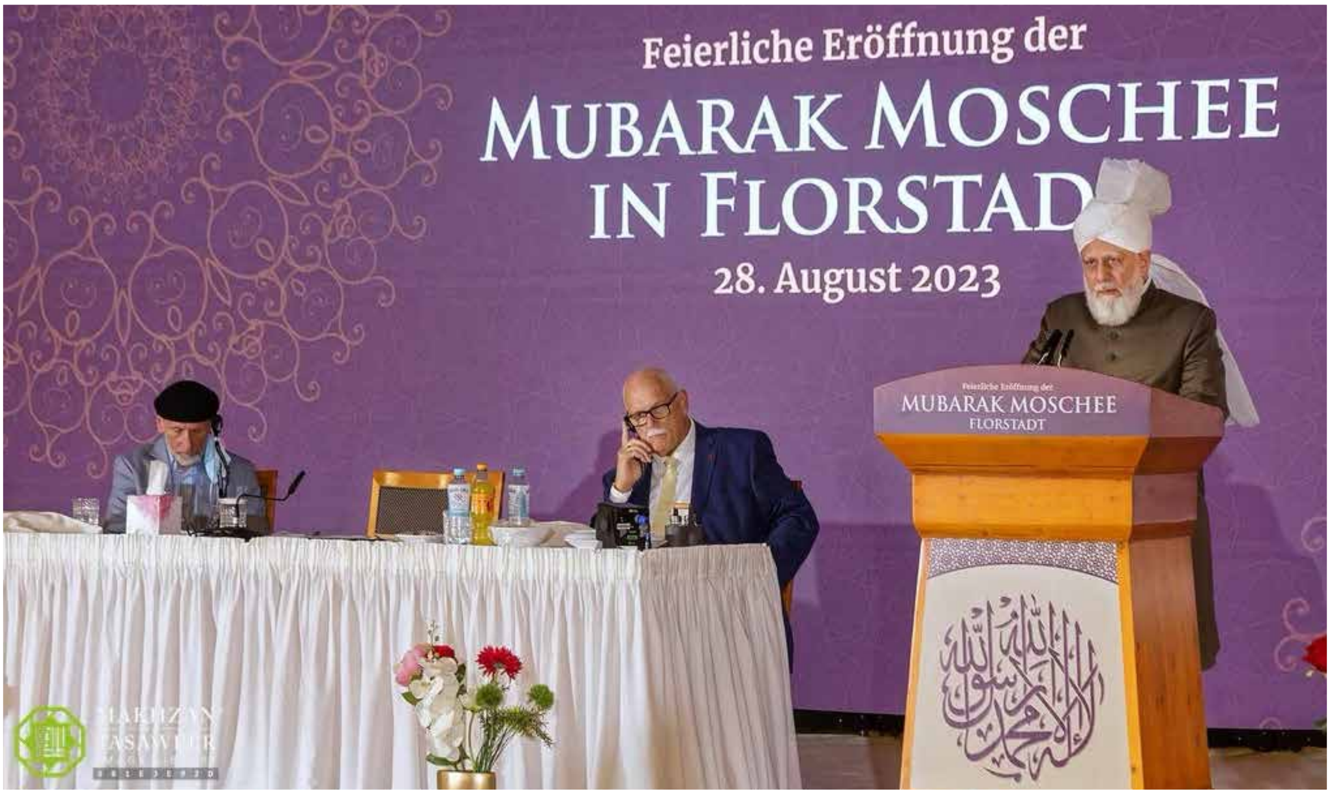

مسجد مبارک فلورشٹڈ کی

افتتاحی تقریب

فرانکفرٹ سے شمال کی جانب قریباً چالیس کلومیٹر کے فاصلہ پر فریڈبرگ کے پڑوس میں آباد ایک قصبے Florstadt میں نوتعمیر شدہ مسجد مبارک کے اِفتتاح کے لئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پانچ بجکر پچیس منٹ پر Florstadt پہنچے اور مسجد مبارک کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمانے کے ساتھ ہی مسجد کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ پھر مسجد کی بالائی منزل پر تشریف لے جاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ مسجد مبارک کا باقاعدہ افتتاح عمل میں آیا۔ نماز کے بعد چند منٹ تک احباب سے گفتگو فرمائی، اس دوران حضور انور نے صدر جماعت مکرم انس احمد صاحب سے گنبد اور مینار کی بابت دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کی کہ گنبد کی اجازت نہیں ملی جبکہ مینار کی مشروط اجازت ملی تھی کہ وہ چھت سے زیادہ اونچا نہ ہو۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ گرجاگھر (Church) کا مینار تو کافی اونچا ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں حضور انور نے دیگر احباب جماعت سے بھی چند منٹ تک گفتگو فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے اردگرد کے علاقہ میں دس منٹ کی Walk پر رہنے والے احباب کے بارے میں دریافت فرمایا۔ نیز دریافت فرمایا یہ چھوٹا شہر ہے یہاں کے لوگ کام کرنے کے لیے کہاں جاتے ہیں جس پر صدر جماعت نے عرض کی کہ زیادہ تعداد فرانکفرٹ جاتی ہے۔

حضور انور نے ازراہ شفقت گذشتہ سالوں میں یہاں نئے لوگ آنے والے احباب کے بارے میں دریافت فرمایا۔ اس پر ایک دوست مکرم زاہد رشید صاحب نے عرض کیا وہ 2016ء میں ننکانہ صاحب سے آئے تھے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی ملاقات تو ہوگئی تھی۔ اس پر موصوف نے عرض کیا کہ میری فیملی بعد میں آئی ہے ان کی ابھی ملاقات نہیں ہوئی۔ اسی طرح ایک اَور دوست مکرم منیر احمد صاحب نے عرض کیا کہ ان کا تعلق احمد نگر ربوہ سے ہے اور وہ بھی چند سال پہلے آئے ہیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لیے مسجد کی بالائی منزل کے کھلے حصّے (Terrace) پر تشریف لے گئے۔ اس دوران امیر صاحب جرمنی نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ جرمنی میں تعمیر ہونے والی مساجد میں سے یہ واحد ایسی مسجد ہے جہاں بجلی کا انتظام سولر سسٹم کے ذریعہ کیا گیا ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کی نچلی منزل پر تشریف لے آئے جہاں خواتین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کی منتظر تھیں۔ اس موقع پر بچیوں کے گروپ نے ترانے اور دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ خواتین شرفِ زیارت

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک فلورشٹڈ کی بیرونی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرما رہے ہیں

سے فیضیاب ہوئیں۔حضورانور نے ازراہِ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

جب حضورانور ہال سے باہر تشریف لائے تو فلورشٹڈ شہر کے میئر Mr. Herbert Unger نے حضورانور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت موصوف سے گفتگو فرماتے ہوئے مسجد کے عقبی احاطہ میں تشریف لے گئے اور بادام کا پودا لگایا جبکہ میئر موصوف نے خوبانی کا پودا لگایا۔اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت مسجد سے ملحق مربی ہاؤس میں تشریف لے گئے۔آخر پر ممبران مجلس عاملہ جماعت فلورشٹڈ اور مسجد کی تعمیر کے دوران وقارِعمل کرنے والے احباب نے گروپ کی صورت میں حضورانور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔اس کے بعد شہر میں واقع اُس ہال کی طرف تشریف لے گئے جہاں مسجد کے افتتاح کی نسبت سے ایک تعارفی تقریب منعقد ہوئی۔

پُروقار تعارفی تقریب

مسجد مبارک کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام مسجد سے چند کلومیٹر پر واقع ایک ہال "Aralia Ballroom" میں کیا گیا تھا۔ یہ ہال مختلف فنکشنز، نمائشوں اور تقریبات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوا چھ بجے کے قریب ورود فرما ہوئے۔حضورانور کی آمد سے قبل اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمان اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ اس تقریب میں 119 مہمان شامل تھے جن میں ممبر صوبائی پارلیمنٹ، دو شہروں کے میئرز، مقامی اور صوبائی سیاستدان، پولیس کے افراد، وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے ساتھ ہی تقریب کے ناظم (Moderator) مکرم آصف ملک صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہتے ہوئے تلاوت قرآن کریم کے لیے مکرم حافظ طاہر احمد صاحب کو دعوت دی جس کا جرمن زبان میں ترجمہ فرید سمیع صاحب نے پیش کیا۔اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

محترم امیر صاحب نے اس شہر کے تعارف میں بتایا کہ ضلع Wetterau کے وسط میں Florstadt کا خوبصورت شہر واقع ہے۔اس شہر کی آبادی دس ہزار نفوس پر مشتمل ہے اور اس شہر کی تاریخ دو ہزار سال سے زیادہ پرانی ہے۔اس شہر میں جماعت کی تعداد 160 افراد جماعت پر مشتمل ہے۔ آپ نے مسجد کا تعارف کراتے ہوئے اس کی تفصیل بتائی اور آخر پر اس شہر کی حکومتی انتظامیہ کے ان تمام افراد کا شکریہ ادا کیا جن کا تعاون مسجد کی تعمیر کے دوران جماعت کو حاصل رہا۔

اس کے بعد Florstadt کے میئر Mr. Herbert Unger نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں السلام علیکم کے الفاظ کہے اور خوش آمدید کہا، اس کے بعد تمام حاضرین کو اور جماعت کے ممبران کو بھی سلام کہا۔موصوف نے اپنی تقریر میں کہا کہ بے شک مسجد کو بنانے میں بہت زیادہ وقت لگا ہے لیکن اب وہ بہت اعلیٰ طور پر مکمل ہوگئی ہے۔ جس شخص نے میری طرح مسجد کے قیام کے سارے مراحل ساتھ گزارے ہیں یعنی مسجد کا منصوبہ، اس کے اخراجات، شہر کی انتظامیہ سے عمارت بنانے کی منظوری لینا اور تعمیراتی کام سے لے کر آج افتتاح کے دن تک تو وہ یقیناً جان سکتا ہے کہ اس لمبے سفر میں احمدیہ جماعت کے ممبران کو کتنی مشکلات کا سامنا تھا اور یہاں کی جماعت کے ممبران کو کتنے فاصلے طے کرنے پڑے۔ان تمام مشکلات کا سامنا مسجد کے سنگِ بنیاد رکھنے کے بعد بھی کرنا پڑا، جو احمدیہ مسلم جماعت کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود تشریف لاکر اکتوبر 2015ء میں رکھا تھا۔

اس کے بعد میئر صاحب نے کہا کہ جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ ہم شہر کی انتظامیہ کی طرف سے اس بارہ میں بالکل بھی رضامند نہیں تھے کہ پلاٹ کے مالک نے یہ جگہ جماعت کو مسجد کے قیام کے لیے فروخت کردی۔

پلاٹ کے مالک نے نہ تو شہر کو یہ پلاٹ بیچا اور نہ ہی کسی اور تجارتی سرمایہ کار کو جنہیں اس پلاٹ میں دلچسپی تھی، بلکہ جماعت احمدیہ کو مسجد کے لیے یہ پلاٹ فروخت کردیا باوجود اس کے کہ یہ ایک تجارتی علاقہ ہے۔ہمارے نزدیک تو مسجد کی عمارت Council-Hall کے قریب ہونی چاہیے تھی۔ جب ہمیں اس پلاٹ کے بِک جانے کا علم ہوا تو وقت نہیں رہا تھا کہ ہم اسے قانونی طور پر بھی روک سکیں، لیکن آج ہم اس بارہ میں بہت خوشی محسوس کر رہے ہیں کہ ایک لمبے اور محنت طلب عرصہ کے بعد یہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک فلورشٹڈ کی افتتاحی تقریب سے خطاب فرما رہے ہیں

مسجد اس جگہ بن گئی ہے۔ جماعت اور شہری اِنتظامیہ کے درمیان بہت اچھا تعاون رہا، جس کے نتیجہ میں ایک بہت ہی خوبصورت مسجد بن گئی جو ہمارے شہر کے عین وسط میں موجود ہے اور اِس طرح سے مذاہب کو سوسائٹی میں جگہ دینی چاہیے۔

جناب میئر نے خواہش اور تمنا کی کہ یہ مسجد مبارک نہ صرف احمدیہ مسلم جماعت کے ممبران کے لیے برکت کا باعث ہو بلکہ Florstadt کے تمام شہریوں، ہمسائیوں اور مہمانوں کے لیے بھی یہ مسجد برکت کا باعث ہو اور یہ مسجد سب کے لیے ہم آہنگی پیدا کرنے والی اور ہر ایک کو اکٹھا کرنے والی ہو۔

آخر پر میئر صاحب نے نہایت جذباتی انداز میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، تمام ممبرانِ جماعت اور ہر اس فرد کے لیے جو اس مسجد میں داخل ہو اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور کہا کہ ہم سب کا جو ایک ہی خدا ہے وہ اس مسجد کو مبارک کرے، (آمین)۔

بعدازاں نواحی قصبہ Niddatal کے میئر Michael Hahn صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سلام پیش کرتے ہوئے خوش آمدید کہا اور بتایا کہ Niddatal میں بھی احمدیہ مسلم جماعت کے ممبران مقیم ہیں اور یہ اس Florstadt جماعت کا حصہ ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ میں آپ کو آج اپنے شہر کے میونسپل اداروں کی طرف سے بھی مبارکباد پیش کرسکتا ہوں۔

موصوف نے کہا کہ ''مسجد مبارک'' کے معنی برکت والے ہوتے ہیں اور ایسے گھر کے لیے یہی خواہش ہوتی ہے کہ یہ برکت والا ہو جس بات کی مجھے نہایت خوشی ہے وہ نیشنل امیر صاحب کے بیان کی ہے جو انہوں نے ایک معلوماتی نشست میں دیا تھا کہ آپ لوگ ہر ایک کو اس مسجد میں داخل ہونے دیتے ہیں سوائے شیطان کے۔ یہ ایک مذہبی جماعت ہونے کے باعث ایک بہت خوبصورت طرزِ عمل ہے کہ ہر ایک سے آپ لوگ رابطہ میں رہنا چاہتے ہیں خواہ ان کا دوسرے مذاہب سے ہی تعلق ہو۔

اس کے بعد Tobias Utter صوبائی ممبر پارلیمنٹ حاضرین سے مخاطب ہوئے۔ موصوف نے بھی سب سے پہلے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مؤدّبانہ سلام پیش کیا اور خوش آمدید کہا۔ پھر تمام حاضرین اور جماعت کے ممبران کو بھی خوش آمدید کہہ کر اپنی گفتگو کا آغاز اس بات سے کیا کہ آج کل جب کہ دنیا کے حالات نہایت ہی خوفناک ہیں، اس اندھیرے کے زمانہ میں ہمیں ایک خوشی کا دن میسر آیا ہے کیونکہ آج جماعت احمدیہ Florstadt اپنی مسجد مبارک کا افتتاح کر رہی ہے۔ مسجد کا یہ افتتاح اس بات کا ثبوت ہے کہ جرمنی میں حقیقت میں مذہبی آزادی میسر ہے۔ مسجد ایک ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں عبادت کی جا سکے لیکن ساتھ ہی اس جگہ پر لوگ آپس میں ملتے بھی ہیں اور یہ ایک امن کی جگہ بھی ہے۔ مجھے اس بات پر ہمیشہ خوشی ہوتی ہے کہ جماعت احمدیہ کو صرف اپنے جماعت کے ممبران کی فکر نہیں ہوتی بلکہ مجموعی طور پر انسانیت کی خدمت پر بھی توجہ دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں صوبہ Hesse میں مختلف اوقات میں احمدیہ مسلم جماعت سے رابطہ میں رہتا ہوں اور دیکھنے کو ملتا ہے کہ جماعت ہماری سوسائٹی کا فعّال حصّہ ہے۔ Hesse کی صوبائی حکومت بھی اپنے آپ کو ایسے مذہبی لوگوں کا ساتھی سمجھتی ہے جو اپنے دین کے ساتھ ساتھ خدمت انسانیت میں حصہ ڈالیں۔ کئی سالوں سے جماعت احمدیہ جرمنی Hesse کے صوبہ میں سکولوں میں دینی تعلیم کے نظام میں شامل ہے اور اس میں بہت کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔

بعدازاں موصوف نے کہا کہ آج اگرچہ خوشی کا دن ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ پاکستان میں احمدیہ جماعت کو دی جانے والی تکالیف پر ہمیں تشویش ہے۔ اس سال میں تو ظلم اور تشدّد بہت بڑھ گیا ہے۔ اگر سچ کہا جائے تو پاکستان کے حالات آج کل اچھے نہیں۔ نہ ہی احمدیوں کے لیے اور نہ ہی عیسائیوں کے لیے۔ کچھ دن قبل ہی افواہوں کی وجہ سے تشدّد پسند لوگوں نے عیسائیوں اور ان کے عبادت خانوں پر حملہ کیا اور چرچ کو جلا دیا گیا۔ مذہبی جذبات کو غلط طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسے ظالم لوگ ناجائز طور پر مذہب کا استعمال کرتے ہیں تاکہ اپنے

مذموم مقاصد حاصل کرسکیں، اسی لیے بہت سے لوگوں کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ چنانچہ ایسے اندھیرے وقت میں خدا کے نور کی ضرورت خاص طور پر بڑھ جاتی ہے اور پیار اور امن کی ضروریات بڑھ جاتی ہیں۔ احمدیہ مسلم جماعت میں خاص طور پر یہ اعلیٰ اقدار پائی جاتی ہیں۔ ہمیں مل کر مشکل حالات کا سامنا کرنا ہوگا اور اپنی جمہوریت کا دفاع کرنا ہوگا۔ آئندہ بھی ہم لوگوں کو جرمنی کے آئین کے مطابق امن اور رواداری میں مل کر رہنا ہوگا۔ ہماری جمہوریت اور ہمارا آئین ہر ایک فرد کو بہت سی آزادیاں دیتا ہے لیکن ساتھ یہ ذمہ داری بھی عائد کرتا ہے کہ اس آزادی کو صحیح طرح استعمال کیا جائے۔ ہر مقدس کتاب کے بارہ میں بے شک بحث کریں، اس کے بارہ میں بات کریں، لیکن اسے جلانا اور دوسروں کے جذبات کو مجروح کرنا یہ مناسب نہیں۔

آخر پر موصوف نے کہا کہ یہ ہمارے لیے ایک بہت بڑا اعزاز ہے حضور انور ایک بار پھر ہمارے پاس تشریف لائے ہیں اور اپنی اپنے دستِ مبارک سے مسجد کا افتتاح فرمایا۔ خدا کرے کہ اس کا گھر ہمیشہ ایک رواداری والا گھر رہے جہاں لوگوں کی مدد کی جائے اور انہیں ایک دوسرے کی مدد کرنے کی ترغیب دلائی جائے اور خدا تعالیٰ کا پیار ہم میں ظاہر ہو۔ شکریہ۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

تشہّد و تعوّذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کی دعا کے ساتھ سب مہمانوں کو مخاطب فرمایا۔ پھر فرمایا کہ ہم اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اُس نے ہمیں اس علاقہ میں ایک مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ مسجد ہمارے دین کے مطابق خدا تعالیٰ کا گھر ہے۔ مسجد وہ جگہ ہے جہاں لوگ جمع ہو کر ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کی دی ہوئی تعلیم کے مطابق ایک دوسرے سے محبّت پیار اور حسن سلوک کی تعلیم دیتے ہیں۔

مساجد کی حفاظت اور اس کا حق ادا کرنا ہر حقیقی مسلمان کا فرض ہے۔ یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ مسجد کا حق ادا کرنے والا کبھی کوئی ایسی حرکت کرے جس سے خدا تعالیٰ کی عبادت کا بھی حق ادا نہ ہو رہا ہو اور لوگوں کے حق بھی ادا نہ ہو رہے ہوں۔ قرآن کریم نے جہاں مسلمانوں کو کافروں پر سختی کرنے کی تعلیم دی ہے وہاں یہ نہیں کہا کہ مسلمان اپنے دین کی حفاظت کریں، بلکہ کہا جو لوگ مذہب کے خلاف ہیں، فتنہ وفساد پیدا کرنا چاہتے ہیں اور خدا کے انبیاء کی تعلیم کو ختم کرنا چاہتے ہیں، ان کے خلاف مسلمانوں کو اکٹھا ہونا چاہیے۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں فرمایا کہ اگر ان کافروں کو سختی سے جواب نہ دیا تو پھر یہ نہیں کہ صرف مسلمان ختم ہوں گے بلکہ نہ کوئی چرچ باقی رہے گا، نہ کوئی یہودی عبادت گاہ باقی رہے گی اور نہ کوئی ٹیمپل باقی رہے گا گویا کہ یہ لوگ ان تمام مذاہب کے خلاف ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مختلف انبیاء لے کر آئے۔

پس اسلام کی تو یہ بنیادی تعلیم ہے کہ ہر مذہب کی حفاظت کرنی ہے اور دوسرے مذہب کی عزت کرنی ہے۔ اس لیے ہم موسیٰؑ کی بھی عزت کرتے ہیں، عیسیٰؑ کی بھی عزت کرتے ہیں، ہندوؤں کے انبیاء کی بھی عزت کرتے ہیں، بدھا کی عزت کرتے ہیں اور ہر مذہب جو دنیا میں آیا اس کی عزت کرتے ہیں، بلکہ ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ جو لوگ بتوں کو پوجنے والے ہیں، جو شرک کرتے ہیں، ان کے بتوں کو بھی تم برا نہ کہو، کیونکہ وہ پھر اس کے جواب میں خدا کو بُرا کہیں گے۔ اور پھر جب وہ خدا کو بُرا کہیں گے تو اس سے پھر دنیا میں بدامنی پیدا ہوگی اور لڑائی جھگڑے کی فضا پیدا ہوگی۔ پس یہ اسلام کی تعلیم ہے جس کی بنا پر ہماری مسجدیں بنائی جاتی ہیں اور جس کے لیے ہم ایک جگہ جمع ہوتے ہیں۔

باقی رہی یہ بات کہ اس مسجد کی تعمیر کی وجہ سے بعض پڑوسیوں کو تحفظات تھے۔ یہ اس لیے تھا کہ انہوں نے ایسے مسلمانوں کو دیکھا تھا جو اسلام کے نام پر غلط عمل کر رہے تھے۔ غلط تعلیم دے رہے تھے۔ اِسلام کی تعلیم جو قرآن کریم کی تعلیم ہے یا جس کا اظہار ہمارے پاک نبی ﷺ نے کیا، وہ تعلیم تو بڑی امن کی تعلیم ہے، پیار کی تعلیم ہے اور محبّت کی تعلیم ہے۔ قرآن کریم نے تو کہا ہے کہ پڑوسیوں کا حق ادا کرو اور اس حد تک حق ادا کرو کہ صرف یہ نہیں کہ جو تمہارا Next Door ہمسایہ ہے، وہی تمہارا ہمسایہ ہے بلکہ چالیس گھروں تک تمہارے ہمسائے ہیں۔ اور جو تمہارے ساتھ سفر کرنے والے ہیں وہ بھی تمہارے ہمسائے ہیں، دفتروں میں کام کرنے والے، فیکٹریوں میں کام کرنے والے سب تمہارے ہمسائے ہیں۔ ان کی عزت کرو اور احترام کرو۔ آنحضرت ﷺ نے ہمسایوں کے حق کا اس حد تک ذکر کیا کہ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہمیں خیال ہوا کہ شاید ہماری وراثت میں بھی ہمسایوں کا حصہ بن جائے۔ اس لیے سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ کبھی احمدی مسلمان سے جو حقیقی اور سچا مسلمان ہے کسی ہمسائے کو کبھی کسی قسم کی تکلیف پہنچے۔ بس اس لحاظ سے مَیں دوبارہ اس بات کا اظہار کروں گا، پہلے بھی کئی بار کر چکا ہوں کہ ہمارے ہمسایوں کو اس بارے میں بے فکر رہنا چاہیے۔ مسجد بنی ہے تو ایک خدا کی عبادت کے لیے بنی ہے۔ مسجد بنی ہے تو علاقہ میں امن اور پیار اور محبّت اور بھائی چارے کی علامت کے طور پر بنی ہے۔ یہاں سے اب محبّت، پیار اور بھائی چارے کا نعرہ بلند ہوگا اور ہم ہر لحاظ سے اپنے ہمسایوں کا خیال رکھنے والے اور ان سے تعاون کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا:

میئر صاحب کا بھی مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں، انہوں نے بھی دوستی کا حق ادا کیا۔ مسجد میں جہاں مَیں ابھی افتتاح کرنے گیا تھا، یہ تشریف لائے ہوئے تھے، یہ ملے اور پچھلی دفعہ بھی جب مَیں آیا تھا تو بھی ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ ان کو سب باتیں بھی یاد تھیں اور انہوں نے بڑی محبّت اور پیار کا اظہار بھی کیا۔ اس لحاظ سے مَیں ان کا بہت شکر گزار ہوں کہ یہ جماعت احمدیہ کو بہت عزت اور احترام سے دیکھتے ہیں اور ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کر رہے ہیں۔

مسجد گو ایک ایسی جگہ بنی ہے جو ایک ٹاؤن سنٹر ہے، تجارتی جگہیں زیادہ ہیں، بازار ہیں، دنیا کی مادی

خرید وفروخت کے سامان یہاں زیادہ ہوتے ہیں۔لیکن ایسی جگہوں پر مذہب کی بھی نمائندگی ہونی چاہیے تا کہ حقیقی روحانی تعلیم کا بھی دنیا کو پتا لگے۔اس چیز کا بھی پتا لگے جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو دے رہا ہے۔تا کہ بندے جب مادی چیزوں کو دیکھیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں تو اپنے پیدا کرنے والے کا بھی شکر گزار بنیں اور اس لحاظ سے اس کو بھی ہمیشہ یاد رکھیں۔کیونکہ ہمیں اسلام میں یہی تعلیم ہے کہ اگر تم خدا کا شکر ادا کرو گے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کو مزید تمہارے لیے بڑھائے گا۔پس اس لحاظ سے بھی مَیں سمجھتا ہوں مسجدوں کا ان مادی کاروبار کی جگہوں میں بھی ہونا ضروری ہے۔یا کسی بھی مذہب کی نمائندگی کا اور ان کی عبادت گاہ کا یہاں ہونا ضروری ہے۔تا کہ وہ صرف دنیا میں نہ ڈوب جائیں بلکہ خدا کو بھی یاد رکھیں۔اپنے پیدا کرنے والے کو بھی یاد رکھیں اور اس کی عبادت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوں اور مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ اس مسجد کی تعمیر کے بعد احمدی اپنے اعلیٰ اخلاق کا مزید مظاہرہ کریں گے اور یہ مسجد امن، محبّت اور پیار کی علامت کے طور پر اس علاقہ میں جانی جائے گی۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نواحی قصبہ Niddatal کے میئر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا: انہوں نے بڑے نیک جذبات کا اظہار کیا۔ممبر آف پارلیمنٹ بھی آئے ہیں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔انہوں نے جن جذبات کا اظہار کیا کہ واقعی ہمیں دنیا میں اس وقت اَمن اور سلامتی کی ضرورت ہے۔دنیا تباہی کی طرف جا رہی ہے۔اور اس لیے تباہی کی طرف جا رہی ہے کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے کو بھول گئے ہیں۔مادیت میں ہم زیادہ ڈوب گئے ہیں۔اپنے نفس کے حق کو زیادہ سمجھنے لگ گئے ہیں۔دوسروں کے حق ادا کرنے کی طرف ہماری توجہ نہیں اور اس کا منطقی نتیجہ یہی نکلنا تھا جو نکل رہا ہے کہ ایک دوسرے کے خلاف ظلم ہو۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اگر تم بندوں کا حق ادا نہیں کرتے تو تمہاری عبادتیں بھی تمہارے منہ پر ماری جائیں گی، لوٹا دی جائیں گی۔اگر تم مسکین کا خیال نہیں رکھتے تو تمہاری نماز اور عبادتیں قبول نہیں ہوتیں، اگر تم یتیم کا خیال نہیں رکھتے تو تمہاری نماز اور عبادتیں قبول نہیں ہوتیں، اگر تم ضرورت مند کا خیال نہیں رکھتے، غریب کا خیال نہیں رکھتے تو تمہاری عبادتیں اور دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔مسجد تو ہمیں یہ تعلیم دیتی ہے کہ اگر ایک خدا کی عبادت کرنے آئے ہو تو پہلے بندوں کے حق بھی ادا کر کے آؤ۔یتیم کا بھی خیال رکھو، مسکین کا بھی خیال رکھو، ضرورت مند کا بھی خیال رکھو، تب میرے پاس آؤ، میری مسجد میں آؤ، عبادت کرنے آؤ تو پھر میں تمہاری دعائیں بھی قبول کروں گا۔پس مسجد تو ہمیں حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ممبر آف پارلیمنٹ نے ذکر کیا کہ ظلم ہو رہا ہے دنیا میں اور چرچ بھی گرائے جا رہے ہیں، مسجدوں کو بھی نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔جہاں ایک فرقہ دوسرے فرقہ سے اختلاف کرتا ہے یا ایک مذہب دوسرے مذہب سے اختلاف کرتا ہے، وہاں یہ باتیں ہو رہی ہیں اور بدقسمتی سے مسلمان ملکوں میں یہ ظلم زیادہ ہو رہے ہیں۔یا اب تو یہاں یورپ میں بھی نظر آ رہے ہیں، جیسا کہ انہوں نے جنگ کی مثال بھی دی۔ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ ان ظلموں کے خلاف آواز اٹھاؤ اور مظلوم کی بھی مدد کرو اور ظالم کی بھی مدد کرو۔تو صحابہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ مظلوم کی مدد تو ہم کر سکتے ہیں کہ اسے ظالم کے ہاتھ سے بچائیں لیکن ظالم کی مدد ہم کس طرح کر سکتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظالم کی مدد یہ ہے کہ اس کے ظلم کے ہاتھ کو روکو کیونکہ اگر وہ ظلم میں بڑھتا چلا جائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے نیچے آئے گا، اللہ تعالیٰ کے عذاب کے نیچے آئے گا اور یوں اپنی دنیا اور عاقبت خراب کرنے والا ہو گا۔پس جو مذہبی انسان ہے وہ صرف اس دنیا پر نظر نہیں رکھتا بلکہ اگلے جہان پر بھی نظر رکھتا ہے، اس کو صرف اپنی فکر نہیں ہوتی، اسے یہ فکر بھی ہے کہ دوسروں کو اگلے جہان کے عذاب سے بچائے، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچائے۔پس یہ وہ مقصد ہے جس کے لیے ہم عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور جب ہم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کریں گے تو ہمارے اندر بندوں کے حق ادا کرنے کی روح بھی پیدا ہوتی ہے۔ظالم اور مظلوم دونوں کی مدد کرنے کی روح بھی پیدا ہوتی ہے۔

اپنے خطاب کے آخر پر حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کرتے ہوئے فرمایا:

اللہ کرے کہ اب اس مسجد کے بننے کے بعد یہاں جماعت احمدیہ کے جو افراد رہتے ہیں، وہ پہلے سے بڑھ کر اپنے وجود کی پہچان کروانے والے ہوں۔جو پیار، محبّت، امن اور بھائی چارہ کی پہچان ہے۔اُس تعلیم کو فروغ دینے والے ہوں، جو پیار، محبّت اور بھائی چارے کی تعلیم ہو اور یوں دنیا میں امن قائم کرنے والے ہوں، ظلم کا خاتمہ کرنے والے ہوں اور ظلم کے خلاف ہم ہمیشہ آواز اٹھانے والے ہوں۔اللہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر سات منٹ تک جاری رہا۔بعد ازاں حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔دعا کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے دوران Florstadt شہر کے میئر Mr. Herbert Unger سٹیج پر حضور انور کی بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے۔حضور انور ازراہِ شفقت موصوف سے گفتگو فرماتے رہے۔کھانے کے بعد میئر صاحب موصوف اجازت لے کر رخصت ہوئے تو Niddatal کے میئر Michael Hahn حضور انور کی بائیں جانب اور صوبائی ممبر پارلیمنٹ Tobias Utter صاحب حضور انور کے دائیں جانب آ کر بیٹھ گئے۔حضور انور نے ازراہِ شفقت ان دونوں مہمانوں سے بھی گفتگو فرمائی۔بعد ازاں بعض مہمانوں نے حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔رات آٹھ بجے حضرت امیر المومنین ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہوئے تو یہ بابرکت تقریب اپنے اختتام کو پہنچی، الحمد للہ۔

اگلے روز مسجد کے افتتاح اور تعارفی تقریب کی تفصیلی خبریں مقامی اخبارات میں جلی سرخیوں کے ساتھ شائع ہوئیں۔

مرتبہ: سید سعادت احمد

Florstadt شہر

بہتے ہوئے دریائے Nidda کے اطراف میں چھ گاؤں پر مشتمل ایک چھوٹا سا شہر جو فرانکفرٹ سے قریباً تیس کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع خوبصورت تاریخی شہر جو جرمنی کی ثقافت اور تاریخ کا حصہ ہے جرمنی کے وسطی حصہ میں صوبہ ہیسن میں Florstadt کے نام سے جانا جاتا ہے۔

جرمنی کے بہت سے شہروں اور قصبوں کی طرح Florstadt کی بھی قدیم تاریخ ہے جو قرونِ وسطیٰ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس شہر سے گزرتے ہوئے آپ کو تاریخی عمارتوں کے ڈھانچے نظر آئیں گے جو اس کے ماضی کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس شہر سے رومن سکوں کا ایک خزانہ بھی دریافت ہوا تھا جو آج کل Friedberg کے Wetterau Museum میں نمائش کے لیے رکھا گیا ہے۔

Nieder-Mockstadt کے علاقہ سے گزریں تو بارہویں صدی کا اور Liedhecken میں تیرھویں صدی عیسوی کا قدیم گرجا گھر نظر آئے گا۔

یہ بھی قابل ذکر بات ہے کہ کوئی بھی قرونِ وسطیٰ کا شہر یا قصبہ کبھی بھی قلعے کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ یہاں Florstadt میں بھی قدیم قلعہ موجود ہے۔ Florstadt کے چھ گاؤں میں سے ایک Staden میں ایک قلعہ Löwsches Schloss کی باقیات نظر آئیں گی جو ایک کمیونٹی سینٹر کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اسی گاؤں میں ایک اور قلعہ ہے جو Stammheimer Schloss کے نام سے جانا جاتا ہے مگر اب یہ قلعہ کسی کی نجی ملکیت ہے۔ وہاں قریب ہی 12ویں صدی کے کھنڈرات والے Burg Staden نظر آئے گا جو Burg Ysenburg کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اس شہر کی سیر و تفریح کے دوران 17ویں صدی کا لکڑی سے بنا ایک قدیم پل نظر آئے گا جو Seufzerbrücke کے نام سے جانا جاتا ہے یعنی آہوں اور سسکیوں کا پُل۔ کیونکہ ماضی میں موت کی سزا پانے والے افراد کو اس پُل سے گزار کر موت کے گھاٹ تک لے جایا جاتا تھا۔ فلورشٹڈ میں Saalbau کے نام سے ایک عجائب گھر بھی موجود ہے جو مختلف اقسام کے فنون کی نمائشوں سے مزین ہے۔

Florstadt شہر چھوٹا ضرور ہے مگر اپنی خوبصورتی کی وجہ سے بھی شہرت کا حامل ہے۔ اس کے گردونواح میں پہاڑ، کھیت اور جنگلات موجود ہیں۔ مہم جو افراد یہاں کوہ پیمائی اور سائیکل سواری کرنا پسند کرتے ہیں۔ یہ ایک پُرسکون اور پُرکشش مقام ہے جو سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔

Loewsches Schloss

Schloss Stammheim

Seufzerbrücke

جماعت احمدیہ
Florstadt

یہ تفصیلی مضمون موجودہ و سابق صدران جماعت Florstadt کی طرف سے مہیا کی جانے والی معلومات اور مختلف اخبارات و رسائل میں شائع شدہ رپورٹس کی مدد سے مکرم محمد انیس دیالگڑھی صاحب ممبر تاریخ کمیٹی جرمنی نے مرتب کیا ہے۔ اگر کسی دوست کے علم میں مزید معلومات ہوں تو ان سے درخواست ہے کہ تاریخ کمیٹی جرمنی کو مطلع فرمائیں، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (صدر تاریخ احمدیت کمیٹی جرمنی)

1998ء میں جماعت Friedberg کو تقسیم کر کے دو جماعتیں بنا دی گئیں۔ ایک Friedberg Süd اور دوسری Friedberg Nord۔

Friedberg Nord کی جماعت کا نام 2011ء میں Florstadt رکھ دیا گیا۔ 1998ء میں اس جماعت کے قیام کے وقت مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب پہلے صدر جماعت منتخب ہوئے۔ 2000ء میں مکرم بن یامین بٹ صاحب اس کے صدر بنے۔ 2002ء میں بن یامین صاحب کے پاکستان چلے جانے کی وجہ سے مکرم رانا طاہر احمد صاحب صدر جماعت مقرر کئے گئے۔ 2003ء میں مکرم رانا طاہر احمد صاحب ہی صدر جماعت منتخب ہوئے اور 2009ء تک یہ خدمت انجام دیتے رہے۔

2009ء میں مکرم مرزا ادریس احمد صاحب صدر جماعت منتخب ہوئے۔ 2011ء میں جماعت کا نام Florstadt رکھ دیا گیا۔ 2012ء میں مکرم رانا طاہر احمد صاحب دوبارہ صدر جماعت منتخب ہوئے۔ 2016ء میں مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب صدر جماعت منتخب کئے گئے جبکہ 2021ء میں مکرم انس احمد خان صاحب کا بطور صدر جماعت انتخاب ہوا اور تاحال وہی یہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔

ابتدائی تجنید جماعت Florstadt کی معلومات کے مطابق 90/80 تھی جبکہ شعبہ مال کی طرف سے شائع کردہ 1998-99ء کے بجٹ میں پہلی بار اس جماعت کا نام درج کیا گیا اور کل تجنید 142 لکھی گئی جس میں 9 انصار، 32 خدام، 15 اطفال، 36 لجنہ ممبرات، 20 ناصرات اور 30 بچے شامل ہیں۔ موجودہ تجنید 160 ہے۔ جن میں 16 واقفات نَو اور 14 واقفین نَو شامل ہیں۔

مکرم صغیر احمد صاحب پہلے زعیم مجلس انصاراللہ اور مکرم تنویر انور صاحب پہلے قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقرر ہوئے جبکہ مکرمہ درثمین طیّبہ صاحبہ پہلی صدر لجنہ اماء اللہ مقرر ہوئیں۔

مربیان سلسلہ میں سے مکرم ڈاکٹر عبدالغفار صاحب، مکرم مبارک احمد تنویر صاحب، مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب، مکرم مقصود احمد علوی صاحب (معلّم)، مکرم شیخ عبدالحنان صاحب اور اب مکرم تحسین رشید صاحب اس جماعت کی تبلیغی اور تربیتی رہنمائی کرتے رہے۔

1996ء میں Haupstr.102 Friedberg پر ایک عمارت بطور نماز سنٹر حاصل کی گئی۔ اس نماز سنٹر کو دونوں جماعتیں استعمال کرتی رہیں۔ 2003ء میں Florstadt میں ایک دوسرا نماز سنٹر Faulgasse 15 پر حاصل کیا گیا۔

مؤرخہ 4 ستمبر 2015ء کو Bürgerhaus Florstadt میں اسلام نمائش کا ایک منظر

چونکہ شہر کی انتظامیہ کے ساتھ تعلقات کافی اچھے تھے لہٰذا مسجد کی تعمیر کے حوالے سے کوششیں شروع کی گئیں اور جلد ہی شہر کے میئر کے تعاون سے ایک نہایت عمدہ پلاٹ انتہائی مناسب قیمت پر عین شہر کے وسط میں مل گیا جس پر مسجد کا سنگِ بنیاد سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 اکتوبر 2015ء کو رکھا اور 28 اگست 2023ء کو اس کا افتتاح فرمایا۔

تبلیغی مساعی

تبلیغی میدان میں بھی یہاں اچھی کوششیں کی گئیں۔ مختلف اقوام کے افراد کو احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ عرب احباب سے ایک میٹنگ کے موقع پر عراق کے مخلص باپ اور بیٹے نے بیعت کی۔ دونوں باپ بیٹا اب Friedberg میں رہتے ہیں اور ریجنل امیر صاحب کے ساتھ رابطہ میں ہیں۔

فلور شٹڈ اور اس کے گرد و نواح میں کئی بار فلائیرز تقسیم کرنے کا کام ہوا۔ اس طرح ہر سال باقاعدگی سے یکم جنوری کو شہر میں وقارِ عمل کیا جاتا ہے جس کی خبر اخبارات کی زینت بنتی ہے۔ مقامی میئر اور دوسرے جرمن مہمان بھی اس میں حصہ لیتے ہیں اور جماعت کی اس خوبی کا تذکرہ کرتے ہیں۔ ایک جرمن نے میئر کے خلاف خط لکھا اور جماعت کے خلاف بھی باتیں کی۔ جس پر میئر نے جوابی خط لکھا اور لکھا کہ یہ جماعت نیک کاموں میں مدد کرنے میں سب سے آگے اور پُرامن اور محبّت کرنے والے لوگ ہیں۔

تین اکتوبر کے روز Tag der Offenen Tür کی تقریب بھی منعقد ہوتی ہے اور سارا دن مسجد (اس سے قبل نماز سنٹر) میں مہمانان تشریف لاتے ہیں اور اسلام کی تعلیم سے روشناس ہوتے ہیں۔

25 مارچ 2014ء کو پہلی بار اسلام نمائش لگائی گئی جو بہت کامیاب رہی۔ 4 ستمبر 2015ء کو دوسری نمائش شہر میں لگائی گئی۔

26 ستمبر 2015ء کو شہر میں یوم صفائی منایا گیا جس میں احباب جماعت نے بھر پور حصہ لیا۔ اگلے روز 27 ستمبر کو پناہ گزینوں کے لیے باربی کیو کا انتظام کیا گیا۔ ایک بار ایک گرجے کی بھی وقارِ عمل کر کے مدد کی گئی۔

جلسہ سیرت النبی ﷺ، جلسہ یوم مسیح موعودؑ اور جلسہ مصلح موعودؓ کا بھی اس جماعت میں باقاعدہ انعقاد کیا جاتا ہے۔ ان مواقع پر مرکزی نمائندے مکرم نیشنل امیر صاحب، مکرم مبلغ انچارج صاحب، مکرم سیکرٹری تربیت جرمنی، مکرم صدر صاحب انصار اللہ، مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور مکرم مقصود احمد علوی بھی تشریف لاتے رہے۔

شجرکاری کی مہم میں بھی اس جماعت نے حصہ لیا اور مؤرخہ 25 مارچ 2014ء کو مجلس انصار اللہ کی طرف سے شہر کے عین وسط میں پودا لگایا گیا۔

مؤرخہ 25 مارچ 2014ء کو مجلس انصار اللہ کی طرف سے پودا لگائے جانے کا منظر

اوّلین مبلغ سلسلہ جرمنی حضرت مولوی مبارک علی صاحب کے نواسے

مکرم جسٹس ظفر احمد صاحب

جلسہ سالانہ جرمنی 2023ء کے موقع پر

جماعت احمدیہ جرمنی کا 47 واں جلسہ سالانہ جماعت کے جرمنی میں قیام کی پہلی اور دوسری صدی کے سنگم پر منعقد ہوا۔ سو سال قبل بنگال کے رہنے والے حضرت مولوی مبارک علی صاحبؓ اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے جرمنی بھجوائے گئے تھے۔ اس نسبت سے اس جلسہ کے موقع پر جماعت احمدیہ جرمنی نے بعض غیر معمولی پروگرام ترتیب دیئے تھے تاکہ جشنِ تشکر شایانِ شان طور پر منایا جاسکے۔ ان صد سالہ تقریبات اور جلسہ سالانہ کا علم حضرت مولوی مبارک علی صاحبؓ کے ایک نواسہ مکرم جسٹس ظفر احمد صاحب کو ہوا تو انہوں نے فوری طور پر اس جلسہ میں شرکت کا پروگرام بنا لیا۔ ہمارے لئے یہ اَمر باعثِ فخر ہوا کہ جس بزرگ نے جرمنی میں جماعت کی بنیاد رکھی تھی، سو سال گزرنے پر ان کی نسل میں سے ایک فرد جماعت کی ترقیات کے ایمان افروز نظارے دیکھنے کے لئے یہاں موجود تھا، الحمدللہ۔

محترم جسٹس ظفر صاحب 1968ء میں محترم نذیر احمد صاحب اور محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی مبارک علی صاحبؓ کے ہاں پیدا ہوئے، آپ کے والد محترم نے آپ کو مقامی سکول و کالج میں ابتدائی تعلیم دلوائی پھر آپ کو قانون کی اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن بھجوایا۔ جہاں سے آپ نے قانون کے مشہور ادارہ Lincoln's Inn سے 2006ء میں بار ایٹ لاء کی ڈگری حاصل کی۔ وطن بنگلہ دیش واپس جاکر عدلیہ کے ساتھ منسلک ہوگئے۔ سیشن جج سے ترقی کرتے ہوئے ہائی کورٹ کے جج بنے۔ اِن دنوں سپریم کورٹ کے تحت ہائی کورٹ کے ایک خصوصی بنچ میں فرائض انجام دے رہے ہیں اور قوم و ملک کی خدمت بجالا رہے ہیں۔

آپ کو ابتداء سے ہی کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی بھی توفیق ملتی رہی ہے۔ آپ ڈھاکہ میں نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ رہے ہیں۔ اسی طرح نیشنل مجلس عاملہ میں مہتمم اشاعت کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ جب لندن میں زیرِ تعلیم تھے تب بھی بنگلہ ڈیسک سے منسلک رہے اور لندن سے واپسی سے قبل 1999ء میں آپ کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب ہوئی جس میں ازراہِ شفقت و احسان حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی تھی۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے دوران موصوف کا ایک انٹرویو ایم ٹی اے پر براہِ راست بھی نشر ہوا، علاوہ ازیں تاریخ کمیٹی

جرمنی کی طرف سے لگائی گئی صد سالہ نمائش پر جب جسٹس صاحب تشریف لائے تو یہاں بھی آپ کے ساتھ آپ کے نانا کی خدمات کی نسبت سے ایک گفتگو کی گئی۔ اس گفتگو میں آپ نے بتایا کہ میرے نانا حضرت مولوی مبارک علی خان صاحب کی پرورش اور تربیت ان کے ماموں نے کی تھی۔ انہوں نے ہی ان کی تعلیم اور بعد ازاں ملازمت کا بھی انتظام کیا۔ ان کی شادی 1913ء یا 1914ء میں اپنی ماموں زاد سے ہوئی۔ شادی کے اس انتخاب کے لئے آپ نے دینی پہلو، اعلیٰ کردار اور نیک سیرت کو ترجیح دی، جو محترم مولوی صاحب کی نیکی اور تقویٰ کا گواہ ہے۔

(بائیں سے دائیں دوسری کرسی پر بیٹھے ہوئے) مکرم جسٹس ظفر احمد صاحب بیت السبوح میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پا رہے ہیں

"محترم مبارک احمد بنگالی صاحب جرمنی کے پہلے مبلغ تھے اور اب جرمنی جماعت کے قیام پر 100 سال پورے ہو رہے ہیں، آپ کے کیا جذبات ہیں؟" کا جواب دیتے ہوئے جسٹس صاحب نے بتایا کہ جماعت کے ابتدائی مبلّغین مثلاً حضرت مفتی محمد صادقؓ صاحب، مولوی عبدالرّحیم نیّر صاحب، مولوی رحمت علی صاحب، کرم الٰہی ظفر صاحب نے بیرونی ممالک میں جماعت کے قیام کے سلسلہ میں بہت قربانیاں دی ہیں اور اب ان کی نسلیں ان قربانیوں کا پھل کھا رہی ہیں۔ ایک ابتدائی مبلغ کی نسل میں سے ہونے کے ناطہ مَیں بھی ان کی قربانیوں کا پھل کھا رہا ہوں۔ اس سلسلہ میں ہمارے کیا فرائض ہیں۔ اس کے بارے میں جب مَیں سوچتا ہوں تو حیرت ہوتی ہے کہ ان ابتدائی مبلغین نے کس صبر و حوصلہ، بلند ہمت، عزم اور ذہانت سے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اسلام کا پیغام دنیا کے کونوں میں پھیلانے کی غرض سے قربانیاں کیں۔ ہمیں اپنی تاریخ سے واقف ہونا چاہئے تا ہمیں علم ہو کہ ہمارے آباء و اجداد کون تھے، ہمارے بزرگوں نے کیا قربانی دی اور اب ہم کس مقام پر کھڑے ہیں اور آنے والی نسلوں کے لئے کیا چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ کیا صرف دنیاوی کامیابیوں کا حصول ہی ہمارے مدِّنظر ہے یا اسلام احمدیت کی دولت بھی ان کے لئے چھوڑ رہے ہیں؟ ابھی کچھ دیر پہلے ہی لنچ کے دوران مولانا فیروز عالم صاحب اس وقت موجود احباب کی طرف اشارہ کر کے مجھے فرما رہے تھے کہ اس وقت یہاں ہر رنگ و نسل کے احباب موجود ہیں۔ کیا یہ عالمی امن کا ایک مظاہرہ نہیں۔ یہ میرے جذبات ہیں اس موقع پر۔ علاوہ ازیں آپ نے جلسہ سالانہ جرمنی 2023ء کے بارے میں اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس موقع پر جماعت جرمنی کے احباب مکمل طور پر مختلف نظر آئے، سب لوگ نہایت درجہ عاجزی اور لگن کے ساتھ اپنے سپرد خدمات بجالا رہے تھے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ جو پیشہ کے اعتبار سے بہت اونچے عہدوں پر تھے لیکن یہاں اطاعت کے جذبہ سے سرشار پوری تندہی سے ڈیوٹیاں کرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور اس طرح اپنے فرائض انجام دے رہے تھے جیسے اپنے کام پر پوری ذمہ داری کے ساتھ فرائض ادا کرتے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ میں بہت جلد جلسہ سالانہ جرمنی میں دوبارہ شریک ہوں۔

دائیں سے بائیں: مکرم چودھری عزیز صاحب بنگالی (شعبہ تبلیغ جرمنی)، مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، مکرم جسٹس ظفر احمد صاحب

جلسہ سالانہ برطانیہ و جرمنی 2024ء

جلسہ سالانہ برطانیہ

بتاریخ 26 تا 28 جولائی 2024ء

بمقام حدیقۃ المہدی اور

جلسہ سالانہ جرمنی

بتاریخ 23 تا 25 اگست 2024ء

بمقام Flugplatz Mendig

منعقد ہوگا، ان شاءاللہ

(محمد الیاس مجوکہ۔ افسر جلسہ سالانہ جرمنی)

رپورٹ: اویس احمد نوید، مربی سلسلہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا

مرکزی اجلاس

جماعت احمدیہ جرمنی نے اپنے سو سال مکمل ہونے پر سال 2023ء کو شکرانے کے سال کے طور پر منایا۔ اس سلسلہ میں سال بھر مرکزی اور مقامی سطح پر مختلف پروگرام منعقد ہوتے رہے۔ اس سلسلہ میں مرکزی سطح پر پہلا اجلاس 21 جنوری 2023ء کو منعقد کیا گیا تھا جبکہ دوسرا اجلاس مؤرخہ 3 دسمبر بروز اتوار مسجد بیت السبوح فرانکفرٹ میں ترتیب دیا گیا جس کی کارروائی جماعت احمدیہ جرمنی کے Youtube چینل پر براہِ راست نشر کی گئی۔ جرمنی بھر کی احمدیہ مساجد اور مقامی مراکز میں اجتماعی طور پر بھی اسے براہِ راست دیکھنے اور سننے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اجلاس کے لیے خوبصورت سٹیج بیت السبوح کے سپورٹس ہال میں بنایا گیا تھا اور حاضرین کے لئے کرسیاں رکھی گئی تھیں۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز بعد دوپہر اڑھائی بجے امیر جماعت جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کی صدارت میں قرآنِ کریم کی تلاوت سے ہوا جو مکرم انس اللبابدی صاحب نے کی۔ آپ نے سورۃ الصّف آیات 5 تا 10 کی تلاوت کی جن کا جرمن ترجمہ مکرم سعید گیسلر صاحب اور اردو ترجمہ جرمنی میں سب سے طویل عرصہ تک خدمت کی توفیق پانے والے مبلغ سلسلہ مکرم لئیق احمد منیر صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم سلمان طیّب صاحب اور مکرم مدبّر احمد خان صاحب نے میزبانی کے فرائض سنبھالے۔ اس موقع پر ایم ٹی اے جرمنی کی تیارکردہ دستاویزی فلم دکھائی گئی جس میں جرمنی میں جماعت احمدیہ کے ابتدائی دَور کی تاریخ بیان کی گئی تھی۔ اس فلم میں بتایا گیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی جرمنی میں جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچ گیا تھا اور پاسنگ (میونخ) کی رہائشی خاتون کیرولا مین نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عقیدت بھرا خط بھی تحریر کیا۔ بعدازیں جرمنی میں اوّلین مبلغ کی آمد، برلن مسجد کے سنگِ بنیاد اور اس دَور کے حالات وواقعات کا ذکر تھا۔

پروگرام کے اگلے حصہ میں سانحہ لاہور 2010ء کے حوالہ سے ایک دستاویزی فلم دکھائی گئی۔ اس فلم میں ان مخلصین احمدیت کے انٹرویوز دکھائے گئے تھے جو 28 مئی 2010ء کے روز ان مساجد میں موجود تھے جہاں دہشتگردی کا واقعہ پیش آیا۔ ان احباب نے بتایا کہ اس روز کسی احمدی بچے، بوڑھے اور جوان نے نہ بزدلی دکھائی اور نہ ہی کسی شکوہ کا اظہار کیا بلکہ سب ہی اس وقت درود شریف کا ورد کرتے ہوئے حالات کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اور واقعہ کے بعد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فون نے شہداء کے خاندانوں کے دلوں کو ایسی تسلی دی جو کسی اور صورت مل نہ سکتی تھی۔ اور یہ نمونہ دنیا میں اس وقت صرف جماعت احمدیہ میں ہی مل سکتا ہے۔

پروگرام کے آخری حصہ میں جوبلی کے سال میں منعقد ہونے مختلف اہم جماعتی ایونٹس کی جھلکیاں دکھائی گئیں۔ اور خطبہ جمعہ یکم ستمبر 2023ء کے موقعہ پر حضور انور کا

ارشاد سنایا گیا کہ جماعت احمدیہ جرمنی کا اگلی صدی کا ٹارگٹ کیا ہونا چاہیئے۔

اجلاس کے اختتام پر امیر صاحب جرمنی نے اپنے مختصر خطاب میں فرمایا کہ ہمیں عاجزی اختیار کرتے ہوئے آگے بڑھنا ہے اور مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا ہے اور احمدیت کا پیغام دنیا تک پہنچانا ہے۔ جرمنی میں جماعت احمدیہ سے وابستہ افراد کی تعداد پچپن ہزار تک پہنچ چکی ہے، اور اب اس بڑھتی تعداد کی نسبت سے ہی ہمارے کاموں کی رفتار بھی بڑھنی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ ہمارے کاموں میں سطحیت کا عنصر نہ آئے بلکہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو گہرائی میں جاکر ادا کرنا ہے۔ امیر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مصرع ”آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے“ کے متعلق فرمایا کہ یہ ہمیں تہجد کی ادائیگی کی طرف بلایا جارہا ہے اور اس کی طرف ہمیں آگے بڑھنا ہے۔ اس وقت جماعت احمدیہ کے پاس ہی صحیح علم اور نمونے ہیں۔ لاہور اور برکینافاسو کے شہداء کی قربانیاں تبھی ممکن تھیں جب ان میں یقین کی کیفیت تھی اور یہ ہم نے بھی حاصل کرنا ہے۔ جرمنی میں فلائرز کی تقسیم کے ذریعہ تقریباً ہر فرد تک ہم جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچا چکے ہیں لیکن اب ہم نے اس سے آگے بڑھنا ہے اور ان تک پہنچنا ہے اور ان کی مدد بھی کرنی ہے کیونکہ دنیا اس وقت مدد کے لئے پکار رہی ہے۔ اس سلسلہ میں سب احمدیوں کو اپنی گاڑیوں پر محبّت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے سٹیکرز بھی لگانے چاہئیں تاکہ جماعت کا محبّت اور امن کا پیغام مزید پھیلے۔ امیر صاحب نے دعا کی طرف توجہ دلائی کہ ہمارا کوئی کام بھی دعا کے بغیر ممکن نہیں۔ اس لئے دعا کرتے ہوئے ہمیں آگے بڑھتے رہنا ہے۔ اجلاس کے اختتام پر مکرم امیر صاحب جرمنی نے دعا کروائی جس کے بعد حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

اس اجلاس کو ایم ٹی اے جرمنی کے یوٹیوب چینل کے توسط سے دیکھنے والے احباب کی تعداد بیس ہزار سے زائد جبکہ بیت السبوح میں حاضر احباب و خواتین کی تعداد 625 تھی۔

جماعت وائبلنگن اور ایلوانگن کی تبلیغی مساعی

طلباء کا مسجد ناصر وائبلنگن کا دورہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مؤرخہ 5 ستمبر 2023ء کو مسجد ناصر Waiblingen کا افتتاح فرمایا۔ اس کی تشہیر علاقہ کے پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا میں کثرت سے ہوئی جس کی وجہ سے مسجد اور اسلام کے بارہ میں جاننے کے لئے لوگوں کی دلچسپی بڑھی۔ اسی سلسلہ میں Ludwig-Schlaich اکیڈمی کے 54 طلباء نے جو کنڈر گارٹن کے اساتذہ بننے کی تربیت پا رہے ہیں مع لیکچرار و پادری ویرونیکا بوہنیٹ مسجد کا معلوماتی دورہ کیا۔

ویرونیکا بوہنیٹ صاحبہ نے اس سے قبل مسجد ناصر کے سنگِ بنیاد کے موقع پر پروٹسٹنٹ چرچ کی نمائندہ کی

حیثیت سے ایک اینٹ بھی رکھی تھی۔ یہ طلباء دو گروپس میں آئے۔ مکرم شارق افتخار صاحب مربی سلسلہ نے ڈیڑھ گھنٹہ تک انہیں مسجد کے مختلف حصے دکھائے اور اسلام احمدیت کا تعارف کروانے کے علاوہ اسلام کے متعلق نمائش بھی دکھائی۔ طلباء نے مربی صاحب سے اسلام کے متعلق مختلف سوالات کر کے اسلامی تعلیمات سے آگاہی حاصل کی۔ آخر میں مہمانوں کی خدمت اشیائے خورونوش پیش کی گئیں اور تحائف دیئے گئے۔

(رپورٹ: مکرم پرویز احمد صاحب۔ صدر جماعت Waiblingen)

سیاسی نمائندہ سے ملاقات

جماعت احمدیہ Ellwangen کے ایک وفد نے مؤرخہ 25 نومبر 2023ء کو سیاسی پارٹی SPD کے نمائندہ Kevin Leiser سے ملاقات کی۔ جس میں مقامی جماعت کے مربی سلسلہ مکرم شارق افتخار صاحب، صدر جماعت مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم عدنان محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ، مکرم خرم محمد صاحب سیکرٹری جائیداد اور ایک طفل ظافر محمد صاحب شامل تھے۔

اس ملاقات میں جرمنی کے عمومی حالات، فلسطین اسرائیل تنازعہ اور اَمن عالم کے لیے جماعت احمدیہ کی مساعی کے بارہ میں دو گھنٹے تک تفصیلی گفتگو ہوئی۔ نمائندہ نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے تعاون کا وعدہ کیا۔

عرب احباب کے ساتھ تبلیغی نشست

جماعت Ellwangen کو مؤرخہ 10 دسمبر 2023ء عرب احباب کے ساتھ ایک تبلیغی نشست منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مرکز سے مکرم حفیظ اللہ بھروانہ صاحب مربی سلسلہ کے ساتھ دو احمدی شامی مہمان مکرم ماذن عقلہ صاحب اور مکرم ولید فلیون صاحب تشریف لائے۔

اس نشست میں زیرِ تبلیغ افراد کو جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق آگاہ کیا گیا۔ ملاقات کے اختتام پر مہمانوں کو قرآن مجید اور جائے نماز کے تحفہ دیئے گئے جس پر انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ دو گھنٹے تک جاری رہنے والی اس نشست میں 40 سے زائد مہمانوں نے شرکت کی۔

(رپورٹ: مکرم عدنان محمد صاحب۔ سیکرٹری تبلیغ جماعت ایلوانگن)

Ellwangen میں عرب احباب کے ساتھ تبلیغی نشست کے بعد شرکاء کی تصویر

خدمت انسانیت کا سب سے مشہور اعزاز

نوبل انعام

مکرم ڈاکٹر شکیل احمد شاہد صاحب۔ پی ایچ ڈی

اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت انسان کچھ فیصلے کرتا ہے، پیچھے رہ جانے والوں کو کچھ ہدایات دیتا ہے۔ بعض اوقات یہ فیصلے اسے امر کر دیتے ہیں۔ اسے وفات کے بعد مزید نیک نامی اور شہرت عطا کر دیتے ہیں۔ ایسے ہی ایک خوش قسمت انسان کا نام الفریڈ نوبل ہے، جنہوں نے وفات سے قبل وصیت کی کہ ان کے مال جائیداد اور کاروبار سے حاصل شدہ منافع کو ہر سال انعام کی صورت میں ایسے لوگوں میں تقسیم کیا جائے جو انسانیت کی بہبود کے لئے گراں قدر خدمات بجا لا چکے ہوں۔ ان کی اس وصیت پر عمل کرتے ہوئے نوبل کمیٹی ہر سال طبیعات، طبّ، کیمیا، ادب، امن اور معاشیات کے لئے بہترین خدمت کرنے والوں کو نوبل انعام دیتی ہے۔ تقسیم انعامات 10 دسمبر کو نوبل کی وفات کے دن ہوتی ہے۔ سال 2023ء میں گیارہ خوش قسمت افراد کو نوبل انعام کے لئے چنا گیا ہے۔ اس مضمون میں اختصار کے ساتھ اور سادہ فہم انداز میں ان کی خدمات اور اس سے بنی نوع انسان کو حاصل ہونے والے فوائد کا ذکر کیا جائے گا۔

الیکٹرانز کی دنیا اور فزکس کا نوبل انعام

اس سال جن تین سائنسدانوں کو فزکس کا نوبل انعام ملا ہے ان کی ریسرچ کی بدولت محققین ایٹمز اور مالیکیولز کے اندر حیران کن تیز رفتار سے حرکت کرتے اور اپنی حالتوں میں تبدیلی کرتے الیکٹرانز کی دنیا کو بہتر انداز میں سمجھ پائیں گے۔ ایٹمز کے اندر الیکٹرانز میں ایک حالت سے دوسری حالت میں تغیر attosecond اسکیل پر ہوتا ہے۔ ایٹوسیکنڈ ناقابلِ یقین حد تک مختصر وقت ہے۔ یوں سمجھیں کہ ایک سیکنڈ میں اتنے ہی ایٹوسیکنڈز ہیں جتنے کائنات کے معرض وجود میں آنے سے اب تک کے دورانیہ میں موجود سیکنڈز۔

تینوں محققین Ferenc Krausz، Anne L'Huillier، Pierre Agostini نے روشنی کی اس قدر مختصر پلسز pulses پیدا کرنے کا طریقہ ایجاد کیا ہے کہ روشنی کی ان چمکوں کی پیمائش ایٹوسیکنڈ میں کی جاتی ہے۔ روشنی کی یہ مختصر چمک ایٹمز اور مالیکیولز کے اندر ہونے والی تبدیلیوں کی تصویر کشی کر سکتی ہے۔ اس ریسرچ سے بنی نوع انسان کو مستقبل میں بہت فائدہ پہنچنے والا ہے۔ چنانچہ سائنسدان جسم میں ہونے والی کیمیائی تبدیلیوں کو دیکھ سکیں گے جس سے طبّی تشخیص میں خاطر خواہ مدد ملے گی۔

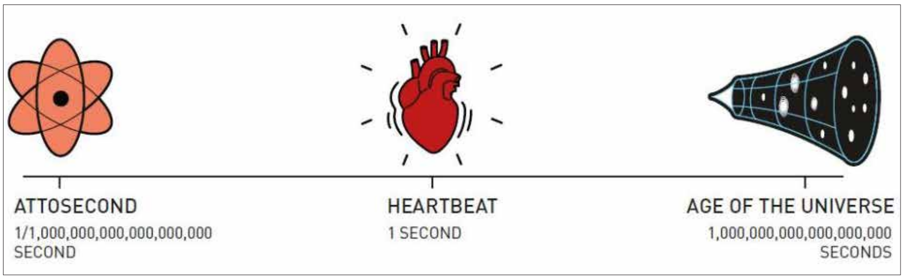

قارئین کرام کو معلوم ہوگا کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو بھی 1979ء میں فزکس کا نوبل انعام ملا تھا۔ آپ مسلم دنیا کے پہلے سائنسدان ہیں جنہیں سائنس کے میدان میں نہایت اعلیٰ پائے کی تحقیق پر انعام کا حق دار قرار دیا گیا۔

Quantum Dots اور کیمسٹری کا انعام

عمارتوں کو بنانے کے لئے اینٹیں یا پتھر درکار ہوتے ہیں۔ بڑے قلعہ کی تعمیر کے لئے بڑے پتھر جبکہ گھروں کے لئے چھوٹی اینٹیں یا ٹائلز وغیرہ استعمال ہوتی ہیں۔ اسی طرح ہر چیز کی تیاری کے لئے مواد کی خصوصیات اس کے حجم پر منحصر ہوتی ہیں۔ ظاہر ہے اگر ایک بہت ہی چھوٹی عمارت تیار کرنی ہو، اتنی چھوٹی کہ بغیر خوردبین کے نظر نہ آسکے، تو اس کے لئے درکار اینٹیں بھی غیر معمولی طور پر چھوٹی ہونی چاہئیں۔ سائنسدان اس بات سے بخوبی آگاہ تھے کہ اگر بہت چھوٹے ذرات یا دوسرے الفاظ میں اینٹیں بنالی جائیں، تو ان سے تیار شدہ مواد سے حیرت انگیز فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

نینو پارٹیکلز انسان کے بنائے ہوئے سب سے چھوٹے ذرات میں سے ہیں جو اتنے چھوٹے ہیں کہ بلحاظ حجم ایٹمز اور مالیکیولز کے برابر ہوتے ہیں۔ ان کا سائز ایک نینومیٹر سے سو نینومیٹر کے درمیان ہوتا ہے۔ ایک نینومیٹر کا مطلب ہے ایک میٹر کا ایک اربواں حصہ۔

یوں سمجھیں کہ ایک نینومیٹر ایک میٹر سے اتنا ہی چھوٹا ہے جتنا بچوں کے کھیلنے والا شیشے کا کنچا ہماری زمین سے۔

کوانٹم ڈاٹس نینو پارٹیکلز کی ہی ایک قسم ہے جن کا حجم ایک سے دس نینومیٹر کے برابر ہے۔ان پر اگر روشنی پھینکی جائے تو یہ مخصوص رنگوں کی روشنی خارج کرتے ہیں۔ اس روشنی کا رنگ ان کے حجم پر منحصر ہے۔ اپنی اس صلاحیت کی بدولت کوانٹم ڈاٹس کو اب QLED ٹیکنالوجی پر مبنی کمپیوٹر مانیٹر اور ٹیلی ویژن اسکرینوں کو روشن کرنے کے لئے استعمال کیا جارہاہے۔

میڈیسن میں ان کا استعمال جسم کے اندر ٹشوز کی imaging یعنی تصویرکشی میں ہوگا۔ اپنے چھوٹے سائز کی وجہ سے یہ خلیوں کے اندر پہنچ جاتے ہیں۔جہاں سے ان سے نکلنے والی روشنی کی بدولت اردگرد کی امیجنگ ہوسکتی ہے۔ یہ معلومات ڈاکٹرز کو سرجری کے دوران کینسر شدہ ٹشوز کو نکالنے میں مدد دے گی۔

ان چھوٹے ذرّات کی صلاحیتوں کے بارے میں ابھی موجودہ علم محدود ہے۔سائنسدانوں کے مطابق ان سے بنی نوع انسان کو مستقبل میں بہت فائدہ ملنے والا ہے۔مثلاً لچکدار الیکٹرانکس، دُبلے پتلے سولر سیلز وغیرہ۔تصوّر کریں کہ آپ گھر کی بیرونی دیواروں پر رنگ کی جگہ سولر سیلز کا پینٹ کردیں اور یہ دیواریں سورج کی روشنی سے بجلی پیدا کرتی رہیں۔ یہ سب کوانٹم ڈاٹس کی بدولت مستقبل قریب میں ممکن ہوجائے گا۔

چنانچہ 2023ء میں کیمسٹری کا نوبل انعام تین سائنسدانوں Moungi Bawendi, Alexei Iwanowitsch Jekimow, Louis Brusm کو دیا گیا جنہوں نے کوانٹم ڈاٹس کی دریافت، تیاری اور ان کو قابلِ استعمال بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

طِبّ کا انعام COVID-19 کے نام

اس سال طِبّ کا نوبل انعام متوقع طور پر COVID-19 کے لئے تیار کی جانے والی ویکسین پر ہی دیا جانا تھا۔اس ویکسین کی بدولت دنیابھر میں کروڑہا انسانوں کو کووِڈ وائرس کے خلاف مدافعت فراہم کی گئی۔ کووِڈ کے لئے ایک نئی قسم کی ویکسین استعمال ہوئی جسے mRNA ویکسین کہتے ہیں۔جس میں BioNTech اور Moderna ویکسینز شامل ہیں۔

ویکسین کو عمومی طور پر اس طرح تیار کیا جاتا ہے کہ وائرس ہی کی کمزور، مردہ قسم کی شکل یا اس کے بے ضرر ٹکڑوں کو جسم میں داخل کیا جائے تاکہ جسم کا دفاعی نظام اس کے خلاف مدافعت حاصل کرنا سیکھ لے اور اگر بعد میں اصلی وائرس جسم میں داخل ہو بھی جائے تو دفاعی نظام اسے مختصر ترین دورانیہ میں باآسانی شکست دے سکے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو کمال کا دفاعی نظام عطا کیا ہے جو نئے دشمن کے حملوں کا نہ صرف مقابلہ کرتا ہے بلکہ اس ساری کارروائی کو اپنی یادداشت میں محفوظ بھی کرلیتا ہے کہ کس وائرس کے لئے کون سا طریقِ دفاع موثر ہے۔

ویکسین کا کام انسانی دفاعی نظام کو تربیت دے کر اسی یادداشت کو محفوظ کرنا ہے جس سے بعدازاں اصل حملہ ہونے پر پیشتر اس سے کہ وائرس اپنا کام دکھائے، دفاعی نظام حملہ آوروں کو تباہ کردیتا ہے۔

ان ویکسینز کو بڑے پیمانے پر تیار کرنے کے لئے کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ جبکہ کووڈ کے حالات میں دنیا کو مختصر وقت میں کثیر مقدار میں ویکسین چاہئے تھی۔اس لئے روایتی طریقہ کی بجائے مصنوعی mRNA کی بدولت کووڈ ویکسین کو تیار کیا گیا جس نے دنیابھر کی ضرورت کو کم سے کم وقت میں پورا کردیا۔ یہ غیرروایتی ویکسین کیسے کام کرتی ہے۔ اس کے لئے ہمیں mRNA یعنی messenger RNA کا کردار سمجھنا ہوگا۔جیسا کہ نام سے واضح ہے کہ یہ پیغام رساں RNA انسانی ڈی این اے کے دیئے ہوئے پیغام کو پروٹینز تیار کرنے والی فیکٹریز تک لے جاتے ہیں۔ان فیکٹریز کو رائبوسومز Ribosomes کہتے ہیں۔

ایک وائرس جب انسانی خلیوں میں داخل ہوتا ہے تو وہ خلیوں کو ہائی جیک کرکے ان پر مکمل کنٹرول سنبھال لیتا ہے اور اپنی جینیاتی مواد میں لکھی ہوئی ہدایات کو رائبوسومز تک بھجوانا شروع کردیتا ہے تاکہ وائرل پروٹینز تیار ہوں اور اس طرح وائرس اپنی کروڑہا کاپیاں تیار کرلیتا ہے۔ ان وائرل پروٹینز کے خلاف جسمانی دفاعی نظام بھی فعال ہوجاتا ہے اور آہستہ آہستہ ایسی وائرس مخالف پروٹینز جنہیں اینٹی باڈیز کہتے ہیں تیار کرلیتا ہے جو وائرس کو شکست دے سکیں۔ جب وائرس انسانی جسم میں داخل ہوتا ہے تو اس کی سطح پر موجود پروٹینز کی بدولت انسانی دفاعی نظام پہچان لیتا ہے کہ دشمن نے حملہ کیا ہے اور

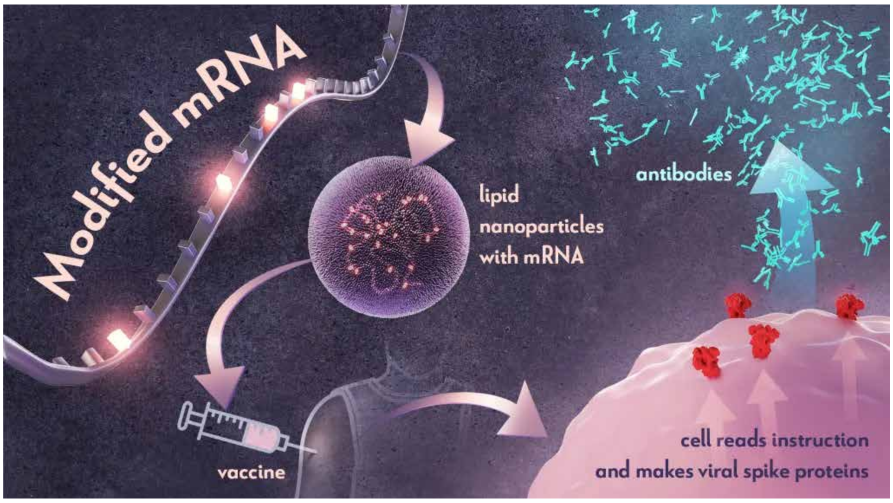

اس کے خلاف جنگ کی تیاری شروع کر دیتا ہے۔ اسے قوت مدافعت یا immunity کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اس نظام کو سمجھ کر سائنسدانوں کو یہ سوجھی کہ بجائے جسم میں مردہ وائرس داخل کرنے کے کیوں نہ ہم جسم میں براہِ راست ایسی ہدایات داخل کریں جن کی بدولت جسم وائرل پروٹینز تیار کرنا شروع کردے۔ چنانچہ mRNA کے ذریعہ اگر کسی وائرس کے جینیاتی مواد سے لی گئی ہدایات کو جسم میں داخل کیا جائے تو رائبوسومز اسی وائرس کی پروٹینز تیار کرنا شروع کردیں گے۔ اسی اصول کو مدِّنظر رکھتے ہوئے جب کووڈ کی وبا پھوٹی ہے تو کچھ سائنسدانوں نے کورونا وائرس کی سطح پر موجود پروٹینز جنہیں Spike Proteins کہتے ہیں، ان کی تیاری کا ''بلیو پرنٹ'' یعنی جینیاتی ہدایات حاصل کیں اور انہیں مصنوعی mRNA میں داخل کر کے ویکسین تیار کرلی۔ یعنی جب یہ ویکسین انسانی جسم میں داخل ہو تو جسم کورونا وائرس کی سطحی پروٹینز تیار کرنا شروع کردے جنہیں دیکھ کر جسم ویسی ہی مدافعت حاصل کرلے جیسی اصل کورونا وائرس کے داخل ہونے پر کرے گا۔ یہ یقیناً بہت بڑی کامیابی تھی۔

2023ء میں طِبّ کا نوبل انعام حاصل کرنے والے دونوں سائنسدانوں نے مصنوعی طور پر mRNA تیار کیا تھا۔ ان میں سے ایک Katalin Karikó اور دوسرے Drew Weissman ہیں جنہوں نے نوّے کی دہائی میں مصنوعی mRNA کی تیاری پر تجارب کرنا شروع کیے۔ جن سے بالآخر وہ یہ جاننے میں کامیاب ہوگئے کہ انہیں انسانی مدافعتی نظام کو متحرک کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ان کے اسی علم کو استعمال کرتے ہوئے کووِڈ کے خلاف mRNA ویکسینز تیار کی گئیں۔

ادب کا نوبل انعام

اس سال ادب کا نوبل انعام ناروے کے 64 سالہ مصنف Jon Fosse کو ان کے اختراعی ڈراموں اور نثر کے لئے دیا گیا۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ چند دن مطالعہ نہ کیا جائے تو گفتگو پھیکی ہونے لگتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں مطالعہ کتب کو آج بھی بہت اہمیت حاصل ہے۔ یورپ کے مہنگے ترین شہروں میں اگر بینکوں کی عمارتیں بڑی بڑی بنائی جاتی ہیں تو وہاں کتب کی دُکانیں بھی اپنی خوبصورتی اور بڑے سائز کی ہونے کے اعتبار سے نمایاں ہوتی ہیں۔ یہ دلکش بک شاپس اور لائبریریاں اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ یہاں کے باشندے کتابوں کے مطالعہ کو بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کتابوں سے اسی محبّت نے شاید ان قوموں میں حصولِ علم کو زندہ رکھا ہوا ہے۔

ایک وقت تھا جب مسلمانوں میں بھی کتب کی محبّت بہت زیادہ تھی۔ وہ حصول علم کے لئے دور دور کے سفر کرتے اور ہر نادر کتاب کو اپنی لائبریری کی زینت بنانا چاہتے۔ یہاں ایک واقعہ کا لکھنا بے جا نہ ہوگا جو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے کتب سے عشق اور احمدی خدام کی خلافت سے محبّت اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے پر تیار رہنے کو ظاہر کرتا ہے۔

حضرت مولوی غلام نبی مصریؓ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے شاگرد اور مدرسہ احمدیہ قادیان کے استاد تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کتابوں کے عاشق تھے کسی کتاب کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ کتاب صرف مصر کے کسی کتب خانہ میں موجود ہے، دنیا میں کہیں اور کسی جگہ دستیاب نہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا اے کاش یہ کتاب ہمیں دستیاب ہوجائے۔ شاگرد نے استاد کی بات سنی۔ سفر کی اجازت چاہی اور مصر روانہ ہوگئے۔ کوئی زادِ راہ پاس نہ تھا۔ توکل کا دامن پکڑا اور چل پڑے۔ راہ میں کسی مریض کا علاج کرنے کا موقعہ میسر آیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو شفایاب کیا تو اس کے ورثاء نے ایک قیمتی کمبل ان کی نذر کیا۔ بمبئی پہنچے تو ایک جہاز عدن جا رہا تھا۔ کمبل بیچا تو کرایہ کی رقم میسر آگئی۔ عدن پہنچ گئے وہاں سے ایک قافلہ کے ساتھ مصر چل پڑے۔ پیدل چلے جاتے تھے۔ مسافروں کا سامان اُٹھانے اور اونٹوں پر اتارنے لادنے کا کام کرتے اور کھانا میسر آجاتا۔ کبھی کبھار وہ انہیں اونٹ پر سوار ہوجانے کی اجازت بھی دے دیتا۔ آخر مصر جا پہنچے۔ کھجوروں کی گٹھلیاں چنتے پیچھے تو دو وقت کا کھانا میسر آجاتا۔ لائبریری میں کتاب موجود تھی مگر اس کو قلم سے نقل کرنے کی اجازت نہ تھی۔ پنسل سے نقل تیار کرتے۔ گھر پہنچ کر سیاہی سے اسے روشن کرتے اور اپنے مرشد کی خدمت میں بھیج دیتے۔ کئی سالوں میں کام مکمل ہوا۔ درمیان میں یہ آزمائش بھی آئی کہ کتب خانہ والوں نے کتاب کو پنسل سے نقل کرنے کی اجازت بھی منسوخ کردی۔ مولوی صاحب نے کتاب حفظ کرنا شروع کردی۔ جتنا حصہ حفظ کرتے گھر پہنچ کر لکھ لیتے۔ کئی برسوں میں یہ کام مکمل کیا۔ واپسی کا حکم ہوا تو اسی طریق سے واپس آگئے۔ (الفضل 4 جولائی 2015ء)

31 برس قید اور اَمن کا نوبل انعام

اس سال امن انعام کا حقدار ایران کی نرگس محمدی کو قرار دیا گیا جو ایران میں خواتین کو مساوی انسانی حقوق دلانے اور خواتین پر بے جا پابندیوں اور ظلم کے خلاف آواز اٹھائے ہوئے ہیں۔ انسانی حقوق اور آزادی کے لئے کی جانے والی کوششوں کے باعث انہیں ایرانی حکومت نے 13 مرتبہ گرفتار کیا، پانچ بار مجرم ٹھہرایا، 154 کوڑے لگائے اور مجموعی طور 31 برس کی قید سنائی ہوئی ہے۔ نوبل کمیٹی نے جب ان کے نام کا اعلان کیا تو اس وقت بھی نرگس محمدی قید ہی میں تھیں۔

سال 2022ء میں ایرانی پولیس کے ہاتھوں قتل ہونے والی نوجوان کرد خاتون مہسا امینی کے لئے ایران میں بہت بڑے سیاسی مظاہرے ہوئے۔ ''عورت۔ زندگی۔ آزادی'' کے نعرے کے تحت، لاکھوں ایرانیوں نے خواتین پر حکام کی بربریت اور جبر کے خلاف پُرامن احتجاج میں حصہ لیا۔ یہ نعرہ نرگس محمدی کی کوششوں یعنی عورت کے حقوق، اس کے باوقار زندگی گزارنے اور شخصی آزادی کی کوششوں کو دیکھتے ہوئے اپنایا گیا۔ انہوں نے جیل سے ان مظاہرین کے لئے حمایت کا اعلان کیا اور اس بات کو یقینی بنایا کہ مظاہرے ختم نہ ہوں۔ سال 2003ء میں نرگس محمدی نے شیریں عبادی کی قائم کردہ تنظیم میں شمولیت اختیار کی۔ شیریں عبادی کا تعلق بھی ایران سے ہے اور انہیں سال 2003ء میں امن کا نوبل انعام دیا گیا تھا۔

نرگس محمدی نے ایران میں رائج سزائے موت کے خلاف بھی آواز اٹھائی جس کے لئے انہیں گرفتار کیا گیا۔

اکنامک سائنسز

الفریڈ نوبل کی یاد میں اکنامک سائنسز میں Sveriges Riksbank پرائز کلاڈیا گولڈن کو ”خواتین کی لیبر مارکیٹ کے نتائج کے بارے میں ہماری سمجھ کو آگے بڑھانے کے لیے“ دیا گیا۔ کلاڈیا گولڈن نے امریکہ کا گزشتہ دوسو سال کا ڈیٹا اکٹھا کیا اور یہ سمجھنے کی کوشش کی کہ مختلف اوقات میں خواتین کی لیبر مارکیٹ میں نمائندگی میں اُتار چڑھاؤ کی کیا وجوہ تھیں۔

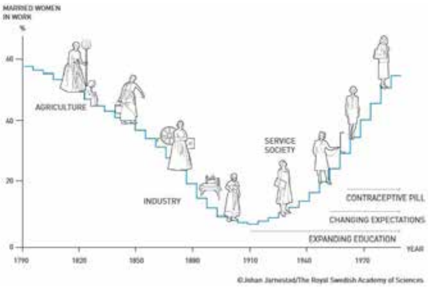

مثال کے طور پر انہوں نے یہ معلوم کیا کہ انیسویں صدی کے آغاز میں شادی شدہ خواتین جو پہلے شعبہ زراعت میں کام کر رہی تھی، صنعتی انقلاب آنے پر ان کی شرکت کم ہونا شروع ہوگئی۔ لیکن پھر بیسویں صدی کے اوائل میں سروس سیکٹر کی ترقی کے ساتھ اس میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ بیسویں صدی کے دوران، خواتین کی تعلیم کی شرح میں مسلسل اضافہ ہوا، اور زیادہ تر آمدنی والے ممالک میں اب وہ مردوں کے مقابلے میں کافی زیادہ ہیں۔ گولڈن نے یہ بھی ثابت کیا کہ مانع حمل ادویات نے بھی خواتین کو بہتر کیریر پلاننگ میں مدد فراہم کی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ احمدی والدین اپنے بچوں کی اس نہج پر تربیت کریں اور ان میں علوم حاصل کرنے کا شوق پیدا کریں تاکہ احمدی طلباعلم کے میدان میں ترقی کرتے ہوئے بنی نوع انسان کے لئے بے لوث خدمات بجا لائیں۔ اور جس طرح ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے اسلام احمدیت کا نام روشن کیا، مستقبل میں درجنوں احمدی سائنسدان ہوں جو نوبل انعام حاصل کرسکیں، آمین۔

ہائیک اینڈ سروائیو کیمپ

خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو 28،29 نومبر 2023ء کو Odenwald میں دوسرا ”ہائیک اینڈ سروائیو“ کیمپ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کیمپ کے انعقاد کا مقصد شاملین میں مشکل حالات کا سامنا کرنے کی قوت پیدا کرنا اور ان کے صبر، ہمت اور استقامت میں اضافہ کرنا تھا۔ کیمپ میں کل 38 احباب شامل ہوئے۔

مؤرخہ 28 نومبر کو صبح 10 بجے پروگرام کا آغاز ہوا جس میں کیمپ کے متعلق اہم ہدایات دی گئیں۔ شاملین کو چار گروپس میں تقسیم کیا گیا اور ہر گروپ میں ایک فرد کو کپتان مقرر کیا گیا۔ اسی طرح ہر گروپ میں ایک Mentor کو بھی شامل کیا گیا، جو مشکل حالات میں مدد کرتا اور مختلف گُر سکھاتا تھا۔ شاملین کو سروائیول کِٹ دی گئی جس میں ایک اگنیشن کمپاس، ایک چھری اور دیگر ضروری چیزیں شامل تھیں۔ علاوہ ازیں تمام شاملین کو کھانے کی کچھ ضروری اشیاء دی گئیں۔

کھانے کے بعد گروپس کو پہلا ٹاسک دیا گیا۔ ہر گروپ کو صرف ایک نقشہ اور ایک کمپاس کی مدد سے جنگل میں راستہ دیکھنا تھا۔ ہائیک کرتے ہوئے Mentors نے گروپس کو مختلف کام دیئے، جیسا کہ جنگل میں موجود مواد سے ہتھیار بنانا۔ چنانچہ ایک دوست نے اپنے بنائے ہوئے ”ہتھیار“ سے واضح فرق کے ساتھ مقابلہ اپنے نام کیا۔ انتظامیہ نے اسی دوران گیلی لکڑی سے ایک Camp Fire جلایا، اور ٹیم کے ایک شکاری عدیل صاحب نے دو ہرن پیش کئے۔ گروپس کی واپسی کے بعد ان کو دکھایا گیا کہ ہرن کی کھال کس طرح اُتاری جاتی ہے۔

اس کے بعد تمام شاملین نے بغیر تیل کے ہرن کا گوشت اپنے اپنے لیے بنایا۔ خدام نے یہ بھی کوشش کی کہ بغیر کسی چکناہٹ یا تیل کے انڈے تلیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ایک مجلس سوال و جواب کے دوران جامعہ احمدیہ کے ایک طالبِ علم کو ہدایت کی تھی کہ کسی دن صرف پانی میں انڈا تلیں جیسا حضور نے بھی اپنی طالبِ علمی کے زمانے میں کیا تھا۔

شام کو صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کیمپ میں تشریف لائے۔ آپ نے شاملین سے گفتگو کی اور ہر حال میں خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط رکھنے کی اہمیت کے بارے میں نصائح کیں۔ اس نشست کے اختتام کے ساتھ رات کے پہرے کے لیے ذمہ داریاں تقسیم کی گئیں۔

مؤرخہ 29 نومبر کو صبح نماز فجر کے بعد ہنگامی صورتِ حال کے لیے ٹریننگ دی گئی۔ اس پروگرام میں شاملین کو جنگل میں ایک زخمی شخص کو تلاش کرنا تھا۔ اس عمل میں دھماکوں کی آواز بھی شامل کی گئی تاکہ حقیقی زندگی میں اچانک پیش آنے والی صورتِ حال کو کسی قدر سمجھا جا سکے۔ ناشتہ کی تیاری کے بعد النصرت کی طرف سے تدفین کے عمل کے بارہ میں تربیت دی گئی۔ اس کے بعد اگلے تربیتی مرحلہ کے چار حصے تھے۔ Self-Defence، خیمہ اتارنے کی تربیت، فوری طبّی امداد، اور CBRN ایکسرسائیز۔ چنانچہ ان امور کے متعلق شاملین کو آگاہ کیا گیا۔

کیمپ کے اختتامی اجلاس میں اسناد تقسیم کی گئیں اور تمام شاملین سے ان کے تاثرات لیے گئے۔ اس طرح یہ کیمپ اختتام پذیر ہوا۔

(شاہ زیب احمد، ناظم اعلیٰ ہائیک اینڈ سروائیو 2023ء)

محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہوجائے گی

(مرتبہ: مکرم زاہد ندیم بھٹی صاحب۔ بائیوٹیکنالوجیسٹ)

چائے کے طبی فوائد

چائے کے بہت سے طبی فوائد ہیں۔ یہ ایک پُرسکون کرنے والا مشروب ہے جو ہماری توجہ اور فوکس کو بڑھانے میں مدد کرتا ہے، دل کا دوست ہے، کینسر کے خطرے کو کم کرتا ہے، آنتوں کے لیے اچھا ہے اور بلڈ شوگر کو منظم کرنے میں مدد کرسکتا ہے۔

چائے ایک مفید آپشن ہوسکتی ہے اگر آپ کافی کے مقابلے میں کم کیفین کے ساتھ ذائقے دار، کم کیلوری اور بغیر میٹھے کے گرم مشروب کی تلاش میں ہیں۔ ایک اوسط شخص کے لیے، جنھیں کیفین سے مسئلہ نہیں، روزانہ

تین سے چار کپ تک سیاہ چائے قابل قبول مقدار ہوسکتی ہے، جبکہ جو لوگ سبز چائے کا انتخاب کرتے ہیں وہ ذرا زیادہ مقدار سے زیادہ لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔

تاہم چائے کا بہت زیادہ استعمال آپ کی نیند میں خلل ڈال سکتا ہے اور کچھ لوگوں میں اضطرابی کیفیت پیدا کرسکتا ہے۔ اگر آپ کے ساتھ ایسا مسئلہ ہے تو چائے کے استعمال کو کم کرنے کی کوشش کریں اور اپنا آخری چائے کا کپ دوپہر میں پی لیں[1]۔

فون کی بیٹریاں پھٹتی کیوں ہیں؟

یہ سمجھنے کے لیے لتھیم بیٹریاں پھٹتی کیوں ہیں، یہ سمجھنا اہم ہے کہ یہ کام کیسے کرتی ہیں۔ ان میں دراصل ایک کیتھوڈ، ایک اینوڈ اور لتھیم موجود ہوتی ہے۔ کیتھوڈ اور اینوڈ کے درمیان ایک آرگینک لیکوڈ (مائع) ہوتا ہے جسے الیکٹرولائٹ کہتے ہیں اور ایک جالی نما جھلی جسے سیپریٹر کہا جاتا ہے۔ لتھیم اس سیپریٹر سے اینوڈ اور کیتھوڈ کے درمیان سفر کرتی ہے۔ اگر بیٹری بہت جلدی چارج ہو تو گرمی پیدا ہوتی ہے اور لیتھیم پلیٹس اینوڈ کے گرد پیدا ہوسکتی ہیں جن سے شارٹ سرکٹ بھی ہوسکتا ہے۔

اس حوالے سے کچھ تدابیر آپ کے فون کی بیٹری کو طویل عرصے تک کام کرنے کے قابل بنا سکتی ہیں اور آپ کو ممکنہ حادثے سے بچانے میں مددگار بھی ہوسکتی ہیں۔

1۔ سب سے تازہ ترین سافٹ ویئر اپڈیٹ کریں۔

2۔ فون کے اوریجنل یا سرٹیفائڈ چارجرز کا استعمال کریں کیونکہ دیگر چارجرز میں پاور ڈیلیوری یعنی واٹس وولٹس وغیرہ مختلف ہوسکتی ہے۔

3۔ فون کو بہت زیادہ یا بہت کم درجہ حرارت سے دور رکھیں۔ صفر سے 35 ڈگری موزوں درجہ حرارت ہے۔

4۔ اپنے فون کی چارجنگ کو 20 سے 80 فیصد کے درمیان رکھنے کی کوشش کریں اور فون کو کبھی مکمل یعنی 100 فیصد چارج نہ کریں

5۔ فون کو رات بھر چارجنگ پر نہ لگائیں اور اگر بیٹری پوری چارج ہو جائے تو اسے چارجنگ سے فوری ہٹالیں۔

6۔ نگرانی کرتے رہیں کہ بیٹری بہت جلدی ختم تو نہیں ہورہی وغیرہ

7۔ اگر محسوس ہو کہ موبائل گرم ہو رہا ہے یا بیٹری پھولی ہوئی ہے تو اسے فوری طور پر کسی کمپنی سے منسلک ریپئر شاپ پر لے جائیں[2]۔

زیادہ پانی پینے سے موت کا امکان

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک ہی وقت میں بہت زیادہ پانی پیتا ہے، مثال کے طور پر، سخت ورزش کے بعد، تو یہ پانی ہائپوناٹریمیا Hyponatremia کا سبب بن سکتا ہے۔

اگر کوئی شخص اس حالت کا شکار ہو جائے تو اس کے جسم میں گردے کمزور ہو جاتے ہیں اور جسم سے پانی کی مناسب مقدار نہیں خارج کر پاتے۔ اس صورت میں خون میں سوڈیم کی مقدار بڑھ جاتی ہے کیونکہ جسم میں پانی بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ یہ پانی جسم میں موجود معدنیات کو حل کرنا شروع کر دیتا ہے۔

اگر سوڈیم بڑھ جائے تو بخار ہو سکتا ہے، ٹانگوں میں کمزوری محسوس ہوتی ہے اور انسان زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہو سکتا ہے۔

اس کی علامات میں متلی اور قے، سر درد، الجھن، توانائی کی کمی، غنودگی اور تھکاوٹ، بے چینی اور چڑچڑاپن، پٹھوں کی کمزوری، اکڑن یا درد، دورے پڑنا، یا کوما میں چلے جانا شامل ہے[3]۔

1- https://www.bbc.com/urdu/articles/c8825r341mro

2- https://www.bbc.com/urdu/articles/crg8wejd2v8o

3- https://www.bbc.com/urdu/articles/c0wylkv3l2no

ملکی و عالمی خبریں

منور علی شاہد

یورپی یونین کا مہاجرین سے متعلق قوانین میں اصلاحات پر اتفاق

یورپی یونین کے ممبر ممالک اور پارلیمنٹ نے 20 دسمبر 2023ء کے دن تارکین وطن سے متعلق قوانین میں اہم ترامیم پر اتفاق کر لیا ہے۔ جرمن خبر رساں ادارہ DW کے مطابق ان اصلاحات کا بنیادی مقصد غیر قانونی ہجرت کو کم کرنا، جن کی پناہ کی درخواستیں مسترد ہو چکی ہوں ان کی جلد ملک بدری، سرحدی حراستی مراکز کی تشکیل، غیرقانونی تارکین وطن کی آمد کی تیز رفتار جانچ پڑتال شامل ہیں۔معاہدے کے مطابق سیاسی پناہ کے متلاشی پناہ گزینوں کو دیگر ممبر ممالک میں بھیجا جاسکے گا۔ان تمام اصلاحات پر اتفاق رائے کے بعد ان کو ایک معاہدے کی شکل دی گئی ہے۔

اسرائیل کو ریاست تسلیم کرنے کی شرط

اسرائیل حماس لڑائی کس سطح تک پہنچ گئی ہے اس کا اندازہ جرمنی کی ایک ریاست زاکسن کی اس نئی پالیسی سے لگایا جاسکتا ہے جس کے مطابق ریاست میں مقیم افراد کے لئے لازم قرار دیا گیا ہے کہ جرمنی شہریت لینے کے لئے یہ لکھ کر دینا ہوگا کہ وہ اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں اور اسرائیل کے بطور ریاست وجود کے خلاف کسی بھی کوشش کی مذمت کرتے ہیں۔ زاکسن ریاست کے حکام کے مطابق یہ پابندی عوامی بے چینی کو روکنے اور یہود دشمنی سے نپٹنے کے لئے لگائی جارہی ہے۔خبر کے مطابق شہریت کے قوانین وفاقی سطح پر بنتے ہیں مگر ان پر عمل درآمد ریاستوں پر منحصر ہوتا ہے۔

سابق امریکی صدر ٹرمپ نا اہل قرار

سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کو اگلے سال کے لئے نااہل قرار دے دیا گیا ہے۔منگل 18 نومبر کی شام امریکی ریاست کولوراڈو کی سپریم کورٹ نے اپنا فیصلہ سنایا جس میں ٹرمپ نااہل قرار دیئے گئے۔ عالمی ذرائع ابلاغ کی خبروں کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ کو کیپیٹل ہل پر حملے میں ان کا کردار ثابت ہونے پر یہ سزا سنائی گئی ہے۔ سپریم کورٹ نے اپنے فیصلے میں بغاوت کی شق کا بھی حوالہ دیا ہے۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق اب ٹرمپ صدارتی انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے۔اس فیصلے پر ردعمل دیتے ہوئے ٹرمپ کے ترجمان نے امریکی سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کا عندیہ دیا ہے۔

خشک سالی سے 100 ہاتھی ہلاک

زمبابوے کے سب سے بڑے نیشنل پارک میں خشک سالی کے باعث 100 ہاتھیوں کی ہلاکت کی خبر عالمی ذرائع ابلاغ کی زینت بنی ہوئی ہے۔ جنوبی افریقی ملک زمبابوے میں موسمیاتی تبدیلیوں کے باعث گرمی کی شدت سے پانی کی کمی واقع ہو رہی ہے جس کے باعث اتنی بڑی تعداد میں ہاتھی ہلاک ہوئے ہیں۔ حکام نے خبردار کیا ہے کہ ان ہلاکتوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔ تفصیلات کے مطابق مرنے والوں میں بڑی تعداد بڑی عمر کے ضعیف اور بیمار ہاتھیوں کی تھی جو پانی کی تلاش میں دور دور تک جانے سے قاصر تھے۔

ایک روز میں مزید 100 فلسطینی شہید

عارضی جنگ بندی کی کوششوں کے باوجود غزہ میں فلسطینیوں کی شہادت کا سلسلہ جاری ہے۔ 20 دسمبر کے روز بمباری میں مزید 100 نہتے فلسطینی شہید کر دیئے گئے اور 7 اکتوبر 2023ء سے اب تک شہید ہونے والوں کی تعداد بیس ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق اسرائیلی فوج غزہ کی پٹی کے شمالی اور جنوبی علاقوں پر کی جانے والی بمباری کی زد میں پناہ گزینوں کے کیمپ بھی آئے ہیں۔غزہ میں 'جبالیہ' سب سے بڑا کیمپ ہے جس میں ایک لاکھ سولہ ہزار پناہ گزین ہیں۔ خوراک اور پانی تو بند ہے لیکن بمباری روز ہو رہی ہے۔

برلن تا پیرس نائٹ ٹرین

11 دسمبر 2023ء سے براستہ برسلز برلن تا پیرس نائٹ ٹرین 'Nightjet' کا دوبارہ آغاز ہوا ہے جو ابتداءً ہفتہ میں تین بار سفر کرے گی۔ 2014ء میں مسافروں کی عدم دلچسپی کے باعث اسے بند کر دیا گیا تھا۔ آئندہ اس نائٹ ٹرین کی مقبولیت کی روشنی میں اکتوبر 2024ء میں مزید ٹرینیں چلانے کا فیصلہ ہوگا۔مغربی یورپ کے چار ممالک کی ریل کمپنیاں اسے چلائیں گی اور تین دارالحکومتوں کو ملائیں گی۔

(مرتّبہ: مدبّر احمد خان)

دِلّی جو ایک شہر تھا

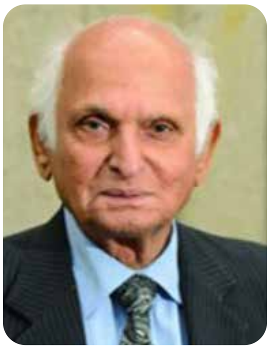

انتظار حسین

انتظار حسین کی کتاب ''دِلّی تھا جس کا نام'' سے چند اقتباسات

بارہویں صدی تمام ہوئی۔ اب تیرہویں صدی شروع ہے۔ دِلّی اب اَور ہی رنگ میں رنگی جا رہی ہے۔ جنہوں نے اس شہر میں فتح کے جھنڈے گاڑے ہیں وہ دور پار سے آئے ہیں۔ ان کے طور طریقے اَور ہیں۔ ان کی زبان الگ، دین و مذہب الگ، رہن سہن الگ، تعمیر کے نقشے الگ۔ اسی حساب سے دِلّی بدل رہی ہے۔ شہاب الدین غوری تو مار دھاڑ کر کے چلا گیا مگر اپنے معتمدِ خاص قطب الدین ایبک کو یہاں انتظام کرنے کے لیے چھوڑ گیا اور جب شہاب الدین کی آنکھ بند ہوگئی تو وہ باقاعدہ بادشاہ ٹھہرا اور قطب الدین ایبک سے سلطان قطب الدین ایبک بن گیا۔ قطب مینار اسی نے کھڑا کیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کی تکمیل سلطان التمش نے کی۔...

ہاں دِلّی کا ایک اَور کرشمہ دیکھیے۔ کیسا کیسا فاتح آیا اور اس نے یہاں اپنی فتح کا جھنڈا گاڑا۔ مگر اسی بیچ ایک حسین مہ جبین شہزادی تختِ سلطنت پر رونق افروز ہوئی۔ اور اس نے بھی اپنے زمانے میں بڑے کرّو فر سے حکومت کی۔ یہ التمش کی بیٹی رضیہ سلطانہ تھی۔ مگر اس سلطانہ کو بھی اس کا عشق لے بیٹھا۔ اس کا دل یاقوت نامی ایک سردار پر آ گیا۔ اور ایسا آیا کہ اس سے بیاہ رچا لیا۔ یاقوت بے چارہ ابی سینیا کی کالی مٹی۔ حیثیت غلام والی۔ ترک سرداروں کی ترکمانی غیرت نے جوش مارا اور بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی۔ رضیہ اس عشق کے چکر میں تخت سے بھی محروم ہوئی اور جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھی۔...

اُجڑنے بسنے کی داستان تو چلتی رہے گی۔ مگر یہ بھی تو دیکھتے چلیں کہ اب دِلّی کا نقشہ کیا ہے۔ یہ تو بادشاہی چو چلے تھے کہ جو تخت پہ بیٹھا اس نے اپنا ایک محل کھڑا کیا۔ اردگرد امرا نے اپنی حویلیاں تعمیر کرلیں۔ اور بادشاہ سلامت نے سمجھ لیا کہ انہوں نے ایک الگ دِلّی بسا لی ہے۔ مگر واقعہ یوں ہے کہ ایک دِلّی وہ تھی جس نے رائے پتھورا کے ساتھ آخری سانس لیا اور اپنی ساری تہذیب کے ساتھ مٹ گئی۔ اس کے بعد باہر سے آنے والے فاتحین نے اس قدیم بستی میں قدم رکھا اور اسے ایک نئے سانچے میں ڈھالنے کی طرح ڈالی۔ اور لیجیے اب دِلّی میں نیا نقشہ جم چکا ہے۔ شہر شاد آباد۔ اہل خوش و خرم۔ خلقت رنگ رنگ کی۔ کوئی ہندو کوئی مسلمان۔ کوئی ترک کوئی افغان۔ کوئی ہندی کوئی ایرانی۔ معاشرتی زندگی میں رنگارنگی ہے۔ شہر میں امی جمی ہے۔ گلی کوچوں میں بازاروں میں گہما گہمی ہے۔ سرائیں آباد ہیں۔ سرایوں سے زیادہ چنڈو خانے آباد ہیں۔ پیاسوں کا ایک جھمگھٹا چنڈو خانوں میں۔ دوسرا جھمگھٹا کنوؤں پر، تالابوں اور حوضوں پر۔ بازاروں میں راہیں صاف شفاف۔ صراف کے مقابل صراف۔ ہر قسم کا دکاندار، ہر رنگ کا ہنر مند اپنی اپنی ٹھیک پہ جما بیٹھا ہے۔

تو اب مقامی اور بیرونی رنگ گھل مل کر ایک نئی وحدت میں ڈھل چکے ہیں۔ ایک نئے معاشرے کی نمود ہے۔ ایک نئی تہذیب ظہور کر رہی ہے۔ دربار کی اپنی شان و شوکت۔ خانقاہوں کا اپنا وقار۔ گلی کوچوں کی اپنی گہما گہمی۔ بازاروں کا اپنا بھیڑ بھڑکا۔ اور ایک شاعر ہے جس کا ایک قدم دربار میں ہے، دوسرا قدم خانقاہ میں۔ پھر شہر کے گلی کوچے اور بازار بھی اس کے قدموں کی زد میں ہیں۔ دربار میں اور دربار سے دور شیراز تک اس کی فارسی شاعری کا طوطی بولتا ہے۔ اور اس زور پر طوطیِ ہند کا خطاب پایا ہے۔ مگر گلیوں بازاروں میں وہ دوسری ہی زبان میں رواں نظر آتا ہے۔...

چلتے چلتے پیاس لگی۔ دیکھا سامنے کنوئیں پر چار پنہاریاں پانی بھر رہی ہیں۔ قریب جاکر پانی مانگا۔ ایک بولی، واری جاؤں، تم امیر خسرو ہو نا؟ جنہوں نے گیت لکھے ہیں اور جن کی پہیلیاں کہہ مکرنیاں مشہور ہیں۔ ہاں بی بی مَیں خسرو ہوں۔ پیاس لگی ہے۔ پانی پلا اور ثواب لے۔ ناں، یوں نہیں۔ پہلے ہمارے لیے کچھ کہہ دو۔ ارے بی بی تیرے لیے کیا کہہ دوں۔ اچھا یوں کرو کہ کھیر پہ کوئی بول کہہ دو۔ دوسری بولی چرخے پہ بھی کوئی بول ہو جائے۔ تیسری بولی ڈھول پہ کوئی بات ہو جائے۔ چوتھی نے کتے پہ کچھ کہنے کی فرمائش کر ڈالی۔ شاعر بہت زچ ہوا مگر فوراً ہی رواں ہوگیا۔

کھیر پکائی جتن سے، چرخا دیا جلا
آیا کتا کھا گیا، تو بیٹھی ڈھول بجا

کیا یہ محض ہنسی دل لگی ہے۔ یہ تو کسی نئی زبان کا ظہور ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔ یہ تو ہونا ہی تھا۔ آخر کوئی تہذیب گونگی تو پیدا نہیں ہوتی۔ اپنی زبان اپنے ساتھ لاتی ہے تو دِلّی کی آغوش میں ایک نئی تہذیب کے ساتھ ساتھ ایک نئی زبان بھی پل بڑھ رہی ہے یعنی اردو اب اپنا قد نکالنے لگی ہے۔

(''دِلّی تھا جس کا نام''، انتظار حسین، سنگ میل پبلیکیشنز، 2003، لاہور، صفحہ 14 تا 18)

' کرنا دعائے بخشش، یاد آؤں جب کبھی میں '

محترم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مرحوم مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر خیر

معروف مبلغ سلسلہ محترم ڈاکٹر مولانا محمد جلال شمس صاحب حال یوکے مؤرخہ 19 دسمبر 2023ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بعمر 79 سال اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم 4 دسمبر 1944ء کو رائے محمد امیر صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھاکا بھٹیاں کے ہاں پیدا ہوئے۔ جنہیں 1928ء میں بمقام شاہ مسکین منعقد ہونے والے جلسہ سیرت النبی ﷺ کے موقع پر مکرم سیّد لال شاہ صاحب کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ آپ کے والد محترم کی وفات کے بعد آپ کی والدہ کی شادی محترم صوفی نذیر احمد صاحب کے ساتھ ہوئی جو محمد آباد اسٹیٹ سندھ میں بسلسلہ روزگار مقیم تھے۔ چنانچہ مرحوم ڈاکٹر صاحب نے ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ 1959ء میں آپ ربوہ چلے آئے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی آٹھویں کلاس میں داخل ہوئے۔ دو سال بعد آپ جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخل ہوئے اور 1969ء میں شاہد کی ڈگری حاصل کر کے میدانِ عمل میں قدم رکھا۔ جامعہ کی پڑھائی کے دوران ہی میٹرک، ایف اے اور مولوی فاضل (بورڈ میں سیکنڈ پوزیشن میں) کے امتحانات پاس کیے۔ جامعہ احمدیہ کے گرانقدر علمی رسالہ ''مجلۃ الجامعہ'' کے ایڈیٹر بھی رہے۔

جامعہ احمدیہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد کچھ عرصہ پاکستان کے شہر اوکاڑہ میں مربی سلسلہ رہے پھر آپ کا انتخاب ترکی زبان سیکھنے کے لئے ہوا چنانچہ آپ نے ماڈرن لینگوئج انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد سے ترکی زبان کا ڈپلوما حاصل کیا اور پھر مزید تعلیم کے لئے استنبول (ترکی) بھجوائے گئے جہاں سے آپ نے ترکی زبان میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

8 ستمبر 1988ء کو آپ کا تقرر جرمنی میں ہوا جہاں آپ 27 اگست 2007ء تک رہے آپ نے Gerlingen (12 اگست 1990ء تک)، مہدی آباد (6 اپریل 1995ء تک)، ہمبرگ (1998ء تک)، کولون (19 جولائی 1998ء تک) اور میونسٹر (6 جولائی 2006ء تک) میں بطور مربی سلسلہ خدمات سرانجام دیں۔ اپنے سپرد جماعتوں کے احباب کی تعلیم وتربیت کے ساتھ ساتھ جرمنی بھر میں ہونے والی ترک احباب کے ساتھ تبلیغی نشستوں میں شرکت کرتے رہے۔ گاہے گاہے مرکز کی ہدایت پر سابق سوویت یونین کی بعض ریاستوں اور ترکی کا دورہ کر کے فریضہ تبلیغ کے ساتھ ساتھ احباب جماعت کی تعلیم وتربیت کا کام کرتے رہے۔ ایسے ہی ایک دورہ کے دوران 2002ء میں کسی شر پسند کی شکایت پر آپ کے خلاف ترکی میں ایک مقدمہ قائم کر کے آپ کو اور دو ترک نو احمدیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ چنانچہ آپ ساڑھے چار ماہ کے لیے ترک جیل میں اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ جرمنی قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر آپ جماعت احمدیہ آسٹریا کے نگران مربی سلسلہ بھی رہے اور وقفہ وقفہ سے ہفتہ دو ہفتہ کے دورے پر وہاں جایا کرتے تھے۔

27 اگست 2007ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر انگلستان چلے گئے اور مرکزی ترکش ڈیسک کے انچارج کی حیثیت سے تادمِ واپسیں خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ اسی دوران آپ کو ترکی زبان میں ترجمہ قرآنِ کریم از محترم ڈاکٹر عبدالغفّار صاحب پر نظر ثانی کے بعد اس کا نیا ایڈیشن شائع کرانے کی توفیق بھی ملی۔

آپ کی شادی 1973ء میں محترمہ طاہرہ تسنیم بنت مکرم محمد شریف کھوکھر معلّم وقف جدید سے ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا، جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 28 دسمبر 2023ء کو مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی اور اگلے روز خطبہ جمعہ میں ان کے اوصافِ حمیدہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک قابل، لائق اور سادہ اور وفادار واقفِ زندگی تھے... کمال درجہ کی ذہانت اور فطانت اور زیرکی سے اللہ تعالیٰ نے ان کو نوازا... علمی شخصیت تھے آپ۔ مطالعہ کتب کا شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کی کتب اور خطابات کا بہت باریک بینی سے مطالعہ کرتے۔ کتب پر ہی نوٹس لیتے رہتے تھے۔ جماعتی کتب کے علاوہ غیر جماعتی مختلف علوم وفنون کی کتب پڑھنے کا بھی شوق رکھتے تھے۔ بہت نکتہ رَس شخصیت تھے۔ اور دوستوں اور عزیزوں سے علمی گفتگو بھی جب کرتے بڑی باریکی سے نکتے بیان کرتے۔ جہاں مشکل پیش آتی جوان کو سمجھ نہ آتی تو یہ نہیں تھا کہ کوئی کسی قسم کا تکبر ہو بلکہ جونیئر مربیان سے بھی راہنمائی لیتے تھے۔ زبانیں سیکھنے کی خداداد صلاحیت تھی اور ملکہ حاصل تھا... تقریر وتحریر کا ملکہ بھی بہت اچھا تھا آپ کو... حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد بھی کمال حد تک بجا لاتے تھے۔ رشتہ دار ہوں غیر رشتہ دار ہوں سب سے یکساں محبّت کرنے والے بہت سے لوگوں نے خط لکھے ہیں مجھے۔ ہمدرد اور بے تکلّف وجود تھے۔ ملاقات کے بعد یادوں کے انمٹ نقوش چھوڑ جاتے تھے۔ متوکل علی اللہ انسان تھے۔ غرباء، مساکین اور قابل امداد افراد کی خاموشی سے مدد کرتے تھے۔ خلافت سے بہت پیار اور والہانہ عشق رکھتے تھے۔ سچی خوابیں دیکھنے والے، صاحب رؤیا تھے۔ ذکر الٰہی بہت زیادہ کرنے والے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ غیر معمولی عفو ومغفرت کا سلوک فرمائے، اپنی رضا کی جنّتوں میں داخل کرے اور اپنے حبیب ﷺ کے قدموں میں جگہ عطا فرما کر بلندی درجات کے سامان کرے اور آپ کی روحانی وجسمانی نسلوں کو آپ کا قائمقام بنائے، آمین ثم آمین۔

اُذکُروا مَوتاکُم بِالخَیر

مکرم حمید اللہ ظفر صاحب۔سیکرٹری تحریک جدید جرمنی

’شاگرد نے جو پایا استاد کی دولت ہے‘

مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بھامڑی مرحوم کا ذکرِ خیر

میرے والدین کے بہت سے احسانوں میں سے ایک احسان یہ ہے کہ انہوں نے مجھے پانچویں کلاس کے بعد ربوہ کے پاکیزہ ماحول میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخل کروا دیا۔ وہاں مجھے کچھ عرصہ بورڈنگ ہاؤس میں رہنے کا موقعہ ملا۔ سکول کے اساتذہ نہایت اعلیٰ اخلاق اور کردار کے مالک، شریف النفس، خدا دوست، ہمدرد، خیرخواہ اور بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ بلکہ یہ کہنا درست بلکہ صد فی صد درست ہوگا کہ انہیں دیکھ کر بزرگ استاد کا نقشہ ذہن میں ابھرتا ہے۔ آج میں اپنے محسن و بزرگ استاد مکرم محمد ابراہیم صاحب بھامڑی کا ذکرِ خیر کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

محترم محمد ابراہیم صاحب بھامڑی کی پیدائش بھامڑی گاؤں میں ہوئی۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے والد محترم چوہدری عبدالکریم صاحب کے ذریعہ ہوا جنہوں نے 1918ء میں بیعت کی۔ اپنے گاؤں میں پرائمری کی چار کلاسیں پاس کرنے کے بعد محترم ابراہیم صاحب بھامڑی اور آپ کے چار سال چھوٹے بھائی عبدالعزیز صاحب بھامڑی 1926ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوگئے۔ دونوں بھائی سات سال تک مدرسہ احمدیہ اور دو سال تک جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے روزانہ پانچ میل پیدل سفر کرتے رہے۔ آپ کی خدمات سلسلہ کا جائزہ لیا جائے تو کچھ اس طرح بنتا ہے۔حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پی اے 3سال، امپریسٹ کلرک 3سال، تعلیم الاسلام ہائی سکول 28سال اور وقف جدید 20سال۔ اس طرح آپ کی خدمات کا کل 54سال کا طویل عرصہ بنتا ہے اور ان خدمات کے ساتھ ساتھ بطور صدر محلہ دارالنصر غربی خدمات کے 50سال بھی ہیں۔ 1949ء میں فرقان فورس میں خدمت کی توفیق پائی جس کے اعتراف میں آپ کو تمغۂ پاکستان سے بھی نوازا گیا۔ آپ نے اپنی زندگی میں چار مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا۔ اس طرح درثمین، کلامِ محمود، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے سینکڑوں اشعار آپ کو زبانی یاد تھے۔ آپ کی عمر 100 سال سے زائد تھی لیکن جب بھی فون پر بات ہوتی وہی پُرشوکت آواز، دبدبہ اور خداداد حافظہ کا یہ عالم کہ نام سنتے ہی سارا حدود اربعہ بیان کر دیتے۔ میرے علاقہ کے گردونواح کے دیہات کے نام ہی ازبر نہیں بلکہ تمام شاگردوں کے نام بتاتے اور یہ بھی بتا دیتے کہ کون اس دنیا سے رُخصت ہو چکا ہے اور کون زندہ ہے۔ بعض کی اولاد سے بھی متعارف تھے۔

مجھ ناچیز کے ساتھ ان کا تعلق نہایت مشفقانہ تھا جسے دیکھ کر شفقتِ پدرانہ کا گماں ہوتا تھا۔ آپ نے 28 سال تک تعلیم الاسلام ہائی سکول میں پڑھایا۔ سکول میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ آپ بورڈنگ میں ٹیوٹر بھی تھے اور کچن کے انچارج بھی۔ سکول میں تدریس کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے آپ پانچوں نمازیں بورڈنگ کی مسجد میں پڑھایا کرتے تھے۔ نماز فجر دارالنصر سے آکر پڑھاتے۔ پھر قرآنی علوم سے اخذ شدہ فی البدیہہ درس دیتے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ اشعار ترنم کے ساتھ پڑھتے جو درس کو ایسا دلچسپ بنا دیتے کہ درس سنتے چلے جانے کی تمنا رہتی۔ قرآنِ مجید کی جلد کرواتے وقت دو صفحات کے درمیان ایک خالی صفحہ لگاتے جس پر نوٹس لیتے۔ درس کے بعد گھر چلے جاتے اور تیار ہو کر سکول آتے، نماز ظہر پڑھا کر گھر چلے جاتے اور عصر تک آرام کرتے۔ اکثر اوقات مجھے ساتھ لے جاتے تھے اور پھر نماز عصر کے لیے بورڈنگ آجاتے تھے۔ عصر کے بعد بھی درس ہوتا تھا اس کے بعد کھیلوں کا وقفہ۔ مغرب کے بعد کھانا۔ کچن کا انچارج ہونے کے باعث سودا سلف آپ منگوایا کرتے تھے۔ میرے یہ بزرگ اور محترم استاد دیانت داری کا ایسا پیکر تھے کہ مَیں نے بارہا دیکھا کہ سودا لکھتے وقت وہ اس طرح لکھتے کہ جو کچھ لکھا جائے اس میں ردّوبدل ممکن نہ ہو۔ اس زمانہ میں ایک طالب علم کا ماہانہ خرچ کم و بیش 45 سے 50 روپے کے لگ بھگ تھا۔ کوئی چیز لینی ہوتی تو پرچی لکھی جاتی۔ اس پر کھاتہ نمبر لکھتے۔ سپرنٹنڈنٹ صاحب سے دستخط کرواتے اور نیروبی ہاؤس سے چیزیں لیتے۔ میرے پر بہت اعتماد تھا۔ ایک مرتبہ میں کسی کام سے سکول سے چھٹی لے کر گیا۔ میرے ایک بورڈنگ کے ساتھی مکرم محمد رشید آف بھڈال ضلع سیالکوٹ نے شرارت کی اور جب محترم بھامڑی صاحب پڑھانے آئے تو ان سے کہا کہ آپ کا شاگرد تو سکول سے پھُٹ گیا ہے۔ یعنی بغیر اجازت چلا گیا ہے۔ آپ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تم جھوٹ بولتے ہو۔ حمید اللہ کبھی سکول سے بغیر بتائے نہیں جا سکتا۔ شام کو جب رشید صاحب مجھ سے ملے تو سارا واقعہ سنا کر کہنے لگے کہ تم قتل بھی کر آؤ تو وہ کبھی نہیں مانیں گے۔ مَیں نے جواباً کہا کہ انہیں پتہ ہے کہ میں قتل نہیں کر سکتا۔

ایک دلچسپ واقعہ ایسا بھی ہے جسے میں نہیں بھول سکتا۔ جیسا کہ پہلے بیان کر چکا ہوں کہ وہ مجھے ظہر کے بعد اپنے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ جب سکول میں امتحانات ہوتے تو مجھ پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے مختلف کلاسوں کے پرچے نمبر لگانے کے لیے مجھے بھی دے دیتے۔ نویں کلاس کا ایک امتحان تھا۔ میں نے درخواست کی کہ میرے پرچہ پر آپ نمبر لگائیں تو فرمانے لگے کہ تم خود لگاؤ۔ مَیں نے جب نمبر لگا لیے تو کہنے لگے کہ اپنا پرچہ دکھاؤ۔ جس پر میں نے 93/100 نمبر لگائے تھے۔ مجھ سے پوچھا کہ زیادہ نمبر تو نہیں لگائے؟ میں نے ادب سے کہا ایک

نمبر بھی کاٹ کر دکھائیں۔ خیر میں نے وہ پرچہ سنبھال لیا اور سالانہ امتحان کا انتظار کرنے لگا۔ جب سالانہ امتحانات کا وقت آیا تو میں نے ماسٹر صاحب سے کہا کہ باقی پرچے تو میں دیکھ لوں گا لیکن اس مرتبہ میرا پرچہ آپ خود چیک کریں۔ کہنے لگے ٹھیک ہے۔ میرا خیال تھا کہ 90 تک تو نمبر آ ہی جائیں گے۔ خیر استاذی المکرّم نے پرچے پر نمبر لگائے۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ماسٹر صاحب نے میرے نمبر 93/100 ہی لگائے۔ میں نے نوماہی امتحانات والا پرچہ نکال کر ان کے سامنے رکھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا یہ مصرع پڑھا ؎

’شاگرد نے جو پایا استاد کی دولت ہے‘

ماسٹر صاحب بہت خوش ہوئے اور مجھے محبّت سے گلے لگالیا اور فرمایا یہ نہیں کہ مجھے تم پر اعتماد نہیں بلکہ اب تو اعتماد اَور پختہ ہوگیا ہے، الحمدللہ علیٰ ذالک۔

آپ اپنے شاگردوں سے بڑی فیاضی سے پیش آتے اور آپ کے شاگرد بھی آپ کے گرد محبّت کا ہالہ بنائے رکھتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ آپ وقفِ عارضی کے لیے ترگڑی ضلع گوجرانوالہ تشریف لے گئے۔ آپ کے شاگردوں نے وہاں بذریعہ خطوط رابطہ رکھا اور معلوم کرتے رہے کہ آپ کب واپس آئیں گے۔ آپ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں میں ہے اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔

آپ 17 دسمبر 2023ء کو ایک نہایت کامیاب زندگی گزار کر ربوہ میں بعمر 109 سال اپنے خالقِ حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے، اناللہ و انا الیہ راجعون۔

مؤرخہ 29 دسمبر 2023ء کو حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا: بڑے پیار اور محبّت اور شفقت کرنے والے تھے۔ مَیں بھی ان کا شاگرد رہا ہوں۔ انہوں نے سختی بھی کی۔ بلکہ مَیں ان کو جب ناظر اعلیٰ تھا ان کی سختی یاد کروایا کرتا تھا تو ہنس دیا کرتے تھے۔ لیکن ساتھ ہمدردی ہوتی تھی، اصلاح کی غرض ہوتی تھی۔

نمازِ جمعہ کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ماسٹر صاحب مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں بھی ان کے نیک نمونہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ایک پُرجوش داعی الی اللہ

مکرم حمید احمد اختر صاحب مرحوم

مکرم زبیر خلیل خان صاحب سابق نیشنل سیکرٹری تبلیغ، جماعت احمدیہ جرمنی

جماعت احمدیہ جرمنی کے ایک معروف اور کامیاب داعی الی اللہ مکرم حمید احمد اختر صاحب کی وفات مؤرخہ 10 ستمبر 2023ء کو ہوئی۔ آپ کے حالاتِ زندگی اور ذکرِ خیر اخبار احمدیہ جرمنی کے اکتوبر 2023ء کے شمارہ میں شائع ہوچکے ہیں۔ آپ بہت شریف النفس اور نافع الناس وجود تھے۔ دعوت الی اللہ کے ذریعہ بہتوں کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ اس ضمن میں آپ کی مساعی کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

1992ء کے آخر اور 1993ء کے آغاز میں بوزنین جنگ کی وجہ سے بلقان خطہ سے بڑی تعداد میں مہاجرین جرمنی آنا شروع ہوگئے جنہیں جرمن حکومت نے مختلف علاقوں میں پناہ گاہیں مہیا کیں۔ جرمنی جماعت کے شعبہ تبلیغ کے تحت ان مہاجرین کی مدد اور ان تک جماعت کا پیغام پہنچانے کا منصوبہ بنایا گیا۔ اس وقت نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرم مقصود الحق صاحب نے خاکسار کو انچارج بوزنین سیل مقرر کیا۔ شعبہ تبلیغ جرمنی کی راہنمائی میں بوزنین سیل میں ایک ٹیم بنائی گئی جس میں مکرم حمید احمد اختر صاحب بھی شامل تھے۔ آپ نے جماعتی پیغام کو گھر گھر انفرادی رابطوں کے ذریعہ پہنچانے کا خیال پیش کیا اور اس کے لیے اپنا تمام وقت جماعتی کاموں میں صَرف کرنے کی پیشکش کی۔ مہاجرین کے خاندان چونکہ جرمنی بھر میں پھیلے ہوئے تھے اس لیے ہر خاندان سے ملنے کے لیے لمبے سفر گاڑیوں کے بغیر ممکن نہ تھے۔ اس مقصد کے لئے گوٹنگن کے مکرم شاہد کلیم صاحب اور ہمبرگ کے مکرم ریاض نوید صاحب نے اپنی گاڑیاں شعبہ تبلیغ کو پیش کر دیں۔ مرحوم حمید احمد اختر صاحب کو تو جیسے ان کی زندگی کا مقصد مل گیا۔ آپ نے ہنوور میں کوسووو قومیت کے مکرم بیسام کو لانچھی اور ایزرلون کے مکرم نوکا محرّمی صاحب کو اپنے ساتھ لیا اور جرمنی بھر سے کوسوو کے مہاجرین کے کوائف اکٹھے کر کے شب و روز ان مہاجرین تک جماعتی پیغام پہنچایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی جانب سے جماعت جرمنی کو دئے جانے والے بیعتوں کے ٹارگٹ پورے کرنے میں اس ٹیم نے بہت محنت کی۔

مکرم حمید احمد اختر صاحب زیرِ تبلیغ احباب کے ساتھ ایسے گھل مل جاتے گویا برسوں کی شناسائی ہو اور پھر اُٹھنا بیٹھنا اور کھانا پینا بھی اُن کے ساتھ ہی ہوتا۔

مکرم نوکا محرّمی صاحب نے بتایا کہ حمید صاحب سے پہلی ملاقات ہی اتنی دلچسپ تھی کہ وقت گزرنے کا احساس نہ ہوا اور جب انہوں نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو رات ہوچکی تھی اور شب بسری کا کوئی انتظام نہ تھا۔ محرّمی صاحب کی پیشکش پر وہ ان کے گھر میں ہی ٹھہر گئے اور ایک ہی کمرہ میں اس فیملی کے ساتھ جس میں ان کے چار بچے بھی تھے، بے تکلّفی سے فرش پر لیٹ گئے اور رات دیر تک گفتگو جاری رہی۔ محرّمی صاحب کا خاندان ان کی بے تکلفی، سادگی اور اخلاص سے اس قدر متاثر ہوا کہ اُس روز سے وہ ان کی فیملی کے بزرگ ممبر بن گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایت پر آپ اپنے ساتھ ہومیو پیتھی دواؤں کا بکس بھی رکھتے تھے اور ضرورت پڑنے پر دوا بھی دیتے تھے جس کے ذریعہ معجزانہ طور پر شفا بھی ہو جاتی۔ خاکسار کو آپ کے ذریعہ احمدی ہونے والے درجنوں افراد سے ملاقات کا موقع ملتا رہا اور سب آپ کو اللہ کی طرف سے بھجوایا گیا ایک فرشتہ صفت انسان سمجھتے تھے۔ آپ کی یہ نمایاں صفت تھی کہ احمدیت کا پیغام قبول کرلینے والے افراد سے اپنا تعلق مزید مضبوط کر لیتے اور ان سے مستقل رابطہ رکھتے۔ آپ نے جلسہ سالانہ جرمنی 2023ء میں شمولیت کی سعادت پائی۔ بعدازاں آپ ایسے علیل ہوئے کہ جانبر نہ ہوسکے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ان کی بخشش کا موجب بنائے، آمین۔

دورانِ سال 2023ء وفات پا جانے والے موصیان جماعت احمدیہ جرمنی

نمبر	نام موصی/موصیہ	ولدیت / زوجیت	تاریخ وفات	جماعت	وصیت نمبر	قبرستان
1	Abdul Majid Sheikh	Sheikh Abdul Rab	19.12.2023	Steinbach	16115	Südfriedhof Frankfurt
2	Abdul Khaliq Khan	Abdul Qaddar Khan	25.11.2023	Koblenz	68203	Friedhof Koblenz
3	Abdul Sattar	Meher Deen	02.01.2023	He was on visit in Germany	32593	Bahishti Maqbarah Rabwah
4	Abdus Samad	CH. Nemat ali	22.12.2023	Wiesbaden Ost	76696	Süd Friedhof Wiesbaden
5	Abrar Nawaz	Muhammad Nawaz	22.03.2023	Goddelau Nord	89822	Hauptfriedhof Mannheim
6	Amtul Jamil	Mirza Muhammad Yousaf	16.08.2023	Fulda	37206	Friedhof Fulda
7	Amtul Mujeeb Tahira	Sultan Ahmad Qamar	12.06.2023	Lampertheim	136964	Südfriedhof Frankfurt
8	Amtul Naseer Zafar	Haider Ali Zafar	01.12.2023	Baitus Subuh Nord	23147	Bahishti Maqbarah Rabwah
9	Amtul Noor	Abdul Rasheed Malik	08.06.2023	Rüdesheim	78397	Friedhof Rüdesheim
10	Atta Ul Hai Sadiq	Ch. Muhammad Sadique	16.09.2023	Neuhof	52819	West Friedhof Fulda
11	Baber Aziz Bajwa	Aziz Ahmad Bajwa	03.08.2023	Homburg/Saar	67723	Friedhof Waldstraße Groß Gerau
12	Barkat Ahmad	Muhammad Sadiq	03.03.2023	Bornheim	12279	Bahishti Maqbarah Rabwah
13	Bashir Ahmad Khalid	Mian Lal Khan	03.04.2023	Raunheim Nord	59053	Südfriedhof Frankfurt
14	Bashir Ahmad Shad Ch.	Chaudhry Muhammad Ismail	02.10.2023	Dietzenbach Mitte	28272	Bahishti Maqbarah Rabwah
15	Bashir Begum	Manzoor Ahmad	15.12.2023	Iserlohn	117373	Hauptfriedhof Iserlohn
16	Chaudry Abdul Ghani	Chaudhary Abdul Majeed	01.03.2023	Flörsheim	32097	Bahishti Maqbarah Rabwah
17	Hafeez Ullah Bajwa	Ch. Sultan Ali Bajwa	03.11.2023	Homburg/Saar	W-23-0245	Friedhof Homburg Saar
18	Haleema Sajida Ahmad	Bashir Ahmad Zafar	16.04.2023	Weiterstadt	35008	Bahishti Maqbarah Rabwah
19	Imtyaz Ashrif Begum	Nazeer Ahmad	06.08.2023	Gross-Gerau Ost	141658	Bahishti Maqbarah Rabwah
20	Iqbal Ahmad	Abdul Hamid	30.12.2023	Osnabrück	68609	Südfriedhof Frankfurt
21	Khalil Ahmad	Muhammad Din	23.02.2023	Karben	64296	Südfriedhof Frankfurt
22	Mahmood Ahmad Butt	Khawaja Ilam ud Din Butt	11.02.2023	Usingen	68554	Bahishti Maqbarah Rabwah
23	Maqsood Ahmad	Abdul Haq	25.04.2023	Worfelden	41879	Friedhof Worfelden
24	Mohammad Ilyas	Mohammad Ali	30.11.2023	Freinsheim	118321	Bahishti Maqbarah Rabwah
25	Mohammad Jalal Khosa	Shadi Khan Khosa	15.01.2023	Stockstadt	49570	Bahishti Maqbarah Rabwah
26	Mubarak Ahmad	Mohammad Din	06.04.2023	Worfelden	121378	Friedhof Worfelden
27	Mubarak Ahmad Khan	Saif Ullah Khan	27.05.2023	Würzburg	55009	Waldfriedhof Würzburg
28	Mubashar Ahmad	Sharif Ahmad	07.08.2023	Aachen	65083	Friedhof Hüls Aachen
29	Mukhtar Ahmad sanoori	Mian Atta Ullah	03.07.2023	Hamburg F.O.Moschee	21834	Bahishti Maqbarah Rabwah
30	Mumtaz Saleem	Mohammad Saleem	13.03.2023	Bad Soden	43748	Friedhof Eschborn
31	Nadeem Ahmad Zafar	Ramzan Ahmad Zafar	29.01.2023	Kassel	65562	Südfriedhof Kassel
32	Naeema Akhtar Minhas	Mohammad Shafi Minhas	22.06.2023	Nidda	62934	Bahishti Maqbarah Rabwah
33	Naseer Ahmad	Riaz Ahmad	02.10.2023	Rheine	137509	Friedhof Eschendorf Rheine
34	Naseer Ahmad Shahid	Nazir Ahmad Sajid	26.07.2023	Hannover	24735	Bahishti Maqbarah Rabwah
35	Naseera Begum	Ismaeel Bhatti	12.11.2023	Schlüchtern	59266	Südfriedhof Frankfurt
36	Nasir Ahmad Bajwa	Mohammad Ali	11.04.2023	Heimfeld	38623	Bahishti Maqbarah Rabwah
37	Naveed Ahmad Kahloon	Saeed Ahmad	29.04.2023	Bremen	78096	Qabrastaan Aam UK
38	Nusrat Ahmad	Rasheed Ahmad	27.12.2023	Schwetzingen	76380	Bahishti Maqbarah
39	Nusrat Jahan	Hafiz Ata Ul Haq	14.03.2023	Karben	27990	Waldfriedhof Karben
40	Parveen Akhtar Malik	Sharif Ahmad Malik	06.05.2023	Hamburg Baitul Rasheed	39593	Bahishti Maqbarah Rabwah
41	Qamar Iqbal Butt	Mohammad Suleman Butt	04.05.2023	Bremen	46863	Friedhof Bungerhof
42	Rafiq Bibi Rana	Abdul Ghafoor Khan	29.09.2023	Pinneberg	15516	Bahishti Maqbarah Rabwah
43	Rana Waheed Ahmad	Mohammad Said	01.08.2023	Mainz	53836	Bahishti Maqbarah Rabwah
44	Rasheeda Begum	Mohammad Omar Qamar	06.02.2023	Dietzenbach Baitul Baqi	29616	Bahishti Maqbarah Rabwah
45	Razia Ashraf	Mahmood Ashraf	12.08.2023	Mülheim (an der Ruhr)	49137	Nordfriedhof Oberhausen
46	Sabiran Begum	Rana Nazeer Ahmad Khan	22.07.2023	Osnabrück	32568	Bahishti Maqbarah Rabwah
47	Sajida Begum	Abdul Rahsid	20.11.2023	Friedberg	29111	Bahishti Maqbarah Rabwah
48	Sakeena Begum	Muhammad Ibrahim	25.01.2023	Bad Soden	11090	Bahishti Maqbarah Rabwah
49	Samia Rani	Mohammad Yasir	20.06.2023	Berlin	84828	Berlin Islamischer Friedhof Pankow III
50	Samina Kosar	Mian Muhammad Ismail	04.03.2023	Rüsselsheim Nord	86606	Friedhof Waldstraße Groß Gerau
51	Shafiq Ahmad	Rehmat Ullah Chaudhry	21.02.2023	Frankfurt NordWeststadt	56915	Bahishti Maqbarah Rabwah
52	Shahida Anwar Khan	Anwar Ali Khan	19.06.2023	Gross-Gerau Ost	99923	Bahishti Maqbarah Rabwah
53	Sharif Ahmad Malik	Malik Muhammad Sultan	14.04.2023	Hamburg Baitul Rasheed	38016	Bahishti Maqbarah Rabwah
54	Sureyya Begum Ahmad	Imtiaz Ahmad	25.02.2023	Dornheim	98150	Friedhof Waldstraße Groß Gerau
55	Yasmeen Saleh Tabassam	Mobashar Ahmad Tabassam	24.12.2023	Lauterborn	149709	Südfriedhof Frankfurt
56	Zafar Iqbal Ch.	Ch. Muhammad Iqbal	10.07.2023	Osnabrück	40618	Maqbarah Mosian UK
57	Zeeshan Raza Khan	Mubasher Ahmed Khan	06.07.2023	Mörfelden West	42963	Qabrastan Aam Rabwah
58	Ziauddin Zia	Hakim Nizamuddin	04.10.2023	wolfskehlen	7071	Friedhof Wolfskehlen

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَنَوِّرْ مَرْقَدَھُمْ وَارْفَعْ دَرَجَاتِھِمْ وَادْخِلْھُمْ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ

مرتبہ و مرسلہ: شعبہ وصایا جرمنی

بلانے والا ہے سب سے پیارا

اعلانات وفات و دعائے مغفرت

محترمہ امۃ النصیر صاحبہ

خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ النصیر صاحبہ مختصر علالت کے بعد مؤرخہ یکم دسمبر 2023ء کو وفات پا گئیں، انا للہ و انا الیہ راجعون۔

آپ 1951ء میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد حکیم سردار محمد صاحب تھے جن کا تعلق ڈگری ضلع تھرپارکر سے تھا اور نانا حضرت چوہدری امین اللہ صاحبؓ جو صحابی تھے۔

1972ء میں ہم رشتہ ازدواج میں منسلک ہوئے۔ دسمبر 1997ء میں آپ بچوں کے ساتھ جرمنی آ گئیں۔ پہلے Köln پھر ہمبرگ اور 2000ء سے فرانکفرٹ میں مقیم تھیں۔ 2002ء سے آپ بیت السبوح میں قیام پذیر تھیں۔ اس دوران بطور صدر لجنہ حلقہ اور صدر لجنہ فرانکفرٹ سٹی خدمت کی توفیق پائی۔

آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند اور تہجد گزار خاتون تھیں۔ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کرتیں۔ خلافت احمدیہ سے بہت محبّت کرنے والی تھیں۔

آپ کی نماز جنازہ بیت السبوح میں مؤرخہ 5 دسمبر کو بعد نماز مغرب مکرم امیر صاحب جرمنی نے پڑھائی۔ بعدازاں تدفین کے لئے ربوہ لے جایا گیا جہاں مؤرخہ 8 دسمبر کو بعد نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں سیّد خالد احمد شاہ صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ دارالفضل میں تدفین ہوئی۔

آپ نے سوگواران میں خاکسار کے علاوہ دو بیٹے بلال احمد صاحب اور لقمان خالد صاحب، ایک بیٹی اور نو پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔

(حیدر علی ظفر، مبلغ سلسلہ)

محترمہ بشریٰ ساجدہ احمد سیال صاحبہ

خاکسار کی اہلیہ محترمہ بشریٰ ساجدہ احمد سیال صاحبہ یکم دسمبر 2023ء بعمر 62 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ آپ کے پڑدادا حضرت میاں خیر دین صاحبؓ اور دادا حضرت ابوالمبارک محمد عبداللہ بہادر حسینی صاحبؓ کے ذریعہ ہوا جو صحابہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تھے۔

آپ تقریباً 41 سال سے فرانکفرٹ میں مقیم تھیں۔ آپ نے بے شمار احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھایا۔ ایک فعال جماعتی رکن ہونے کے ساتھ ساتھ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ جماعت اور خلافت کے ساتھ والہانہ تعلق تھا اور اپنے بچوں کی تربیت بھی جماعتی روایات کے مطابق کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ، صوم صلوۃ کی پابند اور جماعتی اجلاسات میں شرکت کرنے والی تھیں۔ پاکستان میں مقیم رحمی رشتہ داروں کے علاوہ بھی کئی خاندانوں کی مستقل مدد کرتی تھیں۔ آپ واقفینِ زندگی، مربیانِ سلسلہ اور جماعتی عہدیداران کا بہت زیادہ اَدب کرتی تھیں۔

تقریباً تین سال قبل آپ کا جوان بیٹا عزیزم وجاہت بدر احمد سیال اچانک بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ اس کی وفات پر بہت صبر کا مظاہرہ کیا اور نائیجیریا میں اپنے مرحوم بیٹے کی طرف سے ایک مسجد اور ایک سکول تعمیر کروایا۔ اس پراجیکٹ کے مکمل ہونے کی اطلاع مرحومہ کی وفات کے ایک دن بعد موصول ہوئی۔ ایک لحاظ سے اپنی زندگی میں ہی اس کام کو بھی مکمل کروا گئیں۔

مرحومہ نویل احمد سیال صاحب، نوید احمد سیال صاحب اور تنزیل احمد سیال صاحب کی والدہ تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں والد، شوہر، سات بہن بھائی، تین بیٹے اور 5 پوتے پوتیاں سوگوار چھوڑے ہیں۔

آپ کی نماز جنازہ مؤرخہ 6 دسمبر 2023ء کو بیت السبوح میں ادا کی گئی۔ اور 7 دسمبر کو فرانکفرٹ کے جنوبی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ (منیر احمد سیال، فرانکفرٹ)

مکرم شیخ عبدالمجید صاحب

خاکسار کے ابّا جان مکرم شیخ عبدالمجید صاحب ابن مکرم شیخ عبدالرّب صاحب طویل علالت کے بعد مؤرخہ 19 دسمبر 2023ء کو وفات پا گئے، اناللہ و انا الیہ راجعون۔

آپ مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقّق کے بھائی اور مکرم شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگرمل کے برادر نسبتی تھے۔ جن کے بیٹے شیخ عبدالماجد صاحب تھے اور وہ محترم شیخ عبدالمجید صاحب مرحوم کے رضاعی بھائی تھے جبکہ مکرم مبارک احمد نذیر صاحب مرحوم سابق مشنری انچارج کینیڈا مرحوم کے بھانجے تھے۔

آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ 1909ء میں ہوا جب آپ کے والد مکرم شیخ عبدالرّب صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ مکرم شیخ عبدالمجید صاحب نہایت مخلص، سادہ طبیعت اور علمی ذوق کے مالک تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا اور اس معاملہ میں بہت نڈر تھے۔ باوجود انتہائی مخالفت کے جماعت پر اُٹھنے والے اعتراضات کا جواب نہایت جرأت، حکمت اور دانائی سے دیتے۔

آپ کی بہت سی علمی خدمات ہیں۔ مذہبی، تاریخی، معاشرتی اور نفسیاتی طرز کے موضوعات پر مضامین لکھتے۔ اس سلسلہ میں کتب بھی تحریر کیں جن میں ''گم کردہ تاریخی حقائق''، ''کس کے ہاتھ آلودہ نہیں'' اور اسلام کا عائلی نظام شامل ہیں۔ آپ کی ان کاوشوں میں آپ کی اہلیہ بہت مددگار رہیں جنہوں نے اس کام کو سرانجام دینے کے لیے ضیف العمری میں کمپیوٹر سیکھا اور ان کے مضامین کو کتابی شکل دینے کے سلسلہ میں بہت محنت کی۔ آپ مجلس انصاراللہ کے علمی مقالہ کے مقابلہ میں ہمیشہ نمایاں کامیابی حاصل کرتے تھے۔ آپ کے لواحقین میں بیوہ، دو بیٹے مکرم عبدالوحید صاحب اور خاکسار (سلیم احمد) اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ ہم دونوں بیٹے جرمنی میں جبکہ ایک بیٹی پاکستان میں اور دوسری کینیڈا میں مقیم ہیں۔

(سلیم احمد شیخ، جماعت Nauheim)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنّت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے، آمین

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ قادیان کے تیسرے روز مورخہ 31 دسمبر 2023ء کو ایوانِ مسرور اسلام آباد یوکے سے براہِ راست اختتامی خطاب فرما رہے ہیں

قادیان دارالامان میں شرکاء جلسہ سالانہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے براہِ راست اختتامی خطاب سے مستفیض ہو رہے ہیں

Monthly Germany
AKHBAR-E-AHMADIYYA
VOL 25 | ISSUE 01 | JANUARY 2024
ISSN : 2627-5090
Tel : +49 6950688722
Fax : +49 6950688722
Editor : Muhammad Ilyas Munir
PUBLISHER: SHOBA ISHAAT JAMAAT AHMADIYYA GERMANY PRINTER: RANA PRINT, HERKULESSTRASSE 45 50823 KÖLN Email: akhbareahmadiyya@ahmadiyya.de